

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

تصانيف أئمة الهدى

عليه السلام

ترجمة وتنقيح وتصحيح

محمّد باقر

عليه السلام

مجلد اول

تصانيف ائمه الهدى

نوادِر

حدیث ① ﷺ حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن ابن سنان عن سعد بن الأصبع الأزرق قال دخلت مع حصين ورجل آخر على أبي عبد الله ع قال فاستخلى أبو عبد الله ع برجل فناجاة (ما شاء الله) قال سمعت أبا عبد الله ع يقول للرجل أفتري الله يمن (بعبد) في بلادها ويحتج على عبادة ثم يخفي عنه شيئا من أمرها.

سعد بن اصبح الازرق نے بیان کیا کہ میں حصین اور ایک آدمی کے ساتھ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک آدمی کے ساتھ الگ ہو کر سرگوشی کرنے لگے کچھ دیر کرتے رہے جتنی دیر اللہ نے چاہا۔ راوی کہتا ہے پھر میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنا: آپؑ ایک آدمی سے فرما رہے تھے کیا تم دیکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبد کے ذریعے اس کے وطن میں برکت دے اور اپنے بندوں پر اس کو حجت بنائے پھر اپنے امر میں سے کوئی شئی اس سے مخفی رکھے؟۔ (یعنی ایسا نہیں کرتا)۔

باب نمبر ﴿٦﴾

ائمہ کا علم آسمان وزمین، جنت و جہنم اور گزشتہ و آئندہ تا
قیامت اشیاء پر مشتمل ہے

حدیث ① ﴿ حدیثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسیٰ عن حریر
عن ابي بصیر عن ابي جعفر ع قال سئل علی ع عن علم النبی ص فقال علم
النبی علم جمیع النبیین و علم ما کان و علم ما هو کائن الی قیام الساعة
ثم قال و الذی نفسی بیدة انی لأعلم علم النبی ص و علم ما کان و (علم) ما
هو کائن فیما بینی و بین قیام الساعة.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نبی کے علم کے متعلق پوچھا گیا
تو آپ نے فرمایا: نبی کا علم تمام انبیاء کے علم پر حاوی تھا اسی طرح تمام گزشتہ چیزوں اور تا قیامت
آنے والی چیزوں پر حاوی تھا پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
میں نبی کے علم کو جانتا ہوں اور تمام گزشتہ و آئندہ علم جو تا قیامت واقع ہوگا سب کو بھی جانتا ہوں۔

حدیث ② ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد عن عبد الرحمن بن ابي نجران عن
یونس بن یعقوب عن الحارث بن المغیرة و عبد الأعلى و عبیدة بن بشیر قال
قال أبو عبد الله ع ابتداء منه و الله انی لأعلم ما فی السماوات و ما فی الأرض

وما فی الجنة وما فی النار وما کان وما ینزلنا الی ان تقوم الساعة (ثم سکت) ثم قال أعلمه من کتاب (الله) أنظر الیه هكذا ثم بسط کفیه (ثم قال) إن الله یقول (ونزلنا الیک الکتاب تبیاناً کل شیء).

حارث بن مغیرہ، عبدالاعلیٰ اور عبیدہ بن بشیر نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپ نے خود ہی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آسمانوں اور زمینوں کی باتیں جانتا ہوں نیز جو کچھ جنت اور جہنم میں ہے اور جو کچھ ہو چکا یا قیامت تک ہوگا۔ پھر کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: میں اللہ کی کتاب سے ان تمام باتوں کو جانتا ہوں۔ یہ ہمارے سامنے اسی طرح ہیں جیسے ہمارے ہاتھ کی ہتھیلی۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی جو ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے۔“ (نحل - ۸۹)

حدیث ۳ ﴿ حدیثنا علی بن إسماعیل عن محمد بن عمرو الزیات عن یونس عن عبد الاعلیٰ بن اعین قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إنی لأعلم ما فی السماء وأعلم ما فی الأرض وأعلم ما فی الجنة وأعلم ما فی النار وأعلم ما کان وأعلم ما ینزلنا الیه إن الله تعالیٰ یقول (فیه تبیان کل شیء).

عبدالاعلیٰ بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: میں آسمان و زمین اور جنت و جہنم میں جو کچھ ہے سب جانتا ہوں اور جو کچھ آئندہ ہوگا سب جانتا ہوں ان تمام چیزوں کا علم کتاب اللہ میں ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ اس میں ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے۔

حدیث ۴ ﴿ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن منصور بن یونس عن حماد

اللحام قال قال أبو عبد الله ع نحن والله نعلم ما في السماوات وما في الأرض وما في الجنة وما في النار وما بين ذلك قال فبهت أنظر إليه قال فقال يا حماد إن ذلك من كتاب الله إن ذلك في كتاب الله إن ذلك في كتاب الله ثم تلا هذه الآية (وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ) إنه من كتاب الله فيه تبيان كل شيء وفيه تبيان كل شيء.

حماد اللحام نے بیان کیا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو کچھ آسمانوں میں ہے ہم اسے جانتے ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے اسے بھی ہم جانتے ہیں اور جو کچھ جنت و جہنم میں ہے اسے بھی جانتے ہیں اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اسے بھی جانتے ہیں۔ راوی کہتا ہے میں آپ کو حیرانی سے دیکھتا رہا تو آپ نے فرمایا: اے حماد: یہ تمام علم اللہ کی کتاب سے ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ﴾ ”اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ایک گواہ انہی کے برخلاف کھڑا کریں گے اور (اے رسول) تمہیں ان سب پر گواہ لائیں گے اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی جو ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔“ (نحل - ۸۹) یہ باتیں کتاب اللہ سے ہیں جس میں ہر بات کا کھلا کھلا بیان ہے۔

حدیث ۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمَغِيرَةِ وَغَدَاةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا فِيهِمْ عَبْدِ الْأَعْلَى وَعَبِيدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشْرِ الْحَثَمِيِّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ سَمِعُوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنِّي لِأَعْلَمُ مَا فِي

السموات و أعلم ما في الأرضين و أعلم ما في الجنة و أعلم ما في النار و أعلم ما كان و ما يكون (قال) ثم مكث هنيئة فرأى أن ذلك كبر على من سمعه فقال علمت من كتاب الله إن الله يقول (فيه تبيان كل شيء).

حارث بن مغیرہ نے اپنے چند ساتھیوں سے بیان کیا جن میں عبد الاعلیٰ، عبیدہ بن عبد اللہ بن بشر الخثعمی اور عبد اللہ بن بشر ہیں وہ کہتے ہیں انہوں نے ابو عبد اللہ ع سے سنا آپ نے فرمایا: میں جانتا ہوں جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور میں جانتا ہوں جو کچھ جنت و جہنم میں ہے اور میں جانتا ہوں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا (راوی کہتا ہے) پھر آپ ع تھوڑی دیر خاموش رہے اور دیکھا کہ یہ چیز سننے والوں پر بھاری ہے تو فرمایا: میں نے یہ کتاب اللہ سے معلوم کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿تَبَيَّنَّا لِكُلِّ شَيْءٍ﴾ اس میں ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے۔

حدیث ۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمَغِيرَةِ وَ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَرَ الْخَثْعَمِيِّ سَمِعُوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنِّي لِأَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ مَا فِي الْأَرْضِينَ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ ثُمَّ مَكَثَ هَنِيئَةً فَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ كَبُرَ عَلَى مَنْ سَمِعَهُ فَقَالَ لَهُ عَلِمْتَ ذَلِكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ (فِيهِ تَبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ).

حارث بن مغیرہ اور عبیدہ بن عبد اللہ بن بشر الخثعمی نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو عبد اللہ ع سے سنا: جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے میں جانتا ہوں اور جو کچھ جنت و جہنم میں ہے اسے بھی جانتا ہوں اور میں وہ بھی جانتا ہوں جو ہو چکا اور وہ بھی جانتا ہوں جو ہوگا۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہے تو دیکھا کہ جس نے اس کو سنا اس پر یہ کلام بھاری گزر رہا تو فرمایا: میں نے یہ اللہ کی کتاب سے معلوم کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿تَبَيَّنَّا لِكُلِّ شَيْءٍ﴾ اس میں ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے۔

باب نمبر ﴿٤﴾

ائمہ گوگزشتہ اور آئندہ تا قیامت تمام علم دیا گیا ہے

حدیث ① ﴿﴾ حدیثنا ابراہیم بن إسحاق عن عبد اللہ بن حماد عن سيف التمار قال كنا مع أبي عبد الله ع جماعة من الشيعة في الحجر فقال علينا عين؟ فالتفتنا يمينا ويسرة فلم نر أحدا فقلنا ليس علينا عين فقال ورب الكعبة ورب الكعبة ثلاث مرات لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما ولأنبأتهما بما ليس في أيديهما لأن موسى والخضر أعطيا علم ما كان ولم يعطيا علم ما هو كائن (إلى يوم القيامة) وإن رسول الله أعطى علم ما كان وما هو كائن إلى يوم القيامة فورثناه من رسول الله ص وراثته.

سيف التمار نے بیان کیا کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ حجر میں شیعوں کی ایک جماعت تھے پس آپ نے فرمایا: کوئی ہماری جاسوسی کر رہا ہے۔ ہم نے دائیں بائیں دیکھا تو ہمیں کوئی نہ دکھا پس ہم نے کہا ہماری کوئی جاسوسی نہیں کر رہا۔ آپ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! (تین مرتبہ فرمایا) اگر میں موسیٰ و خضر کے درمیان ہوتا تو انہیں بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ جانتا ہوں اور ان کو وہ خبر بھی دیتا جو ان کے علم میں نہیں تھی کیونکہ موسیٰ و خضر کو ماکان (یعنی جوگز رگیا) کا علم دیا گیا تھا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے اس کا علم انہیں نہیں دیا گیا لیکن رسول اللہ جوگز رگیا وہ بھی جانتے ہیں اور جو قیامت تک ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں پس ہم اس علم رسول کے وارث بنے۔

حدیث ﷺ ۲) حدثنا عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن علي بن معبد عن جعفر بن عبد الله عن حماد عن عبد الله بن عبد الرحمن (بن أبي عمرو) عن معاوية بن وهب قال استأذنت علي أبي عبد الله ع فأذن لي فسمعتة يقول في كلام له يا من خصنا بالوصية وأعطانا علم ما مضى وعلم ما بقي وجعل أفئدة من الناس تهوى إلينا وجعلنا ورثة الأنبياء.

معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی اجازت مانگی تو آپؑ نے مجھے اجازت دے دی میں نے آپؑ سے سنا آپؑ اپنے ایک کلام میں کہہ رہے تھے ”اے وہ ذات جس نے ہمیں وصیت سے مخصوص کیا اور ہمیں ماکان (جو ہو چکا) کا علم دیا اور ما یكون (جو آئندہ ہونے والا ہے) کا بھی علم دیا اور لوگوں کے دلوں کو ایسا بنا دیا کہ وہ ہماری طرف جھکتے ہیں اور ہمیں انبیاء کا وارث بنایا۔

حدیث ﷺ ۳) حدثنا عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن علي بن معبد عن جعفر بن عبد الله (ابن) حماد عن عبد الله بن عبد الرحمن عن معاوية بن وهب عن أبي عبد الله ع قال سمعتة يقول اللهم يا من أعطانا علم ما مضى و (علم) ما بقي وجعلنا ورثة الأنبياء و ختم بنا الأمم السالفة و خصنا بالوصية.

معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! اے وہ ذات جس نے ہمیں گزری ہوئی چیزوں کا اور آئندہ آنے والی چیزوں کا علم دیا اور ہمیں انبیاء کا وارث بنایا اور ہم پر گزشتہ امتوں کو ختم کیا اور ہمیں وصیت کے ساتھ مخصوص کیا۔

نوادِر

حدیث ① ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمُحَمَّدِ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ (هَذَا ذِكْرٌ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرٌ مَنْ قَبْلِي) فَقَالَ ذِكْرٌ مَنْ مَعِيَ مَا هُوَ كائنٌ وَذِكْرٌ مَنْ قَبْلِي مَا قَدْ كَانَ.

زراره نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ هَذَا ذِكْرٌ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرٌ مَنْ قَبْلِي ط ﴾ ”یہ ذکر ہے اُن کا جو میرے ساتھ ہیں اور اُن کا (بھی) ذکر ہے جو مجھ سے پہلے ہو گزرے“۔ (انبیاء۔ ۲۴) کے متعلق فرمایا (ذِكْرٌ مَنْ مَعِيَ) سے مراد وہ ہے جو ہونے والا ہے اور (ذِكْرٌ مَنْ قَبْلِي) سے مراد وہ ہے جو ہو چکا ہے۔

باب نمبر ﴿٨﴾

ائمہ گوشب جمعہ مزید علم سے استفادہ ہوتا ہے

حدیث ﴿١﴾ أحمد بن موسى عن جعفر بن محمد بن مالك الكوفي عن يوسف الأزارى عن المفضل قال قال لى أبو عبد الله ع ذات يوم و كان لا يكتينى قبل ذلك يا أبا عبد الله فقلت (له) لبيك جعلت فداك قال إن لنا فى كل ليلة جمعة سرور اقلت زادك الله وما ذاك؟ قال إنه إذا كان ليلة الجمعة و افى رسول الله ص العرش و و افى الأئمة معه و و افىنا معهم فلا ترد أرواحنا إلى أبداننا إلا بعلم مستفاد و لولا ذلك (لا نفدنا).

مفضل نے بیان کیا کہ ایک دن ابو عبد اللہ ع نے مجھ سے فرمایا اور اس سے پہلے وہ مجھے کنیت سے نہیں بلاتے تھے آپ نے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! میں نے کہا لبتیک میں آپ پر قربان جاؤں۔ فرمایا: ہمیں ہر شب جمعہ کچھ سرور حاصل ہوتا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو مزید سرور دے لیکن یہ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: جب شب جمعہ ہوتی ہے تو رسول اللہ کی روح عرش پر آتی ہے اور ائمہ ع کی ارواح بھی آپ کے ساتھ ہوتی ہیں اور ہماری ارواح بھی ان کے ساتھ ہوتی ہیں پس ہماری ارواح ہمارے ابدان میں نہیں لوٹتیں مگر علم کے ساتھ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم لوگوں سے ممتاز نہ ہوتے۔

حدیث ﴿٢﴾ حدثنا (الحسن بن احمد) عن أحمد بن محمد عن الحسن بن العباس بن حريش عن أبي جعفر ع قال إن لنا فى لىالى الجمعة لشأنا من الشأن

قلت (جعلت فداك أى شأن؟) قال تؤذن للملائكة و النبيين و الأوصياء الموتى و أرواح الأوصياء (الاحياء) (و الوصى الذى بين ظهرانيكم يعرج بها إلى السماء) فيطوفون بعرش ربهم أسبوعاً و هم يقولون سبح قدوس رب الملائكة و الروح حتى إذا فرغوا صلوا خلف كل قائمة له ركعتين ثم ينصرفون فتصرف الملائكة بما وضع الله فيها من الاجتهاد شديداً عظامهم لمارأوا و قد زيد في اجتهادهم و خوفهم مثله و ينصرف النبيون و الأوصياء و أرواح الأحياء شديداً اجبهم و قد فرحوا أشد الفرح لأنفسهم و يصبح (الوصى و) الأوصياء قد ألهموا إلهاماً من العلم (علماً جماً مثل جم الغفير) ليس شئ أشد سروراً منهم اكتبم فوالله لهذا أعز عند الله من كذا و كذا عندك حسبته قال (يا محبوب) و الله ما يلهم الإقرار بما ترى إلا الصالحون قلت و الله ما عندي كثير صلاح قال لا تكذب على الله فإن الله قد سماك صالحاً حيث يقول (أُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ) يعنى الذين آمنوا بنا و بأمر المؤمنين و ملائكته و أنبيائه و جميع حججه عليه و على محمد و آله الطيبين الطاهرين الأختيار الأبرار السلام.

حسن بن عباس بن حریش نے ابی جعفر علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: شب جمعہ ہماری ایک نئی شان ہوتی ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیسی شان ہوتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: فرشتے اذان کہتے ہیں اور تمام انبیاء و اوصیاء جو فوت ہو چکے ہیں اور زندہ اوصیاء کی ارواح اور وہ وصی بھی جو تم میں موجود ہے انہیں آسمان تک لے جایا جاتا ہے پس وہ اپنے رب کے عرش کے گرد ایک

ہفتہ گھومتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں سبوح قدوس رب الملائکة والروح۔ ”وہ پاک ہے مقدس ہے ملائکہ اور روح کا رب ہے“۔ جب فارغ ہوتے ہیں تو ہر ستون کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں پھر واپس چلے جاتے ہیں پھر فرشتے بھی واپس چلے جاتے ہیں بمع شدید کوشش کے جو اللہ نے ان کیلئے مقرر کی ہے جبکہ وہ اپنی بڑائی دیکھتے ہیں حالانکہ ان کی کوشش اور خوف میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہوتا ہے اور انبیاء و اوصیاء اور وہ وصی جو تم میں موجود ہے ان کی ارواح واپس آتی ہیں تو انہیں بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اور وہ اپنے نفسوں کے لیے بہت خوش ہوتے ہیں۔ وصی اور دیگر اوصیاء کو صبح کے وقت بہت زیادہ علم عطاء ہوتا ہے اور وہ بہت خوش ہوتے ہیں ان سے زیادہ کوئی سرور میں نہیں ہوتا وصی بہت زیادہ خوش ہوتا ہے اور دیگر اوصیاء بھی خوش ہوتے ہیں اور انہیں بہت سا علم بھی الہام ہوتا ہے جو بہت زیادہ ہوتا ہے مثل جم غفیر۔ ان سے زیادہ کوئی سرور میں نہیں ہوتا اور وہ اس سرور کو چھپاتے ہیں اللہ کی قسم! یہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا مقام ہوتا ہے۔ پھر فرمایا:۔ اے مجبور! اللہ کی قسم صالحین کے علاوہ اس کا کوئی اقرار نہیں کرے گا۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا میں تو اتنا زیادہ صالح نہیں ہوں۔ فرمایا: اللہ پر جھوٹ نہ بولو بے شک اللہ نے تمہارا نام صالح رکھا ہے جہاں فرمایا: ﴿فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ ”تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے کہ بعض نبیوں میں سے ہیں اور بعض صدیقیوں میں سے ہیں اور بعض شہیدوں میں سے ہیں اور بعض صالحین میں سے ہیں“۔ (نساء۔ ۶۹) یعنی: جو لوگ ہم پر، امیر المؤمنین علیؑ پر، فرشتوں پر، انبیاء پر اور ان کی تمام دلیلوں پر اور محمدؐ و آل محمدؑ علیہم السلام پر ایمان لائے جو طیب، طاہر اور ابرار ہیں ہمارا ان پر سلام ہو۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا محمد بن أحمد عن علي بن سليمان عن محمد بن

جمهور عن رفعه إلى أبي عبد الله ع قال قال إن لنا في كل ليلة الجمعة وفدة إلى ربنا فلا نزل إلا بعلم مستطرف.

محمد بن جمہور نے اس شخص سے بیان کیا جس نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم ہر شب جمعہ اپنے رب کے پاس مہمان ہوتے ہیں پس ہم بہت بہترین علم کے ساتھ ہی لوٹتے ہیں۔

حدیث ۴۰ ﴿ حدیثنا الحسن بن علی بن معاویة عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن أبي أيوب وحدثني الخضر بن عيسى عن الكاهلي عن عبد الله بن أيوب عن أبي يحيى الصنعاني عن أبي عبد الله ع قال قال يا أبا يحيى إن لنا في ليالي الجمعة لشأن من الشأن قال فقلت له جعلت فداك وما ذلك الشأن؟ قال يؤذن لأرواح الأنبياء الموتى وأرواح الأوصياء الموتى وروح الوصي الذي بين ظهرانيكم يعرج بها إلى السماء حتى توافي عرش ربها فتطوف بها أسبوعاً ويصلي عند كل قائمة من قوائم العرش ركعتين ثم ترد إلى الأبدان التي كانت فيها فتصبح الأنبياء والأوصياء قدملثوا وأعطوا سروراً ويصبح الوصي الذي بين ظهرانيكم وقد زيد في علمه مثل جم الغفير.

ابو یحییٰ الصنعانی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابو یحییٰ! شب جمعہ ہم ایک نئی شان میں ہوتے ہیں۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیا شان ہوتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: فوت شدہ انبیاء و اوصیاء کی ارواح اور اس وصی کی روح کے لئے جو تمہارے درمیان ہے اذان کہی جاتی ہے پھر ان کو آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے جب وہ اپنے رب کے عرش کے سامنے جاتے ہیں تو اس کے گرد ایک ہفتہ طواف کرتے ہیں اور عرش کے بادلوں میں ہر پائے کے پاس دو رکعت نماز پڑھتے

ہیں پھر وہ ارواح اپنے ابدان میں لوٹائی جاتی ہیں جن میں وہ تھیں پس انبیاء و اوصیاء سرور سے بھر جاتے ہیں جو وصی تمہارے پاس ہے اس کے علم میں مثلِ جم غفیر کے اضافہ ہو جاتا ہے۔

حدیث ⑤ ﴿ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ (بْنِ الْخَطَّابِ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمَنْقَرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي الْفَضْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ مَا مِنْ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ إِلَّا وَأَوْلِيَاءُ اللَّهِ فِيهَا سُرُورٌ قُلْتُ كَيْفَ ذَاكَ جَعَلْتَ فَذَاكَ؟ قَالَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللَّهِ الْعَرْشَ (وَوَافَى الْأُمَّةَ الْعَرْشَ) وَوَأَفِيَتْ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلَّا بَعْلَمُ مُسْتَفَادٌ وَلَا ذَلِكَ لِنَفْسٍ مَعِنَا.

یونس ابو الفضل نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہر شب جمعہ اولیاء اللہ کے لیے سرور ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے ہوتا ہے میں آپ پر قربان جاؤں؟ فرمایا: جب شب جمعہ ہوتی ہے تو اللہ کے رسول عرش پر چلے جاتے ہیں اور ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عرش پر جاتے ہیں اور میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں پس میں علم مستفاد لے کر واپس آتا ہوں اگر ایسا نہ ہو تو جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے وہ ختم ہو جائے۔

حدیث ⑥ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ حَرِيشٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع وَاللَّهِ إِنَّ أَرْوَاحَنَا وَأَرْوَاحَ النَّبِيِّينَ لَتُؤَافِي الْعَرْشَ (كُلَّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ) فَمَا تَرَدُّنِي أَبَدًا نَأِيًّا إِلَّا بِحِمِّ الْغَفِيرِ مِنَ الْعِلْمِ.

حسن بن عباس بن حریش نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہر شب جمعہ ہماری اور انبیاء کی ارواح عرش کے مقابل ہوتی ہیں پس جب ہماری ارواح ہمارے ابدان میں واپس آتی ہیں تو علم کا جم غفیر لے کر آتی ہیں۔

باب نمبر ﴿٩﴾

امیر المومنین علیؑ کے اس فرمان کا بیان کہ اگر میرے لیے
مسند بچھادی جاتی تو میں تورات، انجیل، زبور اور فرقان
کے مطابق فیصلہ کرتا

حدیث ① ﴿٩﴾ (حدثنا محمد بن یحیی العطار قال حدثنا) محمد بن الحسن
الصفار عن یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن ابراهیم بن عبد الحمید عن
ابی حمزة الثمالی قال قال علی علیه السلام لو ثبتت لی وسادة لحکمت بین أهل
القرآن بالقرآن حتی یزهر إلی الله و لحکمت بین أهل التوراة بالتوراة حتی یزهر
إلی الله و لحکمت بین أهل الإنجیل بالإنجیل حتی یزهر إلی الله و لحکمت بین
أهل الزبور بالزبور حتی یزهر إلی الله و لولا آية فی کتاب الله لأنبأتکم بما
یکون حتی تقوم الساعة.

ابوحزہ ثمالی نے بیان کیا کہ علیؑ نے فرمایا: اگر میرے لیے مسند بچھادی جائے تو میں اہل قرآن
کے درمیان قرآن سے فیصلے کروں حتیٰ کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں اسی
طرح اہل تورات کے درمیان تورات سے فیصلے کروں حتیٰ کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر

گامزن ہو جائیں اسی طرح اہل انجیل کے درمیان انجیل سے فیصلے کروں حتیٰ کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں اور اسی طرح اہل زبور کے درمیان زبور سے فیصلے کروں یہاں تک کہ وہ بھی اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں اگر ایک آیت قرآن میں نہ ہوتی تو میں وہ چیزیں بیان کرتا جو قیامت تک وقوع پزیر ہونے والی ہیں۔

حدیث ۲ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن عبد اللہ بن حماد عن ابي الجارود عن الأصمغ بن نباتة قال قال أمير المؤمنين ع لو كسرت لي وسادة فقعدت عليها لقضيت بين أهل التوراة بتوراتهم وأهل الإنجيل بأنجيلهم وأهل الزبور بزبورهم وأهل الفرقان بفرقانهم بقضاء يصعد إلى الله يزهر والله ما نزلت آية في كتاب الله في ليل أو نهار إلا وقد علمت فيمن أنزلت ولا ممن مر على رأسه المواسي من قريش إلا وقد نزلت فيه آية من كتاب الله تسوقه إلى الجنة أو إلى النار فقام إليه رجل فقال يا أمير المؤمنين ما الآية التي نزلت فيك؟ قال له أما سمعت الله يقول (أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَ يُتْلُو شَاهِدًا مِنْهُ) قال رسول الله ص على بينة من ربه وأنا شاهد له فيه و أتلوه معه.

اصمغ بن نباتہ نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین ع نے فرمایا: اگر میرے لیے مسند بچھادی جاتی اور میں اس پر بیٹھ جاتا تو اہل تورات کے درمیان تورات سے فیصلہ کرتا اہل انجیل کے درمیان انجیل سے فیصلہ کرتا اہل زبور کے درمیان زبور سے فیصلہ کرتا اور اہل قرآن کے درمیان قرآن سے فیصلہ کرتا ایسا فیصلہ جو اللہ کی طرف روشن ہو کر چڑھتا۔ اللہ کی قسم! قرآن میں جو آیت بھی رات یا دن میں نازل ہوئی میں اُس کا علم رکھتا ہوں اور نہیں ہے کوئی قریش میں سے کہ جس کے سر پر استر اچلا ہو مگر یہ کہ اس

کے متعلق قرآن کی ایک آیت نازل ہوئی ہے جو اس کو جنت یا جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔
 ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین ع علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے متعلق کونسی آیت نازل ہوئی ہے؟
 آپ نے فرمایا: کیا تو نے یہ آیت نہیں سنی ﴿أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتِنَا مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدًا
 مِنْهُ﴾ ”پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہے اور ایک گواہ اس کے پیچھے
 ہی پیچھے آتا ہو جو اسی کا جز ہو“۔ (ہود۔ ۱۴) رسول اللہ نے فرمایا: ”علیٰ اپنے رب کی طرف سے واضح
 دلیل پر ہے“ اور اس آیت میں، میں رسول اللہ کے لئے گواہ بھی ہوں اور میں ہی ہوں جو آپ کا
 بلائصل خلیفہ ہوں۔

حدیث صحیح ۳ حدیثنا إبراہیم بن ہاشم عن أبي عبد الله البرقي عن خلف
 بن حماد عن داود بن فرقد عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين ع لو ثنى
 الناس لى وسادة كما ثنى (لى ابن) صوحان لحکمت بين أهل التوراة بالتوراة
 حتى يظهر ما بين السماء والأرض (ولحکمت بين أهل الانجيل بالانجيل) حتى
 يظهر ما بين السماء والأرض ولحکمت بين أهل الزبور بالزبور حتى يظهر ما
 بين السماء والأرض ولحکمت بين أهل الفرقان بالفرقان حتى يظهر ما بين
 السماء والأرض.

داؤد بن فرقد نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین ع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر لوگ
 میرے لیے مسند بچھا دیں جیسے ابن صوحان نے بچھائی تھی تو میں اہل تورات کے درمیان تورات
 سے فیصلے کروں یہاں تک کہ آسمان وزمین کے درمیان جو کچھ ہے وہ ظاہر ہو جائے اور میں اہل انجیل
 کے درمیان انجیل سے فیصلے کروں یہاں تک کہ آسمان وزمین کے درمیان جو کچھ ہے ظاہر ہو جائے
 اور میں اہل زبور کے درمیان زبور سے فیصلے کروں یہاں تک کہ آسمان وزمین کے درمیان جو کچھ ہے

سب ظاہر ہو جائے پھر میں اہل قرآن کے درمیان قرآن سے فیصلے کروں یہاں تک کہ آسمان وزمین کے درمیان جو کچھ ہے سب ظاہر ہو جائے۔

حدیث ④ حدیثنا محمد بن عبد الحمید عن عاصم بن حمید عن أبي بصير قال سمعت (منہال ابن عمر و قال أخبرني) زاذان قال سمعت علياً أمير المؤمنين ع وهو يقول ما من رجل من قريش جرى عليه المواسي إلا وقد نزلت فيه آية أو آيتان تقوده إلى الجنة أو تسوقه إلى النار وما من آية نزلت في بر أو بحر أو سهل أو جبل إلا وقد عرفته حيث نزلت وفيمن نزلت ولو ثبتت لي وسادة لحكمت بين أهل التوراة بتوراتهم وبين أهل الإنجيل بأنجيلهم و بين أهل الزبور بزبورهم وبين أهل الفرقان بفرقانهم حتى تظهر إلى الله.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے منہال بن عمرو سے سنا اس نے کہا مجھے زاذان نے بیان کیا کہ میں نے علیؑ سے سنا: نہیں ہے قریش میں سے کوئی شخص جس کے استرا بھی چلا ہو مگر یہ کہ اس کے متعلق ایک آیت یا دو آیتیں نازل ہوئی ہیں جو اسے جنت کی طرف یا جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیت خشکی میں یا سمندر میں نرم زمین پر یا سخت زمین پر مگر یہ کہ مجھے معلوم ہے وہ کہاں اور کس کے متعلق نازل ہوئی۔ اگر میرے لیے مسند بچھا دی جائے تو میں اہل تورات کے درمیان تورات سے فیصلہ کروں، اہل انجیل کے درمیان انجیل سے فیصلہ کروں، اہل زبور کے درمیان زبور سے فیصلہ کروں اور اہل قرآن کے درمیان قرآن سے فیصلہ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں۔

حدیث ⑤ حدیثنا إبراهيم بن هاشم عن جعفر بن محمد عن عبد الله بن ميمون القداح عن جعفر ع عن أبيه عن علي بن أبي طالب ع أنه قال لو

وضعت لی وسادة ثم اتكيت عليها لقضيت بين أهل التوراة بالتوراة حتى
تظهر إلى ربها ولو وضعت لي وسادة ثم اتكيت عليها لقضيت بين أهل
الإنجيل بالإنجيل حتى يزهر إلى ربه ولو وضعت لي وسادة ثم اتكيت عليها
لقضيت بين أهل الزبور بالزبور حتى يزهر إلى ربه ولو وضعت لي وسادة ثم
اتكيت عليها لقضيت بين أهل القرآن بالقرآن حتى يظهر إلى ربه.

عبداللہ بن میمون القدرح نے امام جعفر صادق ع سے بیان کیا آپ نے اپنے
والد گرامی ع سے بیان کیا کہ علی ابن ابی طالب ع نے فرمایا: اگر میرے لیے مسند بچھائی
جاتی اور میں اس مسند پر بیٹھتا تو اہل تورات کے درمیان تورات کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ
اپنے رب کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جاتے پھر میرے لیے مسند بچھائی جاتی تو میں اہل
انجیل کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے رب کی طرف ہدایت کے راستے پر
گامزن ہو جاتے پھر اگر میرے لیے مسند بچھائی جاتی اور میں اس پر بیٹھتا تو میں اہل زبور کے درمیان
زبور کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے رب کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن
ہو جاتے پھر اگر میرے لیے مسند بچھائی جاتی اور میں اس پر بیٹھتا تو میں اہل قرآن کے درمیان قرآن
کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ بھی اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جاتے۔

حدیث ⑥ ﴿ حدیثنا محمد بن عیسیٰ عن عبد الرحمن عن فضیل عن ابي
بكر الحضرمي عن سلمة بن كهيل قال قال علي ع لو استقامت لي الأمة و
ثنيت لي الوسادة لحكمت في التوراة بما أنزل الله في التوراة و لحكمت في
الإنجيل بما أنزل الله في الإنجيل و لحكمت في الزبور بما أنزل الله في الزبور حتى
يزهر إلى الله و إني قد حكمت في القرآن بما أنزل الله.

سلمہ بن کھیل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے سنا: اگر میرے لیے امت استقامت پکڑتی اور میرے لیے مسند بچھائی جاتی تو میں تورات سے اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے کرتا اسی طرح انجیل سے اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے کرتا اور زبور سے اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جاتے اور میں قرآن سے بھی اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے کرتا۔

حدیث ⑥ ﴿ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَاسِمٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ يَرْفَعُهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ لَوْ ثَنَيْتَ لِي وَسَادَةَ الْحِكْمَتِ بَيْنَ أَهْلِ الْقُرْآنِ بِالْقُرْآنِ حَتَّى يَظْهَرَ إِلَى اللَّهِ وَحِكْمَتِ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَةِ بِالتَّوْرَةِ حَتَّى يَظْهَرَ إِلَى اللَّهِ وَحِكْمَتِ بَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِالْإِنْجِيلِ حَتَّى يَظْهَرَ إِلَى اللَّهِ وَحِكْمَتِ بَيْنَ أَهْلِ الزُّبُورِ بِالزُّبُورِ حَتَّى يَظْهَرَ إِلَى اللَّهِ وَ لَوْ لَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ لِأَنْبِئَاتِكُمْ بِمَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.﴾

عمر و بن ابی المقدام نے اس روایت کو امیر المؤمنینؑ تک منوع بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اگر میرے لیے مسند بچھادی جائے تو میں اہل قرآن کے درمیان قرآن کے مطابق فیصلہ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں اسی طرح اہل تورات کے درمیان تورات کے مطابق فیصلہ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں اور میں اہل انجیل کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلہ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں پھر اہل زبور کے درمیان زبور کے مطابق فیصلہ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں اگر ایک آیت کتاب اللہ میں نہ ہوتی تو میں تمہیں قیامت تک ہونے والی باتیں بتا دیتا۔

حدیث ﷺ ⑧ حدیثنا الحسن بن أحمد عن أبيه (احمد بن محمد بن عیسیٰ) عن الحسن بن عباس بن حریش عن أبي جعفر ع قال قال علي و الله لا يسألني أهل التوراة ولا أهل الإنجيل ولا أهل الزبور ولا أهل الفرقان إلا فرقت بين أهل كل كتاب بحكم ما في كتابهم.

حسن بن عباس بن حریش نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر مجھ سے اہل تورات، اہل انجیل، اہل زبور اور اہل قرآن سوال کریں تو میں ان کے درمیان الگ الگ فیصلے کر سکتا ہوں جو ان کی کتابوں کے مطابق ہوں۔

حدیث ﷺ ⑨ حدیثنا محمد بن الحسين عن عیسیٰ بن عبد الله عن أبيه عن جده عن علي ع قال لانا أعلم بالتوراة من أهل التوراة وأعلم بالإنجيل من أهل الإنجيل.

عیسیٰ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تورات کو اہل تورات سے زیادہ جانتا ہوں اور اسی طرح انجیل کو اہل انجیل سے زیادہ جانتا ہوں۔

باب نمبر ﴿۱۰﴾

ائمہ کے پاس انبیاء کی کتب تورات، انجیل، زبور اور صحف ابراہیم ہیں

حدیث ① ﴿ حدیثنا یوب بن نوح عن صفوان بن یحییٰ عن شعیب الخزاز عن ضریس الكناسی قال كنت عند أبي عبد الله ع وعندنا أبو بصير فقال أبو عبد الله ع إن داود ورث الأنبياء وإن سليمان ورث داود وإن محمدا ورث سليمان وما هناك وأنا ورثنا محمدا وإن عندنا صحف إبراهيم وألواح موسى فقال له أبو بصير إن هذا هو العلم فقال يا أبا محمد ليس هذا هو العلم إنما الأثر إنما العلم ما حدث بالليل والنهار يوماً بيوم وساعة بساعة.

ضریس الكناسی نے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا اور آپ کے پاس ابو بصیر بھی موجود تھے کہ ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: داؤد انبیاء کے وارث ہوئے اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور محمد سلیمان کے وارث ہوئے اور ہم محمد کے وارث ہوئے ہمارے پاس صحف ابراہیم اور موسیٰ کی الواح موجود ہیں۔ ابو بصیر نے عرض کیا یہ تو واقعی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! یہ تو کچھ علم نہیں یہ تو بس اور بس اثر ہے علم تو وہ ہے جو صبح و شام اور دن بدن اور ہر لمحہ ظہور کر رہا ہے۔

حدیث ﷺ ﴿۲﴾ حدثنا محمد بن عيسى عن أبي محمد الأنصاري عن صباح المزني عن الحارث بن حصيرة المزني عن الأصمغ بن نباتة قال لما قدم على الكوفة صلى بهم أربعين صباحاً (يقراء في الصلاة) (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فقال المنافقون والله ما يحسن أن يقرأ ابن أبي طالب القرآن ولو أحسن أن يقرأ (ابن أبي طالب القرآن) لقرأ بنا غير هذه السورة قال فبلغه ذلك فقال ويلهم إني لأعرف ناسخه و منسوخه و محكمه و متشابهه و فصله من وصله و حروفه من معانيه و الله ما حرف نزل على محمد ص إلا و أنا أعرف فيمن أنزل و في أي يوم نزل و في أي موضع نزل و يلهم أما يقرءون (إن هذا لفي الصحف الأولى صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى) و الله عندي ورثتها من رسول الله و ورثها رسول الله ص من إبراهيم و موسى و يلهم و الله إني أنا الذي أنزل الله في (و تَعِيَهَا أُذُنٌ وَاَعْيَةٌ) فإنا كنا عند رسول الله فخبنا بالوحي فأعياه (و يفوتهم) فإذا خرجنا قالوا ماذا قال أنفا.

اصمغ بن نباتہ کہتے ہیں جب علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نے میں آئے تو چالیس دن کو نے والوں کو نماز پڑھائی صبح کی نماز میں پڑھتے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ تو اپنے سب سے برتر رب کے اسم کی تسبیح کرتا رہے۔ (اعلیٰ - ۱) تو منافقوں نے کہا اللہ کی قسم علی بن ابی طالبؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام اچھی طرح قرآن بھی نہیں پڑھ سکتے اگر قرآن پڑھ سکتے تو کوئی اور سورہ بھی ہمیں پڑھ کر سناتے۔ جب آپؑ تک یہ بات پہنچی تو آپؑ نے فرمایا: ویل ہو ان پر میں قرآن کے ناسخ و منسوخ، محکم و متشابه، فصل و وصل اور حروف و معانی کو جانتا ہوں اللہ کی قسم! کوئی حرف بھی محمدؐ پر نازل نہیں ہوا مگر یہ کہ میں اُسے جانتا ہوں کہ وہ کس کے متعلق نازل ہوا اور کس دن نازل ہوا اور کس جگہ نازل ہوا۔ ویل ہو ان پر کیا انہوں نے نہیں

﴿إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ﴾ (۱۸) ﴿صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ﴾ (۱۹) ﴿يَقِينًا﴾ (بات) پہلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ (اعلیٰ۔ ۱۸، ۱۹) اللہ کی قسم! میرے پاس وہ وراثت ہے جس کا میں نبی سے وارث ہوا اور آپ ابراہیم و موسیٰ سے وارث ہوئے۔ ویل ہو ان پر میں وہ ہوں جس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾ اور اسے ایک یاد رکھنے والا کان یاد رکھے۔ (حاقہ۔ ۱۲) پس ہم رسول اللہ کے پاس ہوتے تو آپ ہمیں وحی کی خبر دیتے پس ہم اسے یاد کر لیا کرتے۔

حدیث ۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ بَرِيهَةَ حِينَ سَأَلَ مُوسَىٰ بْنَ جَعْفَرٍ ع (بَرِيهَةَ) (فَقَالَ يَا بَرِيهَةَ) كَيْفَ عَلِمَكَ بِكِتَابِكَ؟ قَالَ أَنَا بِهِ عَالِمٌ قَالَ فَكَيْفَ ثَقِّتَكَ بِتَأْوِيلِهِ؟ قَالَ مَا أَوْثَقَنِي بِعَلْمِي فِيهِ قَالَ فَابْتَدَأَ مُوسَىٰ ع فِي قِرَاءَةِ الْإِنْجِيلِ فَقَالَ بَرِيهَةَ وَالْمَسِيحُ لَقَدْ كَانَ يَقْرَأُهَا هَكَذَا وَمَا قَرَأَ هَذِهِ الْقِرَاءَةَ إِلَّا الْمَسِيحُ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكَ كُنْتُ أَطْلُبُ مِنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً قَالَ هِشَامُ فَدَخَلَ بَرِيهَةَ وَالْمَرْأَةُ عَلِيٌّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَحَكِي هِشَامُ الْكَلَامَ الَّذِي (جَرَى بَيْنَ مُوسَىٰ وَبَيْنَ بَرِيهَةَ) فَقَالَ بَرِيهَةَ جَعَلْتَ فِدَاكَ أَيْنَ لَكُمْ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكُتُبَ الْأَنْبِيَاءِ؟ فَقَالَ هِيَ عِنْدَنَا وَرِاثَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ نَقَرُوهَا كَمَا قَرَعُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوهَا وَاللَّهِ لَا يَجْعَلُ حِجَّةً فِي أَرْضِهِ يَسْتَلُّ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَلَزِمَ بَرِيهَةَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع حَتَّى مَاتَ.

ہشام بن الحکم نے بریہہ کی حدیث میں بیان کیا کہ جب موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بریہہ سے پوچھا کہ اے بریہہ! اپنی کتاب کے متعلق تیرا کیا علم ہے؟۔ اس نے کہا میں اسے جانتا ہوں۔ آپ نے

فرمایا: اس کی تاویل میں تیرا علم کیسا ہے؟۔ اُس نے کہا اس کے متعلق میں اپنے علم پر بہت زیادہ اعتماد کرتا ہوں۔ پس امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجیل کی قراءت شروع کی تو بریہ نے کہا مسیح بھی اسی طرح پڑھتے تھے اور یہ قراءت صرف مسیح کرتے تھے پھر کہا میں آپ کو پچاس سال سے تلاش کرتا رہا۔

ہشام کہتے ہیں میں نے وہ کلام جو موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بریہ کے درمیان ہوا تھا وہ امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیان کر دیا پھر جب بریہ اور ایک عورت ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور بریہ نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں تو رات، انجیل اور انبیاء کی کتب آپ سے کیا مقام رکھتی ہیں تو آپ نے فرمایا: میرے پاس جو کچھ موجود ہے وہ اُن کی وراثت ہے ہم اسے اُسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح انہوں نے اسے پڑھا اور اُسی طرح کہتے ہیں جس طرح انہوں نے کہا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو اپنی زمین پر حجت نہیں بناتا کہ اس سے کسی شئی کے متعلق سوال کیا جائے اور وہ کہے میں نہیں جانتا۔ پس بریہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تا وقت وفات جدا نہیں ہوا۔

حدیث ۴ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن اسماعیل عن علی بن النعمان عن ابن مسکان عن ابي بصير عن ابي عبد الله ع قال قال لي يا ابا محمد ان الله لم يعط الأنبياء شيئا إلا (وقد أعطاه محمد اص) وقد أعطى محمد اص جميع ما أعطى الأنبياء و عندنا الصحف التي قال الله (صُفِّفَ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوسَى) قلت جعلت فداك وهي الألواح؟ قال نعم.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابا محمد! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انبیاء کو دیا وہ سب محمد کو بھی دیا اور ہمارے پاس صحف ہیں۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿صُفِّفَ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوسَى﴾ ﴿۱۹﴾ ”ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں“۔ (اعلیٰ - ۱۹) (ابو بصیر کہتے ہیں) میں

نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں یہ الواح ہیں؟۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَنَانٍ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ) مَا الذِّكْرُ وَمَا الزَّبُورُ؟ قَالَ الذِّكْرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي نَزَلَ عَلَى دَاوُدَ وَكُلِّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ الْعَالَمِ.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا انہوں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ﴾ ”اور یقیناً ہم نے زبور میں بعد ذکر کے یہ لکھ دیا تھا“۔ (انبیاء۔ ۱۰۵) کے متعلق پوچھا کہ ذکر کیا ہے اور زبور کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا: ذکر اللہ کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جو اللہ نے داؤد پر نازل کی اور تمام نازل کردہ کتابیں عالم کے پاس ہیں۔

حدیث ۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنِ يَعْقُوبَ (بْنِ يَزِيدٍ) عَنِ عَبَّاسِ الْوَرَّاقِ عَنِ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَسْكَانٍ عَنِ لَيْثِ الْمُرَادِيِّ (أَنَّهُ حَدَّثَهُ) عَنِ سَدِيرِ بْنِ مَحْدِيثٍ فَأْتَيْتَهُ فَقُلْتُ إِنَّ لَيْثَ الْمُرَادِيِّ حَدَّثَنِي عَنْكَ بِحَدِيثٍ فَقَالَ وَمَا هُوَ؟ قُلْتُ جَعَلْتُ فِدَاكَ حَدِيثَ الْيَمَانِيِّ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَ فَمَرَّبْنَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَنِ الْيَمَنِ فَأَقْبَلَ بِحَدِيثٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ع (هَلْ تَعْرِفُ دَارَ كَذَا وَكَذَا؟) قَالَ نَعَمْ أَوْ رَأَيْتَهَا؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ع (هَلْ تَعْرِفُ صَخْرَةَ (عِنْدَهَا) فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا؟) قَالَ نَعَمْ وَرَأَيْتَهَا) فَقَالَ الرَّجُلُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْرَفَ بِالْبِلَادِ مِنْكَ فَلَمَّا قَامَ الرَّجُلُ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ع يَا أَبَا الْفَضْلِ تِلْكَ الصَّخْرَةُ الَّتِي حَيْثُ غَضِبَ مُوسَى فَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ فَمَا ذَهَبَ مِنَ التُّورَةِ التَّقِيمَةُ الصَّخْرَةَ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ رَسُولَهُ أَذَتْهُ إِلَيْهِ

وہو عندنا۔

ابن مسکان نے بیان کیا کہ مجھے سدیر سے ایک حدیث پہنچی پس میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ لیث مرادی نے مجھے ایک حدیث آپ سے بیان کی ہے انہوں نے کہا وہ کون سی حدیث ہے میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں وہ یمانی کی حدیث ہے انہوں نے کہا ہاں! میں ابو جعفر علیہ السلام کے پاس موجود تھا پس ہمارے پاس سے ایک آدمی گزرا جو یمن سے تعلق رکھتا تھا ابو جعفر علیہ السلام نے اس سے یمن کے متعلق پوچھا تو وہ حدیثیں بیان کرنے لگا۔ ابو جعفر علیہ السلام نے اس سے فرمایا: کیا تو فلاں فلاں مکانات جانتا ہے؟۔ اس نے کہا جی ہاں! میں نے انہیں دیکھا ہے۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو اس پتھریلی زمین کو جانتا ہے جو اس کے پاس ہے اور فلاں فلاں جگہ پر واقع ہے؟۔ اس نے کہا جی ہاں! میں اسے جانتا ہوں اور میں نے اسے دیکھا ہے۔ پھر اس آدمی نے کہا میں نے کوئی آدمی بھی آپ سے زیادہ شہروں کو پہچاننے والا نہیں دیکھا۔ جب وہ آدمی کھڑا ہوا تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو الفضل! یہ وہ پتھریلی زمین ہے جہاں موسیٰ ناراض ہوئے اور الواح پھینک دی تو جو کچھ تورات میں سے نکل گیا اس کو اس پتھریلی زمین نے اپنا لقمہ بنا لیا پھر جب اللہ نے اپنے نبی علیہ السلام کو بھیجا تو وہ انہیں دے دیا گیا اور اب وہ ہمارے پاس ہے۔

حدیث ④ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ (يَحْيَى) الْحَلْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْكَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا أَبَا مُحَمَّدٍ عِنْدَنَا الصَّحْفُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ (صُحُفٌ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى) قُلْتُ الصَّحْفُ هِيَ الْأَوْاحُ؟ قَالَ نَعَمْ.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو محمد! ہمارے پاس وہ صحیفے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿صُحُفٌ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى﴾ ﴿١٩﴾ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

(اعلیٰ - ۱۹) میں نے عرض کیا صحیفوں سے مراد ان کی الواح ہیں؟ - آپ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ۸ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن عیسیٰ (او) عن رواہ عن محمد قال
حدثني عبد الله بن إبراهيم الأنصاري الهمداني عن أبي خالد القباط عن أبي
عبد الله ع قال سمعته يقول لنا ولادة من رسول الله ص طهر وعندنا صحف
إبراهيم وموسى ورثناها من رسول الله ص.

ابن خالد القمطاط نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپ نے فرمایا: ہماری طاہر ولادت
نبیؐ سے ہے اور ہمارے پاس ابراہیم و موسیٰ کے صحیفے ہیں ہم ہی نبیؐ سے ان کے وارث بنے ہیں۔

حدیث ۹ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسين عن
أحمد بن الحسن الميثمي عن فيض بن المختار عن أبي عبد الله ع قال إن رسول
الله ص أفيضت إليه صحف إبراهيم وموسى فأتتمن عليها رسول الله ص
علياً و أتتمن عليها (على) الحسن و أتتمن (الحسن) عليها الحسين حتى انتهت
إلينا.

فیض بن المختار نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسول اللہ کی طرف ابراہیم اور موسیٰ کے
صحیفے پہنچے پس آپ نے ان پر علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امانت دار جانا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امانت دار
جانا اور حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امانت دار جانا یہاں تک کہ یہ ہم تک پہنچے۔

حدیث ۱۰ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد عن ابن سنان عن عبد الله بن
مسكان و شعيب الحداد عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع عندنا الصحف
الأولى صحف إبراهيم و موسى فقال له ضريس أ ليست هي الألواح؟ فقال

نعم۔

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ع ع ع نے فرمایا: ہمارے پاس صحف اولیٰ، صحف ابراہیم و موسیٰ ہیں۔ (ابو بصیر کہتے ہیں) میں نے کہا یہی الواح ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ① ﴿ حدیثنا ابراہیم بن ہاشم عن یحییٰ بن ابي عمران الهمدانی عن یونس عن علی الصائغ قال لقی ابا عبد الله ع محمد بن عبد الله بن الحسن فدعا ع همدا إلى منزله فأبی (ابو عبد اللہ) أن ینذهب معه و أرسل معه إسماعیل و أوماً إليه أن کف و وضع یدیه علی فیہ و أمره بالكف فلما انتهی إلى منزله أعاد إليه الرسول یسأله إتیانه فأبی أبو عبد الله ع و أتى الرسول همدا فأخبره بامتناعه فضحك همدا ثم قال ما منعه من إتیانی إلا أنه ینظر فی الصحف قال فرجع إسماعیل فحکی لأبی عبد الله ع الكلام فأرسل أبو عبد الله رسولا من قبله إليه و قال له إن إسماعیل أخبرنی بما کان منک و قد صدقت إنی أنظر فی الصحف الأولى صحف ابراہیم و موسیٰ فاسأل نفسك و أباک هل ذلك عندکما؟ قال فلما إن بلغه الرسول سکت فلم یجب بشیء فأخبر الرسول أبا عبد الله ع بسکوته فقال أبو عبد الله ع إذا أصاب وجه الجواب قل الكلام۔

علی الصائغ نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ع ع ع کو محمد بن عبد اللہ بن حسن ملا تو اس نے آپ کو اپنے گھر جانے کی دعوت دی لیکن ابو عبد اللہ ع ع ع نے انکار کر دیا مگر اس کے ساتھ اسماعیل کو بھیج دیا جب آپ اپنے گھر پہنچے تو محمد نے دوبارہ اپنی کو ابو عبد اللہ ع ع ع کو لانے کے لیے بھیجا لیکن آپ نے پھر انکار کر دیا پس اپنی محمد کے پاس آیا اور آپ کے نہ آنے کی اطلاع دی تو محمد ہنس پڑا پھر مضحکہ خیز انداز میں کہا میرے پاس آنے سے انہیں کیا چیز مانع ہے سوائے اس کے کہ وہ صحیفوں میں

دیکھتے ہیں۔ جب اسماعیل ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے اپنی طرف سے ایک ایلچی محمد کی طرف بھیجا اور فرمایا: اسماعیل نے مجھے وہ بات بتائی جو تُو نے اُن سے کی اور واقعی تُو نے سچ کہا کہ ہم صحف اولیٰ ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں کو دیکھتے ہیں پس اپنے آپ سے اور اپنے باپ سے پوچھ لے کہ کیا یہ بات تمہیں معلوم ہے؟۔ جب ایلچی نے جا کر یہ کہا تو محمد خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دیا۔ ایلچی نے واپس آ کر ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا کہ اُس نے کوئی جواب نہیں دیا پس ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب جواب کا سر درست ہو تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

حدیث ۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمَادٍ عَنْ اَبِي خَالِدِ الْقَمَاطِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ع قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ عِنْدَنَا صَاحِفُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوسَىٰ وَ وِرثْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص.﴾

ابو خالد القمطاط نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ہمارے پاس ابراہیم و موسیٰ کے صحائف ہیں ہم رسول سے ان کے وارث بنے۔

حدیث ۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الزِيَاةِ عَنْ اِبْنِ قِيَا مَآ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع وَ قَدْ وُلِدَ لَهُ اَبُو جَعْفَرٍ ع فَقَالَ اِنْ اللّٰهُ قَدْ وُهَبَ لِيْ مِنْ يَرثَنِيْ وَ يَرثُ اَلْ دَاوُدَ.﴾

ابن قیامہ نے بیان کیا کہ میں ابی الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا آپ کا ایک بیٹا ابو جعفر تھا پس آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ کچھ بخشا جو میرا بھی وارث ہے اور آل داؤد کا بھی وارث ہے۔

حدیث ۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا سَلِيْمَةُ بْنُ الْخَطَّابِ (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ) عَنْ عَبْدِ

اللہ بن القاسم عن ذرعة عن المفضل قال قال أبو عبد الله ع ورث سليمان داود وإن محمدا ورث سليمان وأنا ورثنا محمدا ص وأنا عنده علم التوراة والإنجيل والزبور وتبيان ما في الألواح قال قلت إن هذا هو العلم قال ليس هذا العلم إنما العلم ما يحدث يوم ما بيومرو (ساعة بعد ساعة).

مفضل نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: داؤد وارث سلیمان ہوئے اور محمد سلیمان کے وارث ہوئے اور ہم محمد کے وارث ہوئے ہمارے پاس تورات، انجیل، زبور اور جو کچھ الواح میں بیان ہوا سب کا علم ہے۔ (مفضل کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یہ تو واقعی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ علم تو کچھ بھی نہیں ہے علم تو وہ ہے جو دن بدن اور ہر لمحہ ظہور کر رہا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

الواح کا علم آل محمد کی طرف کس طرح پہنچا

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا محمد بن عیسیٰ عن صفوان (بن یحییٰ) و عبد الرحمن عن عاصم بن حمید عن أبي بصیر قال أخبرني المنهال بن عمرو عن زاذان قال سمعت عليا (امير المومنين ع) يقول ما من رجل من قریش جرت عليه المواسى إلا وقد نزلت فيه آية أو آيتان تقوده إلى الجنة أو تسوقه إلى النار وما من آية نزلت في بر أو بحر أو سهل أو جبل إلا وقد عرفت كيف نزلت وفيما انزلت.

ابو بصیر نے منہال بن عمرو سے بیان کیا کہ زاذان نے کہا میں نے علیؑ سے سنا: نہیں ہے قریش میں سے کوئی آدمی جس پر استرا بھی چلا ہو مگر یہ کہ اس کے متعلق ایک یا دو آیتیں نازل ہوئی ہیں جو اس کو جنت یا جہنم کی طرف لے جاتی ہیں اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیت خشکی یا سمندر میں، پہاڑ یا میدان میں مگر یہ کہ میں جانتا ہوں کہ کیسے اور کس کے متعلق نازل ہوئی۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا عبد اللہ بن جعفر عن محمد بن عیسیٰ عن إسماعیل بن سهل عن إبراهيم بن عبد الحمید عن سليمان عن أبي عبد الله ع قال إن في صحيفة من الحدود ثلاث جلدة من تعدى ذلك كان عليه حد جلدة. سليمان نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: صحیفے میں جو حدود ہیں وہ تین کوڑے ہیں جس نے

اس سے زیادتی کی اس کی سزا ایک کوڑا ہے۔

حدیث ۳ ﴿ حدیثنا محمد بن عبد الحمید عن یونس بن یعقوب عن منصور بن حازم عن ابي عبد الله ع قال قلت ان الناس يذكرون ان عندكم صحيفة طولها سبعون ذراعاً فيها ما يحتاج إليه الناس وإن هذا هو العلم فقال أبو عبد الله ع ليس هذا هو العلم إنما هو أثر عن رسول الله إن العلم الذي يحدث في كل يوم وليلة.

منصور بن حازم نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا لوگ کہتے ہیں آپ کے پاس صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اس میں وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہے اور یہ واقعی علم ہے۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ تو کچھ بھی علم نہیں یہ تو بس اور بس اثر ہے جو رسول اللہ سے پہنچا ہے علم تو وہ ہے جو ہر رات اور دن ظہور کر رہا ہے۔

حدیث ۴ ﴿ حدیثنا أبو محمد عن عمران بن موسى عن موسى بن جعفر البغدادي عن علي بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالي عن أبي عبد الله ع قال إن في الجفر أن الله تبارك و تعالی لما أنزل ألواح موسى ع أنزلها عليه و فيها تبیان كل شيء و هو كائن إلى أن تقوم الساعة فلما انقضت أيام موسى أوحى الله إليه أن استوعب الألواح و هي زبرجدة من الجنة الجبل فأتى موسى الجبل فأنشق له الجبل فجعل فيه الألواح ملفوفة فلما جعلها فيه انطبق الجبل عليها فلم تنزل في الجبل حتى بعث الله نبيه محمدا فأقبل ركب من اليمن يريدون النبي فلما انتهوا إلى الجبل انفرج الجبل و خرجت الألواح ملفوفة كما وضعها موسى فأخذها القوم فلما وقعت في

أيديهم ألقى في قلوبهم أن لا ينظروا إليها وها بوها حتى يأتوا بها رسول الله ص و أنزل الله جبرئيل على نبيه فأخبره بأمر القوم و بالذي أصابوا فلما قدموا على النبي ص ابتدأهم النبي فسألهم عما وجدوا فقالوا و ما علمك بما وجدنا؟ فقال أخبرني به ربى و هى الألواح قالوا نشهد أنك رسول الله فأخرجوها فدفعوها إليه فنظر إليها وقرأها و كتابها بالعبرانى ثم دعا أمير المؤمنين ع فقال (له) دونك هذه ففيها علم الأولين و علم الآخرين و هى ألواح موسى و قد أمرنى ربى أن أدفعها إليك قال يا رسول الله لست أحسن قراءتها قال إن جبرئيل أمرنى أن أمرك أن تضعها تحت رأسك ليلتك هذه فإنك تصبح و قد علمت قراءتها قال فجعلها تحت رأسه فأصبح و قد علمه الله كل شىء فيها فأمره رسول الله ص أن ينسخها فنسخها فى جلد شاة و هو الجفر و فيه علم الأولين و الآخرين و هو عندنا و الألواح و عصا موسى عندنا و نحن ورثنا النبي ص.

ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جفر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر الواح نازل کیں جس میں ہر چیز کی وضاحت تھی اور قیامت تک ہونے والی باتیں تھیں پس جب موسیٰ کے ایام ختم ہوئے تو اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ الواح کو محفوظ کر دیں جو زبرد کی تھیں اور جنت کے ایک پہاڑ سے آئی تھیں پس موسیٰ پہاڑ پر آئے اور ان کے لیے پہاڑ شق ہو گیا جب انہوں نے اس میں الواح رکھ دی تو وہ دوبارہ بند ہو گیا وہ الواح ہمیشہ اسی پہاڑ میں رہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو مبعوث فرمایا پس یمن کا ایک قافلہ آپؐ کی طرف آرہا تھا جب وہ اُسی پہاڑ کے پاس پہنچا تو وہ پہاڑ کھل گیا اور لپٹی ہوئی الواح سامنے آگئیں جس طرح انہیں موسیٰ نے رکھا تھا پس ان لوگوں نے وہ

لے لیں پھر جب وہ الواح ان لوگوں کے ہاتھوں میں آگئیں تو ان کے دل میں الہام کر دیا گیا کہ وہ ان الواح میں جو کچھ ہے اس کو نہ دیکھیں اور اس سے ڈرتے رہیں حتیٰ کہ رسول اللہ کے پاس آجائیں۔ اللہ نے رسول اللہ پر جبرائیل کو نازل کیا پس وہ نبی کے پاس آئے اور آپ کو ان لوگوں سے اور جو کچھ انہیں ملا تھا اُس سے آگاہ کیا۔ جب وہ لوگ نبی کے پاس پہنچے تو نبی نے ان سے بات کرنے میں پہل کی اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھا جو انہیں ملی تھی تو وہ کہنے لگے جو چیز ہمیں ملی آپ ﷺ کو اس کا کیسے علم ہو گیا؟۔ آپ نے فرمایا: مجھے میرے رب نے اطلاع دی اور وہ الواح ہیں۔ ان لوگوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور انہوں نے وہ الواح نکال کر آپ کے حوالے کر دیں آپ نے ان کو دیکھا اور پڑھا وہ عبرانی میں لکھی ہوئی تھیں پھر امیر المؤمنین ﷺ کو بلایا اور آپ سے فرمایا: یہ سنجال لوان میں اولین و آخرین کا علم ہے اور یہ موسیٰ کی الواح ہیں۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں انہیں تمہارے حوالے کر دوں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: یا رسول اللہ میں تو اچھی طرح ان کو پڑھ بھی نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے بتایا ہے کہ میں تمہیں حکم دوں کہ تم اس رات ان کو اپنے سر کے نیچے رکھ لینا جب صبح ہوگی تو یہ تمہیں پڑھنا آجائیں گی۔ آپ نے اس کو اپنے سر کے نیچے رکھ لیا تو اس طرح ہو گئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھا دیا پھر رسول اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ انہیں لکھیں پس آپ نے اس کو بکری کے چمڑے پر لکھا یہ وہی جفر ہے اس میں اولین و آخرین کا علم ہے وہ ہمارے پاس ہے اور الواح اور عصاء موسیٰ بھی ہمارے پاس ہے اور ہم نبی کے وارث ہیں۔

حدیث ۵ ﴿﴾ حدیثنا إبراہیم بن ہاشم عن البرقی عن ابن سنان أو غیرہ عن بشران عن حمران بن أعین قال قلت لأبي عبد الله ع عندكم التوراة والإنجیل والزبور وما فی الصحف الأولى صحف إبراہیم و موسیٰ؟ قال نعم

قلت إن هذا هو العلم الأكبر قال يا حمران (لو لم يكن غير ما كان) ولكن ما يحدث الله بالليل والنهار عليه عندنا أعظم.

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ عليه الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کیا آپ کے پاس تورات، انجیل اور زبور ہے اور وہ ہے جو صحف اولیٰ ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا یہ علم اکبر ہے۔ فرمایا: اے حمران! اگر یہ نہیں بھی ہوتا سوائے ماکان کے تو بھی جو کچھ اللہ تعالیٰ دن اور رات میں ظہور کرتا ہے اس کا علم ہمارے نزدیک اعظم ہے۔

حدیث ⑥ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن صباح المزني عن الحارث بن حصيرة عن حبة بن جوين العرنی قال سمعت أمير المؤمنين علياً ع يقول إن يوشع بن نون كان وصی موسى بن عمران و كانت ألواح موسى عن زمر دأخضر فلما غضب موسى أخذ الألواح من يده فمناها ما تكسر و منها ما مابقي و منها ما ارتفع فلما ذهب عن موسى الغضب قال يوشع بن نون أعندك تبيان ما في الألواح؟ قال نعم فلم يزل يتوارثها رهط من بعد رهط حتى وقعت في أيدي أربعة رهط من اليمن و بعث الله محمداً ص بتهمامة و بلغهم الخبر فقالوا ما يقول هذا النبي ص؟ قيل ينهى عن الخمر و الزناء و يأمر بمحاسن الأخلاق و كرم الجوار فقالوا هذا أولى بما في أيدينا من أفعالنا أن يأتوا في شهر كذا و كذا فأوحى الله إلى جبرئيل أن ائت النبي ص فأخبره (الخبر) فأتاه فقال إن فلانا و فلانا و فلانا و فلانا ورثوا (ماكان في) ألواح موسى و هم يأتوك في شهر كذا و كذا في ليلة كذا و كذا فسهر لهم تلك الليلة فجاء الركب فدقوا عليه الباب و هم يقولون يا

محمد قال نعم يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان (ويا فلان بن فلان) أين الكتاب الذي توارثتموه من يوشع بن نون وصي موسى بن عمران؟ قالوا نشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأنت (محمد) رسول الله (ص) والله ما علم به أحد قط منذ وقع عندنا قبلك قال فأخذة النبي ص فإذا هو كتاب بالعبرانية دقيق فدفعه إلي ووضعتة عند رأسي فأصبحت بالكتاب وهو كتاب بالعربية جليل فيه علم ما خلق الله منذ قامت السماوات والأرض إلى أن تقوم الساعة فعلمت ذلك.

حبہ بن جوین العرنی نے بیان کیا کہ میں نے امیر المؤمنین علیؑ کو فرماتے سنا: یوشع بن نون موسیٰ بن عمران کے وصی تھے اور موسیٰ کی الواح سبز زرد کی تھیں جب موسیٰ غضب ناک ہوئے تو تختیاں نیچے پھینک دیں ان میں سے کچھ ایسی تھیں جو ٹوٹ گئیں کچھ بچ گئیں کچھ اٹھائی گئیں جب موسیٰ حالت غضب سے باہر آئے تو یوشع بن نون نے کہا کیا آپ کے پاس تختیوں میں جو لکھا تھا اُس کی وضاحت موجود ہے انہوں نے کہا ہاں موجود ہے۔ پس ایک کے بعد دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوا یہاں تک کہ یہ چار آدمیوں کے ہاتھ لگیں جو یمن سے تعلق رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو ہتھامہ میں مبعوث کیا اور ان تک آپ کی بعثت کی خبر پہنچائی تو وہ لوگ کہنے لگے یہ نبیؐ کیا حکم دیتے ہیں؟ کہا گیا یہ شراب اور زنا سے روکتے ہیں اور محاسن اخلاق اور اچھی ہمسائیگی کا حکم دیتے ہیں تو وہ کہنے لگے یہ اس سے بہتر ہے جو ہمارے پاس ہے پس انہوں نے اتفاق کیا کہ فلاں فلاں مہینے میں وہ آپ کے پاس آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو یہ وحی کی کہ نبیؐ کے پاس جاؤ اور انہیں یہ خبر دو پس جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ فلاں، فلاں، فلاں اور فلاں شخص موسیٰ کی تختیوں میں جو کچھ ہے اس کے وارث ہو گئے اور وہ آپ کے پاس فلاں فلاں مہینے میں آئیں گے اور فلاں فلاں رات کو آئیں

گے۔ جب وہ رات آئی تو آپؐ اس رات بیدار رہے یہاں تک کہ وہ قافلہ آگیا اور دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے کہا اے محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام! آپؐ نے فرمایا: ہاں اے فلاں بن فلاں۔ اے فلاں بن فلاں۔ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں۔ جس کتاب کے تم یوشع بن نون سے وارث ہوئے وہ کہاں ہے؟۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اللہ کی قسم! یہ بات کسی اور کو معلوم نہیں تھی صرف ہم تک ہی محدود تھی۔ (پھر امیر المؤمنین نے) فرمایا: نبیؐ نے اس کتاب کو لے لیا جس پر دقیق عبرانی لکھی ہوئی تھی پس آپؐ نے وہ میرے حوالے کر دی اور میں نے اس کو اپنے سر کے پاس صبح تک رکھا تو وہ عربی میں کتاب جلیل ہو گئی اس میں ان تمام چیزوں کا علم تھا جو اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کے قائم ہونے سے لے کر قیامت تک خلق کیا اور خلق کرے گا پس میں نے وہ سب کچھ معلوم کر لیا۔

حدیث ﴿٤﴾ ﴿﴾ حدثنا معاوية بن حكيم عن (محمد بن سعيد بن غزوان) عن رجل عن أبي جعفر ع قال دخل عليه رجل من أهل بلخ فقال (له) يا خراساني تعرف وادي كذا و كذا؟ قال نعم قال له تعرف صدعا في الوادي من صفته كذا و كذا؟ قال نعم قال من ذلك (الصدع) يخرج الدجال قال ثم دخل عليه رجل من أهل اليمن فقال له يا يمانی أتعرف شعب كذا و كذا؟ قال (له) نعم قال له تعرف شجرة في الشعب من صفتها كذا و كذا؟ قال له نعم قال له تعرف صخرة تحت الشجرة؟ قال له نعم قال فتلک الصخرة التي حفظت ألواح موسى على محمد ص.

محمد بن سعید بن غزوان نے ایک شخص سے بیان کیا کہ بلخ کا ایک آدمی ابو جعفرؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا: اے خراسانی کیا تو فلاں فلاں وادی کو جانتا ہے اس نے کہا جی ہاں! پس

آپؐ نے فرمایا: اسی سوراخ سے دجال نکلے گا۔ پھر ایک اور آدمی آیا جو اہل یمن سے تھا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا: اے یمانی کیا تو فلاں طبقے کو جانتا ہے؟۔ اس نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تو اس طبقے میں فلاں درخت کو جانتا ہے جو فلاں فلاں صفات رکھتا ہے؟۔ اس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تو اس شجر کے نیچے پہاڑ کو جانتا ہے؟۔ اس نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: یہی وہ پہاڑ ہے جس میں موسیٰ کی الواح حضرت محمدؐ کے لیے محفوظ کر دی گئیں۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

ائمہ کے پاس وہ جامع صحیفہ ہے جو رسول اللہ کی املاء اور
علیؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے

حدیث ① ﷺ حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن أبيه (علی بن النعمان) عن بكر بن كرب قال كنا عند أبي عبد الله ع فسمعنا يقول أما والله (ان) عندنا ما لا نحتاج إلى الناس وإن الناس ليحتاجون إلينا إن عندنا الصحيفة سبعون ذراعاً بخط علي وإملاء رسول الله ص وعلی أولادهما فیها من كل حلال وحرام وإنکم لتأتوننا فتدخلون علينا فنعرف خيارکم من شرارکم۔

بکر بن کرب نے بیان کیا کہ ہم ابو عبد اللہ ابو جعفر علیہ السلام کے پاس تھے تو ہم نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: خبردار! اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایسی چیز ہے کہ ہم کسی کے محتاج نہیں بلکہ تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جسے علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا اور رسول اللہ نے جسکا املاء کیا ہے اس میں ہر حرام و حلال موجود ہے اور تم ہمارے پاس آتے ہو تو ہم تمہارے اچھے اور بُرے لوگوں کو جانتے ہیں۔

حدیث ② ﷺ حدثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن علی بن

رئاب (عن أبي عبيدة) عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الجامعة قال تلك صحيفة سبعون ذراعاً في عرض الأديم مثل فخذ الفالج فيها كل ما يحتاج (الناس إليه) وليس من قضية إلا وهي فيها حتى أرش الخدش.

ابی عبید نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جامع کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ صحیفہ ہے جو چوڑائی میں ستر ذراع ہے کوہانوں والے اونٹ کی ران کی طرح اس میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کے لوگ محتاج ہیں اور کوئی ایسا واقعہ نہیں مگر وہ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن محمد بن حمران عن سليمان بن خالد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عندنا لصحيفة سبعون ذراعاً ملى رسول الله ص وخطه على عبدة ما من حلال ولا حرام إلا وهو فيها حتى أرش الخدش.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جس کو نبیؐ نے املاء کیا اور جس کو علیؑ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہر حرام و حلال اس میں موجود ہے یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ۴ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن بعض رجاله عن أحمد بن عمر الحلبي عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع يا أبا محمد إن عندنا الجامعة و ما يدرهم ما الجامعة؟ قال قلت جعلت فداك و ما الجامعة؟ قال صحيفة طولها سبعون ذراعاً بذر أع رسول الله ص (وإملاة) من فلق فيه و خطه على ع بيمينه فيها كل حلال و حرام و كل شيء يحتاج إليه

الناس حتى الأرش في الخدش.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ عليه الصلاة والسلام نے فرمایا: اے ابو محمد! ہمارے پاس ایک جامعہ ہے اور انہیں کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے۔ (ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں جامعہ کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا: وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ذراع نبی کی ذراع سے ہے آپ نے اس کا املاء کیا اور علی نے اپنے دائیں ہاتھ سے اسے لکھا ہے۔ اس میں تمام حرام و حلال موجود ہیں اور ہر وہ شئی موجود ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن إبراهيم بن عبد الحميد و (أبي المغرا) عن حمران بن أعين عن أبي جعفر ع قال أشار إلى بيت كبير و قال يا حمران إن في هذا البيت صحيفة طولها سبعون ذراعاً بخط علي و إملاء رسول الله و لو و لينا الناس لحكمتنا بينهم بما أنزل الله لم نعد ما في هذه الصحيفة.

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ ابو جعفر عليه الصلاة والسلام نے ایک بڑے گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے حمران اس گھر میں ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جسے علی عليه الصلاة والسلام نے لکھا اور جس کا املاء رسول نے کیا ہے اگر ہم تمام لوگوں کو حکم دیں تو ان کے درمیان اس طرح فیصلہ کریں جس طرح اللہ نے نازل کیا ہے جو اس صحیفہ میں ہے۔

حدیث ⑥ ﷺ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي الوشاء عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن عندنا صحيفة طولها سبعون ذراعاً إملاء رسول الله ص و خطه علي بيده وإن فيها لجميع ما يحتاج إليه الناس حتى أرش الخدش.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جسے نبیؐ نے لکھوایا اور علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور اس میں وہ سب کچھ ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ اس میں ایک خراش کی بھی دیت موجود ہے۔

حدیث ④ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن (القاسم عن بريد بن معاوية العجلي) عن محمد بن مسلم قال قال أبو جعفر ع إن عندنا صحيفة من كتب على طولها سبعون ذراعاً فنحن نتبع ما فيها لا نعدوها وسألته عن ميراث العلم ما بلغ أجوامع هو من العلم أمر فيه تفسير كل شيء من هذه الأمور التي (يتكلم فيها) الناس مثل الطلاق و الفرائض؟ (فقال إن علياً كتب العلم كله القضاء و الفرائض) فلو ظهر أمرنا لم يكن شيء إلا فيه (سنة) نمضيها.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس ایک صحیفہ علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں سے ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو کچھ اس میں درج ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور اس سے تجاوز نہیں کرتے۔ (محمد بن مسلم کہتے ہیں) میں نے آپؑ سے میراثِ علم کے متعلق پوچھا کہ جو علم پہنچا کیا وہ جامع ہے یا اس میں تفسیر بھی ہے مثلاً طلاق اور فرائض جیسے امور جن میں لوگ کلام کرتے ہیں؟ فرمایا: بے شک علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سارا علم قضاء اور فرائض میں لکھ دیا پس اگر ہمارا کوئی بھی مسئلہ پیدا ہو جس کا حل اس میں موجود ہو اور وہ سنت ہو تو ہم اس پر عمل کریں گے۔

حدیث ⑤ ﴿ حدیثنا یعقوب بن یزید (أو عن رواة عن یعقوب) عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن حمران عن سليمان بن خالد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عندنا الصحيفة يقال لها الجامعة ما من حلال ولا حرام إلا و

ہو فیہا حتی أرش الخدش.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو عبد اللہ سے سنا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جسے جامعہ کہتے ہیں تمام حرام و حلال اس میں موجود ہیں حتیٰ کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑨ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حمزة عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال أخرج إلي أبو جعفر ع صحيفة فيها الحلال و الحرام و الفرائض قلت ما هذه؟ قال هذه إملاء رسول الله ص و خطه على بيده قال قلت فما تبلي؟ قال فما يبليها؟ قلت وما تدرس؟ قال وما يدرسها؟ قال هي الجامعة أو (هي) من الجامعة.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ السلام ایک صحیفہ نکال کر لائے جس میں حلال و حرام اور فرائض تھے میں نے عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمایا: اسے رسولؐ نے لکھوایا اور علیؑ کے ہاتھ نے لکھا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ تو بوسیدہ ہو چکی ہوگی؟ فرمایا: اسے بوسیدہ کوئی چیز کر سکتی ہے؟ میں نے عرض کیا یہ کب مٹے گی۔ آپ نے فرمایا: اسے کوئی چیز مٹا سکتی ہے یہ جامعہ سے ہے۔

حدیث ⑩ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّازِيَّ عَنِ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عمران الأرمي عن عبد الله بن الحكم عن منصور بن حازم او عبد الله بن أبي يعفور قال قال أبو عبد الله ع إن عندى صحيفة طولها سبعون ذراعا فيها ما يحتاج إليه حتى إن فيها أرش الخدش.

عبد اللہ بن حکم نے منصور بن حازم یا عبد اللہ بن ابی یعفور سے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ذراع ہے اس میں وہ تمام چیزیں ہیں جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ اس میں معمولی خراش کی بھی دیت کا ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث ﷺ ⑪ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه عن ابن بكير عن محمد بن عبد الملك قال كنا عند أبي عبد الله ع نحو من ستين رجلا قال فسمعتة يقول عندنا والله صحيفة طولها سبعون ذراعا ما خلق الله من حلال أو حرام إلا وهو فيها حتى إن فيها أرش الخدش.

محمد بن عبد الملک نے بیان کیا کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تقریباً ستر آدمی تھے تو میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اللہ نے جو بھی حلال و حرام مقرر کیا وہ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی ہے۔

حدیث ﷺ ⑫ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل بن جميل بياع الجوارى عن جابر بن يزيد عن أبي جعفر ع قال قال امير المؤمنين ع إن عندى لصحيفة فيها تسعة عشرة صحيفة قد جباها رسول الله ص.

جابر بن یزید نے ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں انیس صحیفے ہیں جو نبیؐ نے جبا کئے تھے۔

حدیث ﷺ ⑬ حدثنا محمد بن عيسى عن صفوان عن عبد الله بن مسكان عن زرارة قال دخلت عليه وفي يده صحيفة فغطها منى بطيلسانه ثم أخرجها فقراها على أن ما يحدث بها المرسلون كصوت السلسلة أو كمناجاة الرجل صاحبه.

زرارہ نے بیان کیا کہ میں امام علیؑ کے پاس گیا آپؑ کے ہاتھ میں ایک صحیفہ تھا جسے آپؑ نے اپنی

سبز چادر میں ڈھانپ رکھا تھا پھر آپؐ نے اُسے باہر نکالا اور میرے سامنے اسے پڑھنا شروع کیا اور آپؐ کی آواز سرگوشی کی طرح تھی۔

حدیث ۱۴ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن عبد الحمید عن یونس بن یعقوب عن معتب قال قال أخرج إلینا أبو عبد الله ع صحیفة عتیقة من صحف علی ع فإذا فیها ما تقول إذا جلسنا لتشهد.

معتب نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پرانا صحیفہ نکال کر لائے جو علیؑ کے صحیفوں میں سے تھا اس میں وہ اذکار تھے جو ہم تشهد میں پڑھتے ہیں۔

حدیث ۱۵ ﴿﴾ حدیثنا ابراهیم بن ہاشم عن یحییٰ بن اُبی عمران عن یونس عن حماد بن عثمان عن عمرو بن اُبی المقدام عن اُبی بصیر عن اُبی عبد الله ع قال سمعته یقول و ذکر ابن شبرمة فقال أبو عبد الله ع اُین هو من الجامعة إملأ رسول الله و خطه علی بیده فیها الحلال و الحرام حتی أُرش الخدش.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جبکہ میں سن رہا تھا اور ابن شبرمہ نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس وہ جامعہ ہے جسے رسول اللہ نے لکھوایا ہے اور علیؑ کے ہاتھوں نے لکھا ہے اس میں حلال و حرام بھی ہیں یہاں تک کہ اس میں ایک خراش کی دیت بھی موجود ہے۔

حدیث ۱۶ ﴿﴾ حدیثنا عبد الله بن محمد بن الولید (او) عن رواه (عن) محمد ابن الولید) عن یونس بن یعقوب عن منصور بن حازم قال سمعت ابا عبد الله ع یقول إن عندنا صحیفة فیها ما یحتاج إلیه حتی إن فیها أُرش

الحدش.

منصور بن حازم نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں وہ سب کچھ ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی ہے۔

حدیث ۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ (عَنْ أَبِي بَصِيرٍ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَهُ فِدْعًا بِالْجَامِعَةِ فَنَظَرَ فِيهَا أَبُو جَعْفَرٍ فَأِذَا فِيهَا الْمَرْأَةُ تَمُوتُ وَتَتْرِكُ زَوْجَهَا لَيْسَ لَهَا وَارِثٌ غَيْرُهُ قَالَ فَلَهُ الْمَالُ كُلُّهُ.﴾

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا آپ نے جامعہ منگوائی اور اس میں امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ اگر کوئی عورت مرجائے اور اس کے وارثوں میں اس کے شوہر کے علاوہ کوئی نہ ہو تو سارا مال شوہر کو ملے گا۔

حدیث ۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ) إِنَّ فِي الْبَيْتِ صَحِيفَةً طَوَّلَهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ إِلَّا وَفِيهَا حَقِّي أُرْشَ الْخَدَشِ.﴾

عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: میرے گھر میں ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اللہ نے جو بھی حلال یا حرام خلق کیا وہ سب اس میں موجود ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ وَعَبْدِ

اللہ بن جعفر عن محمد بن عیسیٰ عن القاسم بن العروة عن ابن العباس عن ابي عبد الله ع قال و الله ان عندنا لصحيفة طولها سبعون ذراعا فيها جميع ما يحتاج إليه الناس حتى أرش الخدش إملأء رسول الله ص و كتبه على بيده ص.

ابو العباس نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اس میں وہ سب ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے یہاں تک کہ معمولی خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے یہ رسول اللہ کی لکھوائی ہوئی اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتاب ہے۔

حدیث ۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَىٰ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ قَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ إِنَّ عِنْدَنَا صَحِيفَةً مِنْ كِتَابِ عَلِيِّ أَوْ مَصْحَفِ عَلِيٍّ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَنَحْنُ نَتَّبِعُ مَا فِيهَا فَلَا نَعُدُّهَا.﴾

محمد نے انہی دونوں آئمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک سے روایت کیا کہ ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے وہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب یا ان کے مصحف سے ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے پس ہم اس کی پیروی کرتے ہیں اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

حدیث ۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الحمِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَلَّتْ يَدُ كِرُونٍ عِنْدَ كَمِّ صَحِيفَةِ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِيهَا مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى أُرْشَ الْخَدَشُ قَالَ وَإِنْ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَيْسَ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ إِنَّمَا هُوَ أَثَرُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ

ص إن العلم الذي يحدث في كل يوم وليلة.

منصور بن حازم نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں آپ کے پاس صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اس میں وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔ میں نے عرض کیا یہ تو واقعی علم ہے؟۔ آپ نے فرمایا: یہ کچھ علم نہیں یہ تو بس اور بس اثر ہے جو نبی سے ہم تک پہنچا ہے علم تو وہ ہے جو ہر دن اور رات میں ظہور کرتا ہے۔

حدیث ۳۲ ﴿ حدیثنا محمد بن عیسیٰ عن یونس عن حماد عن عمرو بن ابی المقدام عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ ع قال سمعته یقول و ذکر ابن شبرمة فی فتیاء أفتی بها ابن هو من الجامعة إملأ رسول الله بخط علی ع فیها جمیع الحلال والحرام حتی أرش الخدش.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا اور ابن شبرمہ نے بھی اس کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا: یہ جامعہ سے ہے جسے رسول اللہ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھوں سے لکھا اس میں تمام حرام و حلال ہیں یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی ہے۔

حدیث ۳۳ ﴿ حدیثنا محمد بن عیسیٰ عن فضالة عن أبان عن ابی شیبہ قال سمعت أباً عبد الله ع یقول ضل علم ابن شبرمة عند الجامعة (ان الجامعة) لم تدع لأحد کلاماً فیها علم الحلال والحرام إن أصحاب القیاس طلبوا العلم بالقیاس فلم یزدہم من الحق إلا بعداً وإن دین الله لا یصاب بالقیاس.

ابن شیبہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ابن شبرمہ کا علم جامعہ کے پاس

گم ہو گیا یقیناً جامعہ نے کسی کے لیے موقع کلام نہیں چھوڑا اس میں حلال و حرام کا علم ہے اہل قیاس اپنا علم قیاس سے لیتے ہیں جو حق سے صرف دور ہی کرتا ہے اور اللہ کا دین قیاس سے حاصل نہیں ہوتا۔

حدیث ﷺ (۲۲) حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن قاسم عن عبد الله بن سنان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن جبرئيل أتى رسول الله بصحيفة مختومة بسبع خواتيم من ذهب وأمر إذا حضره أجله أن يدفعها إلى علي بن أبي طالب فيعمل بما فيه ولا يجوز إلا إلى غيره وأن يأمر كل وصي من بعده أن يفك خاتمه ويعمل بما فيه ولا يجوز غيره

عبد اللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جبرائیل رسول اللہ کے پاس ایک مہر شدہ خط لے کر آئے جس پر سونے کی سات مہریں لگی ہوئی تھیں اور وہ یہ حکم لے کر آئے کہ جب آپ کی اجل آپنچے تو یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام کے حوالے کر دیجئے پس وہ اس پر عمل کریں اور اس سے تجاوز نہ کریں وہ اپنے بعد ہر وصی کو حکم دیں کہ وہ اپنی مہر کھول کر اس پر عمل کرے اور وہ اس سے تجاوز نہ کریں۔

باب نمبر ﴿۱۳﴾

ایک اور باب جس میں کتب کے معاملے کا ذکر ہے

حدیث ① ﴿﴾ حدثنا (علی بن الحسن بن علی بن فضال) عن أبيه عن إبراهيم بن محمد الأشعري عن مروان عن الفضيل بن يسار قال قال لي أبو جعفر ع يا فضيل عندنا كتاب علي سبعون ذراعاً ما على الأرض شيء يحتاج إليه إلا وهو فيه حتى أُرش الخدش ثم خطه بيده على إبهامه. فضيل بن يسار نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو جعفر ع نے فرمایا: اے فضیل! ہمارے پاس کتاب علی ع کی لمبائی ستر ذراع ہے جو بھی زمین پر ضرورت کی چیز ہے وہ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی پھر اپنے ہاتھ سے اپنے انگوٹھے پر ایک لکیر کھینچی۔

حدیث ② ﴿﴾ حدثنا علی بن الحسن عن أبيه عن إبراهيم بن محمد عن مروان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول عندنا كتاب علي ع سبعون ذراعاً. مروان نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ ع کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس کتاب علی ع ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے۔

حدیث ③ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن حكيم عن أبي الحسن ع قال إنما هلك من كان قبلکم

بألقیاس (و) إن الله تبارك و تعالی لم یقبض نبیه حتی أكمل له جمیع دینہ فی حلالہ و حرامہ فجاء کم بما تحتاجون إلیه فی حیاتہ و تستغیثون به و بأهل بیته بعد موتہ و إنہا مصحف عند أهل بیته حتی إن فیہ لأرش خدش الکف ثم قال إن أباحنیفة لعنه الله من یقول قال علی و أنا قلت.

محمد بن حکیم نے بیان کیا کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا: پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے وہ قیاس سے ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اُس وقت تک اپنے پاس نہیں بلایا جب تک اُس کا دین مکمل نہیں ہو گیا رسول اللہ نے تمام حلال و حرام جس کے تم محتاج تھے اپنی حیات میں بیان کر دیئے پس تم نبی کی مدد کے طالب رہے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے اہل بیت علیہم السلام کی مدد کے طالب ہو۔ یقیناً آپ کے اہل بیت علیہم السلام ہی کے پاس مصحف ہے (اس میں ہر شئی کا بیان ہے) حتیٰ کہ اس میں ہتھیلی کی خراش پر دیت بھی موجود ہے۔ پھر فرمایا: ابوحنیفہ پر لعنت ہو وہ کہتا ہے علی علیہ السلام بھی کہتے تھے اور میں بھی کہتا ہوں۔

حدیث ④ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن علی عن عبد الرحیم بن محمد الأسدی عن عنبسة العابد قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إن فی کتاب الذی هو إملاء رسول الله ص و خطه علی بیدة إن کان فی شیء شؤم ففی السان۔

عنبسة عابد نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اس کتاب میں جو رسول اللہ نے لکھوائی اور علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھی درج ہے کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو زبان میں ہے۔

حدیث ⑤ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسن بن علی عن عبد الله بن

سنان عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن عندنا جلدًا سبعون ذراعًا أملي رسول الله وخطه على بيده وإن فيه جميع ما يحتاجون إليه حتى أرش الخدش. عبد الله بن سنان نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو رسول اللہ نے لکھوائی اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھی اور اس میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں جن کے تم محتاج ہو یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑥ ﴿ حدیثنا ابراہیم بن ہاشم عن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن میمون القداح عن ابي عبد الله ع عن ابيه قال في كتاب علي كل شيء يحتاج (الناس) إليه حتى أرش الخدش والأرش. عبد اللہ بن میمون القداح نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپ اپنے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ کتاب علی میں وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے یہاں تک کہ دیت اور خراش کی دیت بھی۔

حدیث ⑤ ﴿ حدیثنا ابراہیم بن ہاشم عن یحیی بن ابي عمران عن یونس عن حماد قال سمعت ابا عبد الله ع يقول ما خلق الله حلالا ولا حراما إلا وله حد كحد الدور (وإن حلال محمد حلال إلى يوم القيامة وحرامه حرام إلى يوم القيامة ولأن عندنا صحيفة طولها سبعون ذراعًا وما خلق الله حلالا ولا حراما إلا فيها) فما كان من الطريق فهو من الطريق وما كان من الدور فهو من الدور حتى أرش الخدش وما سواها والجلدة ونصف الجلدة. حماد نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے جو بھی حلال یا حرام خلق

کیا اس کی ایک حد ہے جس طرح شہروں کی حد ہوتی ہے اور حلالِ محمد قیامت تک حلال ہے اور حرامِ محمد قیامت تک حرام ہے ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اللہ نے جو بھی حلال و حرام پیدا کیا وہ اس میں موجود ہے پس جو طریق سے تھا وہ طریق سے ہے اور جو شہر سے تھا وہ شہر سے ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت اور اس کے علاوہ ایک کوڑا اور آدھا کوڑا بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ۸ ﴿ حدیثنا محمد بن أحمد بن محمد بن الحسين عن ابن سنان عن أبي الجارود عن أبي جعفر ع قال إن الحسين لما حضره الذی حضره دعا ابنته الكبرى فاطمة فدفع إليها كتاباً ملفوفاً ووصية ظاهرة ووصية باطنة وكان علي بن الحسين مبطوناً لا يرون إلا أنه لما به فدفعت فاطمة الكتاب إلى علي بن الحسين ثم صار ذلك (الكتاب) إلينا فقلت فما في ذلك؟ فقال فيه والله جميع ما يحتاج إليه ولد آدم إلى أن تفتني الدنيا.

ابن سنان نے ابن الجارود سے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہادت سے پہلے اپنی بڑی بیٹی فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور ایک کتاب ملفوف اُن کے حوالے کی اور ایک وصیت ظاہری کی اور ایک وصیت باطنی کی پس فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ کتاب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیدی پھر یہ کتاب ہماری طرف آگئی۔ (ابن جارود کہتا ہے) میں نے عرض کیا اس میں کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا: اس میں وہ تمام مسائل ہیں جس کے بنی آدم محتاج ہیں جو تا قیامت پیش آتے رہیں گے۔

حدیث ۹ ﴿ وعن حنان عن عثمان بن زياد قال دخلت على أبي عبد الله فقام بإصبعه على ظهر كفه فمسحها عليه ثم قال إن عندنا لأرش هذا فما دونه.

عثمان بن زیاد نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تو آپ اپنی انگلی اپنی ہتھیلی کی

پشت پر رکھے کھڑے تھے پھر آپؐ نے اپنی انگلی کو ہتھیلی کی پشت پر پھیرا پھر فرمایا: ہمارے پاس اس کی دیت بھی لکھی ہوئی ہے۔

حدیث ۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ مَا تَرَكَ عَلِيٌّ ع شَيْئًا إِلَّا كَتَبَهُ حَتَّى أُرْشِنَ الْخُدُشَ.

جعفر بن بشیر نے ایک آدمی سے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ نہیں چھوڑا اور سب کچھ لکھ دیا یہاں تک کہ معمولی خراش کی دیت بھی۔

حدیث ۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ (مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ (أَوْ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ) عَنْ أَبِي الْجَارُودِ (عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ لَمَّا حَضَرَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ (مَا حَضَرَ دَفْعَ وَصِيَّةِ ظَاهِرَةَ فِي كِتَابِ مَدْرَجٍ إِلَى ابْنَتِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ ع مَا كَانَ دَفَعَتْ ذَلِكَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع) قَالَ قُلْتُ وَمَا فِيهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ قَالَ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَلَدَ آدَمَ مِنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ تَفْنَى.

ابی الجارود نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وقت شہادت قریب آیا تو آپؐ نے وصیت ظاہری ایک کتاب میں درج شدہ اپنی بیٹی کے حوالے کر دی جب حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت ہوگئی تو انکی بیٹی نے وہ وصیت علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دی۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: اے فرزند رسولؐ اس میں کیا تھا؟۔ آپؐ نے فرمایا: تمام وہ چیزیں جن کی بنی آدم کو احتیاج تھی دنیا کے قیام سے اس کے فنا ہونے تک سب اس میں موجود ہے۔

حدیث ﷺ ⑫ حدیثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي عبيدة عن أبي عبد الله ع أنه سئل عن الجامعة فقال تلك صحيفة سبعون ذراعاً في عرض الأديم.

ابی عبیدہ نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جامعہ کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: یہ ایک صحیفہ ہے جس کی چوڑائی ستر ذراع ہے۔

حدیث ﷺ ⑬ حدیثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن (محمد بن الفضيل) عن بكر بن كرب الصيرفي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ما لهم و لكم؟ و ما يريدون منكم؟ و ما يعيبونكم؟ يقولون الرافضة نعم و الله رفضتم الكذب و اتبعتم الحق أما و الله إن عندنا ما لا نحتاج إلى أحد و الناس يحتاجون إلينا إن عندنا الكتاب بأملاء رسول الله ص و خط علي بيده صحيفة طولها سبعون ذراعاً فيها كل حلال و حرام.

بکر بن کرب صیرفی نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اُن کو تم سے کیا نسبت ہے وہ تم سے کیا چاہتے ہیں اور وہ تم پر کیا عیب لگا سکتے ہیں؟ وہ تمہیں رافضہ کہتے ہیں ہاں! اللہ کی قسم تم نے جھوٹ کو چھوڑ کر حق کی پیروی کی ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس وہ کچھ ہے کہ ہم کسی کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس رسول اللہ کی املاء کی ہوئی کتاب جسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا موجود ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اس میں ہر حلال و حرام موجود ہے۔

حدیث ﷺ ⑭ حدیثنا محمد بن حسان و يعقوب بن إسحاق عن أبي عمران الأرمني عن (محمد بن علي عن علي بن أسباط) عن يعقوب بن سالم عن أبي

الحسن العبدی عن علی بن میسرۃ عن ابي اراکة قال کنا مع علی بمسکن فحدثنا أن علیاً ع ورث من رسول الله السیف و بعض یقول البغلة و بعض یقول ورث صحیفة فی حمائل السیف إذ خرج علی ع ونحن فی حدیثه فقال (وایم الله لو (انبسط و یؤذن) لی لحدثکم حتی یحول الحول لا أعید حرفاً وایم الله إن عندی لصحف کثیرة قطائع رسول الله ص و (أهل بیته) و إن فیها لصحیفة یقال له العبیطة و ما ورد علی العرب أشد علیهم منها و إن فیها لستین قبیلة من العرب مبهرجة مالها فی دین الله من نصیب.

علی بن میسرہ نے ابي اراکہ سے بیان کیا کہ ہم علیؑ کے ساتھ ایک مکان میں تھے پس ہمیں یہ حدیث بیان کی گئی کہ علیؑ رسول اللہ کی تلوار کے وارث ہوئے۔ بعض نے کہا کہ نخر کے وارث ہوئے اور بعض نے کہا صحیفے کے وارث ہوئے جو تلوار کے قبضے کے اندر ہے۔ (گفتگو چل رہی تھی کہ) اچانک علیؑ آگئے اور ہم آپؑ ہی کے متعلق حدیث پر گفتگو کر رہے تھے۔ پس آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تمہیں حدیثیں سناؤں تو ایک سال تک میں بیان کرتا رہوں اور ایک حرف بھی نہ دوہراؤں اور اللہ کی قسم! میرے پاس بہت سے صحیفے ہیں جو رسول اللہ اور اہل بیت علیہم السلام کی جاگیر ہیں ان میں ایک صحیفہ ہے جس کو عبیطہ کہتے ہیں اور عرب پر اس سے زیادہ سخت اور کوئی چیز وارد نہیں ہوئی اس میں ستر عرب قبیلے ہیں جو بالکل باطل ہیں جن کا اللہ کے دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

حدیث ⑤ ﴿﴾ حدثنا محمد بن عیسیٰ عن فضالة عن أبان عن أبي شيبه قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ضل علم ابن شبرمة عند الجامعة إن الجامعة لم تدع لأحد كلاماً فيها علم الحلال و الحرام إن أصحاب القياس طلبوا

العلم بالقياس فلم يزد هم من الحق إلا بعدا و إن دين الله لا يصاب بالقياس.

ابی شیبہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ابن شبرمہ کا علم جامعہ کے پاس گم ہو گیا ہے جامعہ نے کسی کیلئے کلام کی گنجائش نہیں چھوڑی اس میں حلال و حرام سب موجود ہے۔ اصحاب قیاس علم کو قیاس سے طلب کرتے ہیں پس قیاس انہیں حق سے دور کر دیتا ہے اور اللہ کے دین تک قیاس سے نہیں پہنچا جاسکتا۔

حدیث ۱۶ ﴿﴾ محمد بن الحسین عن موسى بن سعدان (عن عبد الله بن قاسم) عن عبد الله بن سنان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن جبرئيل أتى رسول الله ص بصحيفة مختومة بسبع خواتيم من ذهب و أمره إذا حضره أمله أن يدفعها إلى علي بن أبي طالب ع فيعمل بما فيها ولا يجوز له إلى غيره.

عبد اللہ بن سنان نے بیان کیا میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: جبرائیلؑ نبی کے پاس ایک مہر شدہ صحیفہ لے کر آئے جس کو سونے کی سات مہریں لگی ہوئی تھیں وہ آپ کے لیے حکم لے کر آئے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آجائے تو یہ علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دیں پس جو کچھ اس میں ہے وہ اس کے مطابق عمل کریں اور اس سے تجاوز نہ کریں۔

حدیث ۱۷ ﴿﴾ حدثنا محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن حكيم عن أبي الحسن ع قال إنما هلك من كان قبلكم بالقياس و إن الله تبارك و تعالی لم يقبض نبيه حتى أكمله جميع دينه في حلاله و حرامه فجاءكم بما تحتاجون إليه في حياته و تستغيثون به و بأهل بيته بعد موته و إنها صحيفة عند أهل بيته حتى إن فيه أرش الخدش ثم قال إن أبا حنيفة ممن

يقول قال علي ع وقلت أنا.

محمد بن حکیم نے بیان کیا کہ ابو الحسن نے فرمایا: پہلے لوگ قیاس سے ہلاک ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کو اس وقت تک فوت نہیں کیا جب تک اپنے کُل دین کو ان کے ذریعہ مکمل نہیں کر دیا اور آپؐ کی حیات میں تمام حلال و حرام مکمل نہیں کر دیے۔ پس تم ان کی طرف ضرورت مند ہوتے تو وہ تمہاری ضرورت پوری کرتے اور آپؐ کی وفات کے بعد تم آپؐ کے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدد چاہتے ہو۔ آپؐ کے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس یہ صحیفہ ہے (جس میں ہر شئی کی وضاحت ہے) یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔ پھر فرمایا: ابو حنیفہ کہتا ہے کہ علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کہا ہے اور میں نے بھی کہا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

ائمہ کو جعفر، جامعہ اور مصحف فاطمہ دیا گیا

حدیث ① ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن علي بن الحكم عن الحسين بن أبي العلاء قال سمعت أبا عبد الله ع يقول عندي الجفر الأبيض قال قلنا وأي شيء فيه؟ قال فقال لي زبور داود و توراة موسى و إنجيل عيسى و صحف إبراهيم و الحلال و الحرام و مصحف فاطمة ما أزعم أن فيه قرآنا وفيه ما يحتاج الناس إلينا و لا نحتاج إلى أحد (شيء) حتى إن فيه (الحمد بالجلدة) و نصف الجلدة و ثلث الجلدة و ربع الجلدة و أرش الخدش و عندي الجفر الأحمر (وما يدريهم ما الجفر؟) قال قلنا جعلت فداك وأي شيء في الجفر الأحمر؟ قال السلاح و ذلك أنها تفتح للدم يفتحها صاحب السيف للقتل فقال له عبد الله بن أبي يعفور أصلحك الله فيعرف هذا بنو الحسن؟ قال إي والله كما يعرف الليل أنه ليل و النهار أنه نهار و لكن يحملهم الحسد و طلب الدنيا و لو طلبوا الحق (بالحق) لكان خيرا لهم.

ابی العلاء نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا: میرے پاس سفید جعفر ہے۔ میں نے عرض کیا اس میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: داؤد کی زبور، موسیٰ کی تورات، عیسیٰ کی انجیل، ابراہیم کے صحیفے، حلال و حرام، مصحف فاطمہ علیہا السلام اور گمان کیا جاتا ہے کہ اس میں قرآن ہے اور ہم کسی شئی کے

محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں۔ (اس میں ہر شئی کی وضاحت ہے) یہاں تک کہ اس میں ایک کوڑے، نصف کوڑے، تین کوڑے اور چار کوڑوں کی حد بھی موجود ہے بلکہ اس میں ایک خراش کی دیت بھی موجود ہے۔ (پھر فرمایا) میرے پاس سرخ جعفر ہے اور انہیں کیا معلوم کہ جعفر کیا ہے؟۔ ہم نے عرض کیا ہم آپ پر فدا ہوں سرخ جعفر میں کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا: اس میں ہتھیار ہیں اسے خون کے لیے کھولا جاتا ہے اور اسے صاحب سیف قتال کے لیے کھولتا ہے۔ عبد اللہ بن یعضور نے عرض کیا: اللہ آپ کو اصلاح پر قائم رکھے کیا بنو حسن ؑ سے نہیں پہچانتے؟۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں اللہ کی قسم! وہ اسے ایسے ہی پہچانتے ہیں جس طرح دن اور رات کو پہچانتے ہیں لیکن حسد اور طلب دنیا ان کو ابھار رہی ہے اگر وہ حق کے ذریعے حق کو طلب کریں تو ان کیلئے بہتر ہو۔

حدیث ۲ ﴿ حدیثنا أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن أبيه الحسن بن علی بن فضال عن ابن بکیر (و أحمد بن محمد) عن محمد بن عبد الملك قال کنا عند أبي عبد الله ع نحواً من ستين رجلاً وهو وسطنا فجاء عبد الخالق بن عبد ربه فقال له كنت مع إبراهيم بن محمد جالسا فذاكروا أنك تقول إن عندنا كتاب علی ع فقال لا والله ما ترك علی کتاباً وإن كان ترك علی کتاباً ما هو إلا إهابين ولوددت أنه عند غلامی هذا (فما أبالی) علیه قال فجلس أبو عبد الله ع ثم أقبل علينا فقال (ما هو والله) كما يقولون إنهما جفران مكتوب فيهما لا والله إنهما لإهابان عليهما أصوافهما وأشعارهما مدحوسين كتبنا في أحدهما (و في الآخر) سلاح رسول الله ص و عندنا والله صحيفة طولها سبعون ذراعاً ما خلق الله من حلال و (لا) حرام إلا وهو فيها حتى إن فيها أرش الخدش و قام بظفرة علی ذراعاً فخط به و عندنا مصحف (فاطمه علیہ

السلام) أما والله ما هو بالقرآن.

محمد بن عبد الملك نے بیان کیا ہم ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تقریباً ساٹھ آدمی موجود تھے اور آپ ہمارے درمیان تھے کہ عبد الخالق بن عبد ربہ آیا اور اس نے آپ سے کہا: میں ابراہیم بن محمد کے ساتھ تھا تو انہوں نے ذکر کیا آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ کے پاس کتاب علی ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی کتاب نہیں چھوڑی اور اگر کوئی کتاب چھوڑی ہے تو وہ وہی ہے جو دو کھالوں کے درمیان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ (کتاب) میرے اس غلام کے پاس رہے کیونکہ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ (راوی کہتا ہے) پھر ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ گئے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے جس طرح وہ کہتے ہیں۔ یہ دو جفر ہیں جو لکھی ہوئی ہیں۔ (پھر فرمایا) نہیں اللہ کی قسم! یہ دو کھالیں ہیں ان پر ان کی اُون بھی ہے اور ان کے بال بھی ہیں۔ ایک میں ہماری کتابیں ہیں اور دوسرے میں رسول اللہ کے ہتھیار ہیں اور اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اللہ نے جو بھی حلال و حرام پیدا کیا ہے وہ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی ہے اور اپنے ناخن سے اپنی ذراع پر خط کھینچا۔ پھر فرمایا: ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے خبر دار وہ قرآن نہیں ہے۔

حدیث ۳ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد عن (الحجال عبد الله بن محمد) عن أحمد بن عمر (الحلبی) عن أبي بصير قال دخلت على أبي عبد الله ع فقلت له إني أسألك جعلت فداك عن مسألة ليس ها هنا أحد يسمع كلامي؟ (قال) فرفع أبو عبد الله ع ستر ابيني وبين بيت آخر فاطلع فيه ثم قال يا أبا محمد سل عما بدالك قال قلت جعلت فداك إن الشيعة يتحدثون أن رسول الله ص علم عليا ع بابا يفتح منه ألف باب قال فقال أبو عبد الله ع يا أبا محمد علم والله

رسول الله علياً ألف باب يفتح له من كل باب ألف باب قال قلت له (هذا والله العلم) قال فنكت ساعة في الأرض ثم قال إنه لعلم وما هو بذلك (قال) ثم قال يا أبا محمد وإن عندنا الجامعة وما يدريهم ما الجامعة؟ قال قلت جعلت فداك وما الجامعة؟ قال صحيفة طولها سبعون ذراعاً بذراع رسول الله ص وإملاء من فلق فيه وخط على يمينه فيها كل حلال وحرام وكل شيء يحتاج الناس إليه حتى الأرش في الخدش وضرب بيده إلى فقال تأذن لي يا أبا محمد؟ قال قلت جعلت فداك إنما أنا لك اصنع ما شئت قال فغمزني بيده فقال حتى أرش هذا كأنه مغضب قال قلت جعلت فداك هذا والله العلم قال إنه لعلم وليس بذلك ثم سكت ساعة ثم قال إن عندنا الجفر وما يدريهم ما الجفر؟ مسك شاة أو جلد بعير قال قلت جعلت فداك ما الجفر؟ قال وعاء أحمر أو آدم أحمر فيه علم النبيين والوصيين (وعلم العلماء الذين وضوا من بني إسرائيل) قلت هذا والله هو العلم قال إنه لعلم وما هو بذلك ثم سكت ساعة ثم قال وإن عندنا لمصحف فاطمة ع وما يدريهم ما مصحف فاطمة؟ قال (قلت جالت فداك وما مصحف فاطمة؟ قال) مصحف فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرات والله ما فيه من قرآنكم (حرف واحد) (إنما هو شيء) (أملاها الله وأوحى إليها) قال قلت هذا والله هو العلم قال إنه لعلم وليس بذلك قال ثم سكت ساعة ثم قال إن عندنا لعلم ما كان وما هو كائن إلى أن تقوم الساعة قال قلت جعلت فداك هذا والله هو العلم قال إنه لعلم وما هو بذلك قال قلت جعلت فداك فأى شيء هو العلم؟ قال ما

یحدث باللیل والنهار الأمر بعد الأمر والشیء بعد الشیء علی یوم القیامة۔
ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو میں نے آپ سے عرض کیا میں آپ پر
قربان جاؤں میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں مگر یہاں آپ کے علاوہ کوئی اور تو نہیں جو میرا
کلام سن رہا ہو۔ (ابوبصیر کہتے ہیں) ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے اور دوسرے گھر کے سامنے سے
پردہ اٹھایا اور دیکھا کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا پھر فرمایا: اے ابومحمد! پوچھو جو ضروری سمجھتے ہو۔ میں نے
عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں شیعہ کہتے ہیں رسول اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم کا ایک ایسا باب سکھایا
جس سے ہزار دروازے کھلتے ہیں۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابومحمد! اللہ کی قسم نبی نے
علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم کے ہزار باب سکھائے اور ہر باب سے ہزار باب کھلتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اللہ کی
قسم یہ وہی علم ہے۔ آپ نے تھوڑی دیر زمین کریدی پھر فرمایا یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں۔ پھر فرمایا: اے
ابومحمد ہمارے پاس جامعہ ہے اور انہیں کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان
جاؤں یہ جامعہ کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا: وہ ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو نبی کی ذراع
سے ہے جسے آپ کے دہن مبارک نے لکھوایا اور جسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں ہاتھ نے لکھا ہے اس
میں ہر حلال و حرام موجود ہے اور وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے یہاں تک کہ خراش کی
دیت بھی پھر (امام نے) اپنا ہاتھ مجھے مارا اور فرمایا: اے ابومحمد! کیا تم مجھے اس کی اجازت دیتے
ہو؟۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں مولا میں آپ ہی کا (غلام) ہوں جو
چاہے کیجئے۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ مجھے مارا اور فرمایا: یہاں تک کہ اس کی دیت بھی بشرطیکہ وہ
غضبناک ہو۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں اللہ کی قسم! یہ وہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا:
بے شک علم ہے مگر وہ علم نہیں پھر تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہمارے پاس جعفر ہے اور انہیں کیا
معلوم جعفر کیا ہے۔ وہ بکری کی کھال ہے یا اونٹ کی کھال ہے۔ میں نے کہا جعفر کیا ہے؟۔ آپ نے

فرمایا: ایک سرخ برتن ہے یا سرخ کھال ہے جس میں انبیاء و اوصیاء کا علم ہے اور ان علماء کا علم ہے جو بنی اسرائیل میں سے پہلے گزر گئے۔ میں نے عرض کیا یہ وہی علم ہے؟۔ آپ نے فرمایا: بیشک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں پھر تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہمارے پاس مصحف فاطمہ عالیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہے اور انہیں کیا معلوم مصحف فاطمہ عالیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں مصحف فاطمہ عالیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟۔ فرمایا: مصحف میں جو کچھ ہے وہ تمہارے قرآن کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہے اللہ کی قسم! اس میں تمہارے قرآن سے ایک حرف بھی نہیں ہے یہ تو ایسی چیز ہے جسے اللہ نے فاطمہ عالیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھوایا اور آپ کی طرف وحی کیا۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! یہ وہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں پھر آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہمارے پاس اس کا بھی علم ہے جو گزر گیا اور اس کا بھی علم ہے جو قیامت تک ہونے والا ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں اللہ کی قسم! یہ وہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں پھر وہ علم کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو قیامت تک دن اور رات میں امر کے بعد امر میں اور شئی کے بعد شئی میں ظہور کرتا رہے گا۔

حدیث صحیح ④ حدیثنا حمزة بن يعلى عن محمد بن الفضيل عن الربيع عن رفيد مولى أبي هبيرة قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك يا ابن رسول الله يسير القائم بسيرة علي بن أبي طالب في أهل السواد؟ فقال لا يا رفيد إن علي بن أبي طالب سار في أهل السواد بما في الجفر الأبيض وإن القائم يسير في العرب بما في الجفر الأحمر قال فقلت له جعلت فداك وما الجفر الأحمر؟ قال فأمر إصبعة إلى حلقه فقال هكذا يعني الذبح ثم قال يا رفيد إن لكل أهل بيت هجيباً شاهداً عليهم شافعياً مثالهم.

رفید مولیٰ ابن ہبیرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: اے فرزندِ رسولؐ میں آپؐ پر قربان جاؤں کیا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اہل السواد میں علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر چلیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں اے رفید! بے شک علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل سواد میں اس طرح چلے جس طرح جفرا بیض (سفید جفر) میں ہے اور قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرب میں اُس طرح چلیں گے جس طرح جفر احمر (سرخ جفر) میں ہے۔ میں نے آپؐ سے کہا: میں آپؐ پر قربان جاؤں جفرا احمر (سرخ جفر) کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری اور فرمایا: اسے کہتے ہیں یعنی ذبح کرنا۔ پھر فرمایا: اے رفید! بے شک کل اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک نجیب ہے جو ان پر گواہ ہے اور اپنے جیسے دوسروں کا شافع ہے۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن علي بن سعيد قال كنت جالسا عند أبي عبد الله ع وعندنا محمد بن عبد الله بن علي إلى جنبه جالسا وفي المجلس عبد الملك بن أعين و محمد الطيار و شهاب بن عبد ربه فقال رجل من أصحابنا جعلت فداك إن عبد الله بن الحسن يقول (ليس) لنا في هذا الأمر ما ليس لغيرنا فقال أبو عبد الله ع بعد كلام أما تعجبون من عبد الله يزعم أن أباه علي لم يكن إماما و يقول إنه ليس عندنا علم و صدق و الله ما عندنا علم و لكن و الله و أهوى بيده إلى صدره إن عندنا سلاح رسول الله ص و سيفه و درعه و عندنا و الله مصحف فاطمة ما فيه آية من كتاب الله و إنه لإملاء رسول الله ص و خطه علي ع بيده و عندنا و الله الجفر و ما يدرون ما هو؟ أمسك شاة أو مسك بعير؟ ثم أقبل إلينا و قال أبشروا أما ترضون أنكم تجيئون يوم القيامة أخذين

بجزة علی ع و علی آخذ بجزة رسول الله ص.

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ کے پہلو میں محمد بن عبد اللہ بن علی بیٹھے ہوئے تھے اور مجلس میں عبد الملک بن اعین اور محمد طیار اور شہاب بن عبد ربہ بھی تھے پس ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں عبد اللہ بن حسن کہتا ہے جو امر ہمارے لیے نہیں وہ امر ہمارے غیر کے لیے بھی نہیں۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ کلام کے بعد فرمایا: کیا تمہیں عبد اللہ پر تعجب نہیں ہوتا جو کہتا ہے کہ ہمارے جد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام امام نہیں تھے اور کہتا ہے ہمارے پاس کوئی علم نہیں ہے۔ (پھر فرمایا) اللہ کی قسم! اس نے سچ کہا اس کے پاس کوئی علم نہیں۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لیکن اللہ کی قسم! ہمارے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہیں آپ کی تلوار اور درع ہے اور اللہ کی قسم! ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جس میں قرآن کی ایک آیت بھی نہیں ہے جسے نبیؐ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھا ہے۔ (پھر فرمایا) اللہ کی قسم! ہمارے پاس جعفر ہے اور انہیں کیا معلوم جعفر کیا ہے؟ وہ بکری یا اونٹ کی کھال ہے؟۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم قیامت کے دن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پکڑے ہوئے آؤ اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نبیؐ کا دامن پکڑے ہوں۔

حدیث ۶ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن محمد و محمد بن الحسن بن الحسن بن محبوب عن علی بن رئاب عن أبي عبیدة قال سأل أبا عبد الله ع بعض أصحابنا عن الجفر فقال هو جلد ثور (رتن) حملو علما فقال له فالجامعة؟ قال تلك صحيفة طولها سبعون ذراعا في عرض الأديم مثل فخذ الفالج فيها كلما يحتاج الناس إليه وليس من قضية إلا و (هي) فيها حتى أورش الخدش قال له

فمصحف فاطمة؟ فسکت طویلا ثم قال إنکم لتبحثون عما تریدون و عمالا
 تریدون إن فاطمة مکثت بعد رسول الله ص خمسة و سبعین یوما و قد کان
 دخلها حزن شدید علی أبيها و کان جبرئیل یأتیها فیحسن عزاها علی أبيها و
 یطیب نفسها و یخبرها عن أبيها و مکانه و یخبرها بما یكون بعدها فی ذریتها و
 کان علی یکتب ذلك فهذا مصحف فاطمة.

ابن عبیدہ نے بیان کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ہمارے ساتھیوں میں سے کسی نے پوچھا: جعفر کیا
 ہے؟۔ آپ نے فرمایا وہ نیل کی بوسیدہ کھال ہے مگر علم سے بھری ہوئی۔ اُس نے کہا جامعہ کیا
 ہے؟۔ آپ نے فرمایا: یہ صحیفہ ہے جو چوڑائی میں ستر ذراع لمبا ہے دو کوبانوں والے اونٹ کی ران کی
 طرح اس میں ہر وہ چیز موجود ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے اور ہر قسم کا حکم اس میں موجود ہے یہاں
 تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔ اُس نے کہا: مصحف فاطمہ علیہ السلام کیا ہے؟۔ آپ کا فی
 دیر خاموش رہے پھر فرمایا: تم جس سے چاہتے ہو بحث کرتے ہو اور جس سے نہیں چاہتے نہیں
 کرتے۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام کے بعد 75 دن زندہ رہیں آپ کو اپنے بابا کی وفات کا بہت دکھ پہنچا تھا
 جبرائیل آپ کو تسلی دیتے تھے اور انہیں خوش رکھتے اور آپ کے بابا کا مرتبہ اور مقام بتاتے آپ کے
 بعد آپ کی ذریت کے ساتھ جو واقعات رونما ہونے والے تھے وہ بتاتے اور علی علیہ السلام یہ سب لکھتے
 رہتے پس یہی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے۔

حدیث ④ ﷺ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن علي بن الحكم أو غيره عن (أحمد
 بن أبي بشر) عن بكر بن كرب الصيرفي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول أما والله
 إن عندنا ما لا نحتاج إلى أحد و الناس يحتاجون إلينا إن عندنا لكتابا إملاء
 رسول الله و خطه علی صحیفة فیہا کل حلال و حرام و إنکم لتأتونا

فتسألونا فنعرف (إذا أخذتم به و نعرف إذا ترکتھوۃ).

بکر بن کرب الصیرفی نے بیان کیا میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس وہ کچھ ہے جس سے ہم کسی کے محتاج نہیں بلکہ تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو رسول اللہ نے لکھوائی اور اسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھا اس میں ہر حلال و حرام موجود ہے۔ تم ہمارے پاس آتے ہو اور ہم سے سوال کرتے ہو پس ہم اُسے پہچانتے ہیں جو ہمارے حکم کو اپناتا ہے اور اُسے بھی پہچانتے ہیں جو ہمارے حکم کو ترک کر دیتا ہے۔

حدیث ۸ ﴿ حدیثنا عباد بن سلیمان عن سعد بن سعد عن علی بن ابی حمزہ عن عبد صالح قال قال عندی مصحف فاطمة لیس فیہ شیء من القرآن. علی بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ امام عبد الصالح نے فرمایا: میرے پاس مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جس میں قرآن سے کچھ بھی نہیں۔

حدیث ۹ ﴿ حدیثنا أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن أبیہ (الحسن) عن أبی المعزی عن عنبسة بن مصعب قال کنا عند أبی عبد اللہ ع فأتنی علیہ بعض القوم حتی کان من قوله و أخزی اللہ (عدوک) من الجن و الإنس (قال) فقال أبو عبد اللہ لقد کنا و عدونا کثیر و لقد أمسینا و ما أحد أعدی لنا من ذوی قرابتنا و من ینتحل حینا (حتی) إنهم لیکذبون علینا فی الجفر قال قلت أصلحك اللہ و ما الجفر؟ قال و هو و اللہ مسک ما عز و مسک ضأن ینطق أحدهما بصاحبه فیہ سلاح رسول اللہ ص و الکتب و مصحف فاطمة أما واللہ ما أزعم أنه قرآن.

عنبسة بن مصعب نے بیان کیا کہ ہم ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھے پس آپ کی بعض لوگوں نے

تعریف کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کے دشمن کو ذلیل کرے چاہے وہ جنوں سے ہو یا انسانوں سے ہو۔ (راوی کہتا ہے) ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم اور ہمارے دشمن بہت تھے تحقیق ہم نے شام کی پس ہمارے اقرباء اور ہم سے محبت کی نسبت رکھنے والوں نے ہمارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں کی یہاں تک کہ وہ جفر میں ہم پر جھوٹ بولتے ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو اصلاح پر قائم رکھے جفر کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ بکری اور بھیڑ کی کھال ہے جس کا ایک پہلو دوسرے سے جڑا ہوا ہے اس میں نبی کے ہتھیار کتابیں اور مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جو قرآن سے الگ ایک مصحف ہے۔

حدیث ⑩ ﴿ حدیثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی (الوشا) عن عبد اللہ بن سنان عن أبي عبد الله ع قال ذكر له وقیعة ولد الحسن و ذکرنا الجفر فقال و الله ان عندنا لجلدی ما عز و ضأن املاء رسول الله ص و خط علی و ان عندنا لصحيفة طولها سبعون ذراعاً و أملاها رسول الله و خطها علی بیده و ان فیها لجميع ما یحتاج الیه حتی أُرش الخدش.

عبد اللہ بن سنان نے بیان کیا کہ ابی عبد اللہ کے سامنے ابن حسن کے قصے کا ذکر ہوا اور ہم نے جفر کا ذکر کیا پس آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس بکری کی اور بھیڑ کی کھالیں ہیں جس پر رسول اللہ کی املاء کردہ باتیں علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھیں اور ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو رسول اللہ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا اس میں تمام وہ چیزیں ہیں جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑪ ﴿ حدیثنا محمد بن أحمد بن العباس بن معروف عن أبي القاسم الكوفي عن بعض أصحابه قال ذكر ولد الحسن الجفر فقالوا ما هذا

بشئىء فذکر بشر ذلك لأبى عبد الله ع قال نعم هما إهابان إهاب ماعز وإهاب
ضأن مملوان علما كتب فيهما كل شئىء حتى أُرش الخدش.
ابو القاسم الكوفى نے بعض اپنے ساتھیوں سے بیان کیا کہ حسن کے لڑکے نے جعفر کا ذکر کیا تو لوگ کہنے
لگے یہ تو کوئی شئی نہیں۔ جب یہ بات ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا: ہاں وہ دو
چمڑے ہیں ایک بکری کا اور ایک بھیڑ کا یہ علم سے بھرے ہوئے ہیں ان میں ہر چیز لکھی گئی ہے یہاں
تک کہ خراش کی دیت بھی۔

حدیث ۱۲ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن موسى عن علي بن إسماعيل (عن صفوان)
عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال سمعته
يقول ويحكم أتدرون ما الجفر؟ إنما هو جلد شاة ليست بالصغير ولا بالكبيرة
فيها خط على وإملاء رسول الله ص من فلق فيه ما من شئىء يحتاج إليه إلا و
هو فيه حتى أُرش الخدش.

عبد اللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: تمہارے لیے ہلاکت ہو کیا تم
جانتے ہو جعفر کیا ہے وہ بکری کا چمڑا ہے جو نہ ہی بہت زیادہ چھوٹا ہے اور نہ ہی بہت زیادہ بڑا۔ اسے
علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا اور رسول اللہ نے اپنے وہن مبارک سے لکھوایا اس میں ہر وہ شئی موجود ہے جس
کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ۱۳ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن رفيد مولى ابن
هبيرة عن أبي عبد الله ع قال قال لى يا رفيد كيف أنت إذا رأيت أصحاب
القائم قد ضربوا فساطيطهم في مسجد الكوفة ثم أخرج المشال المجديد على
العرب الشديدي؟ قال قلت جعلت فداك ما هو؟ قال الذبح قال قلت بأى شئىء

یسیر فیہم؟ بما سار علی بن ابی طالب فی اهل السواد؟ (قال لا یار فید) ان علیا ع سار بما فی الجفر الابيض وهو الکف وهو یعلم أنه سیظهر علی شیعته من بعده وأن القائم یسیر بما فی الجفر الاحمر وهو الذبح وهو یعلم أنه لا یظهر علی شیعته.

رفید مولیٰ ابن صہیرہ نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے رفید! تمہارا کیا حال ہوگا جب تم قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کو مسجد کوفہ میں اپنے خیمے لگاتے دیکھو گے پھر عرب پر ایک مثال جدید ظاہر ہوگی۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: ذبح کرنا۔ (رفید کہتے ہیں) میں نے عرض کیا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان میں کیسی سیرت اختیار کریں گے کیا وہی سیرت اختیار کریں گے جو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل السواد میں اختیار کی تھی؟۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں! اے رفید! ابو الائمہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی سیرت اختیار کی تھی جو جعفر ابیض (سفید جعفر) میں آپؑ کے لئے درج تھی اور وہ مہربانی اور درگزر کی سیرت تھی کیونکہ آپؑ کو معلوم تھا کہ میرے بعد شیعہ مغلوب ہو جائیں گے مگر قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ سیرت اختیار کریں گے جو آپؑ کے لیے جعفر احمر (سرخ جعفر) میں درج ہے اور وہ ہے ذبح کرنا کیونکہ آپؑ کو معلوم ہوگا کہ میرے بعد شیعہ تا ابد مغلوب نہیں ہوں گے۔

حدیث ۱۳ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن موسى عن الحسن بن علي بن النعمان عن أبي زكريا يحيى بن عمرو الزيات عن أبان و عبد الله بن بكير قال لا أعلمه إلا ثعلبة (ولا أعلمه الا و) علاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال (بلغ ابا عبد الله ما يقول عبد الله بن الحسن في ابيه علي بن ابي طالب انه لم يكن امام حتى خرج و اشهر سيفه و انما يصلح في قریش نفي الامامة قال فقال عبد الله ع)

لأقوام كانوا يأتونه (ويسألونه) عما خلف رسول الله ص إلى علي ع وما خلف
 علي إلى الحسن ع ولقد خلف رسول الله ص عندنا جلدا ما هو جلد جمال ولا
 جلد ثور ولا جلد بقرة إلا إهاب شاة فيها كلما يحتاج إليه حتى أُرش الخدش و
 الظفر و خلفت فاطمة مصحفا ما هو قرآن ولكنه كلام من كلام الله أنزل
 عليها إملاء رسول الله و خط علي ع.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ کچھ بتایا گیا جو عبد اللہ بن الحسن نے آپ کے جد علی
 بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا کہ وہ امام نہیں تھے حتیٰ کہ وہ نکلے اور تلوار نکال لی اور قریش میں
 امامت کی نفی کرنا ہی بہتر ہے (راوی کہتا ہے) ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں سے فرمایا: تم نے اس
 کے متعلق اُس سے سوال نہیں کیا جو رسول اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف چھوڑا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف چھوڑا اور تحقیق رسول اللہ ہمارے پاس ایک جلد (کھال) چھوڑ گئے جو کہ نہ
 اونٹ کی ہے نہ بیل کی اور نہ ہی گائے کی مگر وہ بکری کی کھال ہے۔ وہ تمام چیزیں اس میں موجود ہیں
 جس کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے حتیٰ کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے اور فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 مصحف چھوڑا جو کہ قرآن نہیں تھا لیکن وہ اللہ کے کلام سے ایک کلام ہے جو اللہ نے آپ پر نازل کیا
 جسے رسول اللہ نے لکھوایا اور حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔

حدیث ⑮ ﴿﴾ حدثنا يعقوب بن يزيد و محمد بن الحسين عن محمد بن
 أبي عمير عن عمر بن أذينة عن علي بن سعيد قال كنت قاعدا عند أبي عبد الله
 ع وعنده أناس من أصحابنا فقال له معلى بن خنيس جعلت فداك ما لقيت
 من الحسن بن الحسن ثم قال له الطيار جعلت فداك بينا أنا أمشي في بعض
 السكك إذ لقيت محمد بن عبد الله بن الحسن علي حمار حوله أناس من الزيدية

فقال لي أيها الرجل إلى إلى في إن رسول الله قال من صلى صلواتنا واستقبل قبلتنا وأكل ذبيحتنا فذلك المسلم الذي له ذمة الله وذمة رسوله من شاء أقام ومن شاء ظعن فقلت له اتق الله ولا تغرنك هؤلاء الذين حولك فقال أبو عبد الله للطيار (ولم تقل له غيره؟) قال لا قال فهلا قلت له إن رسول الله ص قال ذلك والمسلمون مقرون له بالطاعة فلما قبض رسول الله ص ووقع الاختلاف انقطع ذلك فقال محمد بن عبد الله بن علي العجب لعبد الله بن الحسن أنه يهزأ ويقول هذا في جفر كم الذي تدعون فغضب أبو عبد الله ع فقال العجب لعبد الله بن الحسن يقول ليس فينا إمام صادق ما هو بإمام ولا كان أبو عبد الله ما ويزعم أن علي بن أبي طالب لم يكن إماماً ويرد ذلك وأما قوله في الجفر فإنما هو جلد ثور مذبوح كالجرب فيه كتب وعلم ما يحتاج الناس إليه إلى يوم القيامة من حلال وحرام إمام رسول الله ص وخطه علي ع بيده وفيه مصحف فاطمة ما فيه آية من القرآن وإن عندى خاتم رسول الله ص ودرعه وسيفه ولواءه وعندى الجفر علي رخم أنف من زعم.

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ ع کے پاس کھڑا تھا اور ہمارے ساتھیوں میں سے دیگر بھی کچھ لوگ موجود تھے تو علی بن حنیس نے آپ سے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں مجھے حسن بن حسن نہیں ملا پھر طیار نے آپ سے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں میں ایک دفعہ گلیوں سے گزر رہا تھا تو مجھے محمد بن عبد اللہ بن حسن ملا جو ایک گدھے پر سوار تھا اسکے گرد زید یہ کے کچھ لوگ تھے۔ پس اُس نے مجھ سے کہا اے شخص ادھر آؤ ادھر آؤ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے ہمارے قبلے کو اپنا قبلہ بنائے اور ہمارا ذبیحہ بھی کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جس کا ذمہ اللہ اور اس کے

رسولؐ نے لیا ہے پھر چاہے وہ ٹھہرے یا کوچ کر جائے۔ میں نے کہا اللہ سے ڈر جاؤ یہ لوگ جو تمہارے پاس ہیں یہ تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دیں۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طیار سے فرمایا: تم نے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ رسولؐ اللہ نے یہ اس وقت فرمایا تھا جبکہ لوگ اطاعت پر قائم تھے جب آپؐ کی وفات ہوگئی تو اختلاف پڑ گیا اور یہ بات قطع ہوگئی۔ محمد بن عبد اللہ بن علی نے کہا عبد اللہ بن الحسن پر تعجب ہے کہ وہ مزاح کرتا ہے اور کہتا ہے کیا یہ بات تمہاری جعفر میں ہے جس کا تم دعویٰ کرتے ہو۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جلال میں آگئے اور فرمایا: عبد اللہ بن الحسن پر تعجب ہے وہ کہتا ہے کہ ہم میں کوئی امام نہیں ہے۔ وہ سچ کہتا ہے نہ وہ امام ہے نہ اس کا باپ امام ہے۔ (پھر فرمایا) وہ کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی امام نہیں اور وہ امامت کا رد کرتا ہے جعفر کے متعلق بھی اس کا یہی کہنا ہے۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) وہ (یعنی جعفر) تو بس اور بس ذبح شدہ بیل کی کھال ہے جس طرح ایک تھیلا ہوتا ہے جس میں کتب ہیں اور اس میں حلال و حرام کا وہ علم ہے جس کی لوگوں کو قیامت تک احتیاج رہے گی یہ اللہ کے رسولؐ کا لکھوایا ہوا اور علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس میں مصحفِ فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور اس میں قرآن کی کوئی آیت نہیں ہے۔ میرے پاس نبیؐ کی مہر ہے آپؐ کی درع اور علم ہے اور میرے پاس جعفر ہے انکار کرنے والوں کی چاہت کے خلاف۔

حدیث ۱۶ ﴿﴾ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن رجل عن سليمان بن خالد قال قال أبو عبد الله ع إن في الجفر الذي يذكرونه لما يسوؤهم لأنهم لا يقولون الحق والحق فيه فليخرجوا قضايا على ع و فرائضه إن كانوا صادقين و سلوهم عن الخالات و العمات و ليخرجوا مصحف فاطمة فإن فيه وصية فاطمة (و معه) سلاح رسول الله ص إن الله

يقول (اَيْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٌ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ).
 سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جن میں جس کا وہ ذکر کرتے ہیں وہ چیز ہے جو انہیں پریشان کر دیتی ہے کیونکہ وہ حق نہیں کہتے حالانکہ سارا حق اسی میں ہے اگر وہ سچے ہیں تو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلے اور فراموشی لے آئیں اور ان سے خلاؤں اور پھوپھیوں کے متعلق پوچھا جائے وہ مصحف فاطمہ لے آئیں۔ اس (جنفر) میں فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت بھی ہے اور اسکے ساتھ رسول اللہ کے ہتھیار بھی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَيْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثْرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ ”اگر تم سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کسی علم کا بقیہ لے آؤ“۔ (احقاف - ۴)۔

حدیث ۱۷ ﴿ حدیثنا محمد بن عبد الحمید عن محمد بن عمرو عن حماد بن عثمان عن عمر بن یزید قال قلت لأبي عبد الله ع الذي إملى جبرئيل على علي ع أقرآن هو؟ قال لا.﴾

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: جو کچھ جبرائیل نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل کیا وہ قرآن ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ قرآن نہیں ہے۔

حدیث ۱۸ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن عمرو بن عبد العزيز عن حماد بن عثمان (الناب) قال سمعت أبا عبد الله ع يقول تظهر الزنادقة في سنة ثمانية وعشرين ومائة وذلك لأني نظرت في مصحف فاطمة قال فقلت وما مصحف فاطمة ع؟ فقال إن الله تبارك وتعالى لما قبض نبيه ص دخل على فاطمة من وفاته من الحزن ما لا يعلمه إلا الله عز وجل فأرسل إليها ملكا يسلي عنها غمها ويحدثها فكشفت ذلك إلى أمير المؤمنين ع فقال لها إذا أحسست بذلك﴾

فسمعت الصوت فقولي لي فأعلمته فجعل يكتب كلما سمع حتى أثبت من ذلك مصحفا قال ثم قال أما إنه ليس فيه من الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون.

حماد بن عثمان نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ۱۲۸ھ میں زنا دقہ ظاہر ہو جائیں گے کیونکہ میں نے یہ بات مصحف فاطمہؑ میں دیکھی ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو اپنے پاس بلالیا تو حضرت فاطمہؑ کو اتنا غم اور دکھ پہنچا کہ اسے صرف اللہ ہی جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جو انہیں تسلی دینے لگا اور ان کا غم دور کرنے لگا اور ان سے باتیں کرنے لگا جب یہ بات حضرت علیؑ کے سامنے آئی تو آپؑ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا: جب تمہیں اس کا احساس ہو اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتا دینا جب آپؑ نے انہیں بتایا تو وہ لکھنے لگے اور جو کچھ سنا لکھ دیا یہاں تک کہ ایک مصحف لکھ دیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: خبردار! اس میں حلال و حرام نہیں بلکہ ماکان و مایکون کا علم ہے۔

حدیث ۱۹ ﴿﴾ حدیثنا السندي بن محمد عن أبان بن عثمان عن علي بن الحسن عن أبي عبد الله ع قال (قلت) إن عبد الله بن الحسن يزعم أنه ليس عنده من العلم إلا ما عند الناس فقال صدق و الله عبد الله بن الحسن ما عنده من العلم إلا ما عند الناس ولكن عندنا و الله الجامعة فيها الحلال و الحرام و عندنا الجفر أيدري عبد الله بن الحسن ما الجفر؟ مسك بعير أم مسك شاة؟ و عندنا مصحف فاطمة ع أما و الله ما فيه حرف من القرآن ولكنه إملاء رسول الله و خط علي كيف يصنع عبد الله إذا جاء الناس من كل أفق و

یسألونہ.

علی بن حسن نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: عبد اللہ بن الحسن کہتا ہے کہ اُس کے پاس وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس علم ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! عبد اللہ بن حسن نے سچ کہا اس کے پاس وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس علم ہے لیکن اللہ کی قسم! ہمارے پاس جامعہ ہے اس میں حلال و حرام ہیں اور ہمارے پاس جعفر ہے کیا عبد اللہ بن الحسن کو معلوم ہے جعفر کیا ہے؟۔ وہ اونٹ یا بکری کی کھال ہے اور ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اللہ کی قسم! تمہارے اس قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں لیکن وہ رسول اللہ کا لکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ہے۔ (پھر فرمایا) جب ہر طرف سے لوگ پوچھنے آئیں گے تو عبد اللہ اس وقت کیا کرے گا۔

حدیث ۳۵ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسین عن صفوان بن یحییٰ (عن معلی بن عثمان) عن معلی بن خنیس عن ابي عبد الله ع انه قال في بني عمه ولو انكم اذا سألوكم و اجبتموهما و احتجواكم بالامر كان أحب الي (فتقولون) لهم اننا لسنا كما يبلغكم و لكننا قوم نطلب هذا العلم عند من هو أهله و من صاحبه و هو السلاح عند من هو؟ و هو الجفر عند من هو؟ و من صاحبه؟ فان يكن عندكم فإنا نبايعكم و إن يكن عند غيركم فإنا نطلبه حتى نعلم.

معلی بن خنیس نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے اپنے چچا زادوں کے متعلق فرمایا: اگر وہ تم سے سوال کریں اور تم انہیں جواب دو اور وہ تم پر امر کے ساتھ دلیل پیش کریں تو مجھے یہ چیز بہت محبوب ہے کہ تم انہیں کہو ہم ایسے نہیں جس طرح انہیں پہنچا ہے بلکہ ہم لوگ یہ علم اس سے لیتے ہیں جو اس کا اہل اور مالک ہو اور وہ ہتھیار کس کے پاس ہیں؟ اور وہ جعفر کس کے پاس ہے؟ اور اس کا مالک کون ہے اگر وہ تمہارے پاس ہیں تو ہم تمہاری بیعت کرتے ہیں اگر کسی اور کے پاس ہیں تو اس کو تلاش

کرتے ہیں حتیٰ کہ ہم جان لیں۔

حدیث ۲۱ ﷺ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن حماد بن عثمان قال حدثني أبو بصير قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ما مات أبو جعفر ع حتى قبض مصحف فاطمة ع.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وقت تک شہادت نہیں ہوئی جب تک مصحفِ فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (میں نے) اپنے قبضے میں نہ لے لیا۔

حدیث ۲۲ ﷺ حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن نعيم بن قابوس قال قال لي أبو الحسن ع (علي ابني أكبر) ولدي وأسمعهم لقولي وأطوعهم لأمرى ينظر في الكتاب الجفر معي وليس ينظر فيه إلا نبى أو وصى نبى.

نعیم بن قابوس نے بیان کیا کہ مجھے ابو الحسن (امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا بڑا بیٹا ہے وہ میری بات کو سنتا ہے اور میرا حکم مانتا ہے وہ کتاب الجفر میرے ساتھ پڑھتا ہے اور اسے صرف نبی یا وصی ہی دیکھ سکتا ہے۔

حدیث ۲۳ ﷺ و ذکر بعض أصحابنا عن رواه عن فضالة عن حنان عن عثمان بن زياد قال دخلت على أبي عبد الله ع فقال لي اجلس فجلست فضرب يده بإصبعه على ظهر كفي فمسحها عليه ثم قال عندنا أورش هذا فمادونه وما فوقه.

عثمان بن زیاد نے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ میں بیٹھ

گیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنی انگلی کے ساتھ میری ہتھیلی کی پشت پر مارا پھر فرمایا: ہمارے نزدیک اس کی اور اس سے زیادہ یا کم کی دیت بھی ہے۔

حدیث ﷺ (۴۴) حدثنا عبد الله بن جعفر عن موسى بن جعفر عن الوشاء عن أبي حمزة عن أبي عبد الله ع قال مصحف فاطمة ما فيه شيء من كتاب الله وإنما هو شيء ألقى عليها بعد موت أبيها ص.

ابو حمزہ نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ﷺ نے فرمایا: مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اس قرآن میں سے کچھ بھی نہیں یہ وہ چیز ہے جو آپؐ پر آپؐ کے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد نازل ہوئی۔

حدیث ﷺ (۴۵) حدثنا يعقوب بن يزيد عن إبراهيم بن محمد النوفلي عن الحسين بن المختار عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين علي ع عندى صحيفة من رسول الله بخاتمه فيها ستون قبيلة بهرجة ليس لها فى الإسلام نصيب منهم غنى و باهلة و قال يا معشر غنى و باهله أعدوا على عطاياكم حتى أشهد لكم عند المقام المحمود أنكم لا تحبونى ولا أحبكم أبدا و قال لا خذن غنيا أخذة تضطرب منها باهلة و قال آخذنى فى بيت المال مال من مهور البغايا فقال أقسموا بين غنى و باهلة.

عبد اللہ بن سنان نے ابو عبد اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ امیر المؤمنین علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے پاس رسول اللہ کی طرف سے ایک صحیفہ ہے جس پر آپؐ کی مہر ہے اس میں ساٹھ قبیلوں کا ذکر ہے جو باطل قسم کے لوگ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ان میں کچھ امیر اور کچھ تنگ دست ہیں۔ پھر فرمایا: اے امیروں اور تنگ دستوں کی جماعت مجھ پر اپنی شرانگیزیاں ظاہر کرو تا کہ میں مقام محمود پر یہ گواہی دے سکوں کہ نہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو نہ میں تم سے اور فرمایا: البتہ ضرور میں

امیر قبیلے کو ایسے جکڑوں گا کہ اس سے تنگ دست قبیلہ مضطرب ہو جائے گا۔

حدیث ۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ نَضْرِ بْنِ شَعِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ أَتَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنْفِيَةِ الْحُسَيْنَ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَعْطِنِي مِيرَاثِي مِنْ أَبِي فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ مَا تَرَكَ أَبُوكَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَّتْ مِنْ عَطَايَاكَ قَالَ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ فَيَأْتُونَ فَيَسْأَلُونِي فَلَا أَجِدُ بَدَا مِنْ أَنْ أُجِيبَهُمْ قَالَ فَأَعْطِنِي مِنْ عِلْمِ أَبِي قَالَ فَدَعَا الْحُسَيْنُ قَالَ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِصَحِيفَةٍ تَكُونُ أَقْلَ مِنْ شَبْرٍ أَوْ أَكْبَرَ مِنْ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ قَالَ فَمَلَأَتْ شَجَرَةً وَنَحَوَاهَا عَلِمًا.

ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: محمد بن حنفیہ حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے میری وراثت ادا کریں جو میرے والد کی طرف سے مجھے ملی ہے حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے والد صرف سات سو درہم چھوڑ کر گئے ہیں جو ان کے عطیات سے بچ گئے تھے اور وہ بھی ان لوگوں کے لیے ہیں جو میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے والد کی وصیت کے مطابق انہیں دے دوں گا۔ یہ سن کر محمد بن حنفیہ کہنے لگے اچھا تو آپ میرے باپ کی علمی وراثت ہی مجھے دے دیں پس حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور ایک صحیفہ لانے کو کہا جو کہ چند انگلیوں کے برابر تھا اور محمد بن حنفیہ نے اس میں سے اپنا حصہ لے لیا۔

حدیث ۴۷ ﴿ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ وَأَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَنِ عَلِيٍّ الْعَجَبُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ يَهْزَأُ أَوْ يَقُولُ هَذَا (فِي) جَفْرٍ كَمَا الَّذِي تَدْعُونَ فِغْضَبِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

فقال العجب لعبد الله يقول ليس فينا إمام صدق وليس هو بإمام وما كان
أبوه بإمام يزعم أن علي بن أبي طالب لم يكن إماماً و كذب و أما قوله في
الجفر فإنه جلد ثور مدبوغ كالجراب فيه كتب و علم ما يحتاج الناس إليه
إلى يوم القيامة من حلال و حرام إلاء رسول الله بخط علي ع وفيه مصحف
فاطمة ما فيه آية من القرآن و إن عندى لحاتم رسول الله و درعه و سيفه و
لواؤه عندى الجفر على رخم أنف من زخم -

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا تو آپ سے محمد بن عبد اللہ بن علی نے
کہا: عبد اللہ بن حسن بھی عجیب ہے وہ مزاح کرتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارے جفر میں ہے جس کا تم
دعوئی کرتے ہو۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: عبد اللہ کے لیے تعجب ہے وہ کہتا ہے
کہ ہم میں امام صادق کوئی نہیں (پھر فرمایا اُس نے سچ کہا) نہ تو وہ خود امام ہے اور نہ اس کا باپ امام تھا
وہ کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی امام نہیں ہیں اور اسی طرح وہ جفر کے متعلق جھوٹ کہتا ہے۔
(پھر فرمایا) یقیناً جفر نبیل کی کھال کا ایک تھیلا ہے جو سبز رنگ کا ہے جس میں کتابیں اور علم ہے جس کی
لوگوں کو قیامت تک احتیاج ہے اس میں حلال و حرام ہیں یہ رسول اللہ کی املاء کردہ اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہے جس میں اس قرآن کی ایک آیت بھی نہیں
اور میرے پاس نبی کی انگوٹھی، تلوار اور علم ہے اور میرے پاس ان لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود
جفر ہے۔

حدیث ۴۸ ﴿﴾ حدیثنا (علی بن الحسن عن الحسن بن الحسين السحانی)
عن محول بن ابراهیم عن ابي مریم قال قال لی ابو جعفر ع عندنا الجامعة و
هی سبعون ذراعاً فیها کل شیء حتی اُرش الخدش إلاء رسول الله ص و خط

علی ع و عندنا الجفر و هو أديم عكاظي قد كتب فيه حتى ملئت أكارعه فيه ما كان وما هو كائن إلى يوم القيامة.

ابومریم نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو جعفر ع ع ع نے فرمایا: ہمارے پاس جامعہ ہے (جس کی لمبائی) ستر ذراع ہے اس میں ہر چیز ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی ہے۔ وہ رسول اللہ ص کا لکھوایا ہوا اور علی ع کے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے اور ہمارے پاس جفر ہے جو ایک عکاظی چمڑا ہے اس کے ہر (حصہ) پر لکھا ہوا ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں پر بھی لکھا ہوا ہے اس میں ماکان و ما یكون کا علم قیامت تک کے لئے درج ہے۔

حدیث ۴۹ ﴿ حدیثنا محمد بن إسماعیل عن ابن أبي نجران عن محمد بن سنان عن داود بن سرحان و یحیی بن معمر و علی بن حمزة عن الولید بن صبیح قال قال لی أبو عبد الله ع یا ولید انی نظرت فی مصحف فاطمة قبیل فلم أجد لبني فلان فیها إلا کغبار النعل.

ولید بن صبیح نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ص نے فرمایا: اے ولید! میں نے مصحف فاطمہ ع کا لکھوایا ہوا اور کچھ تھوڑی دیر پہلے دیکھا پس میں نے اس میں بنی فلاں کے لیے جو تلوں کے گرد و غبار کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا۔

حدیث ۴۰ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن أبان بن عثمان عن علی بن أبي حمزة عن أبي عبد الله ع قال قيل له إن عبد الله بن الحسن يزعم أنه ليس عندنا من العلم إلا ما عند الناس فقال صدق والله (عبد الله) ما عندنا من العلم إلا ما عند الناس ولكن عندنا والله الجامعة فيها الحلال و الحرام و عندنا الجفر أ فیدری عبد الله (ما الجفر؟) أ

مسك بغير أو مسك شاة؟ وعندنا مصحف فاطمة أما والله ما فيه حرف من القرآن ولكنه إملاء رسول الله ص وخط على ع كيف يصنع عبد الله إذا جاءه الناس من كل فن يسألونه أما ترضون أن تكونوا يوم القيامة آخذين بحجزتنا ونحن آخذون بحجزه نبينا ونبينا أخذ بحجزه ربه؟.

علی بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: عبد اللہ بن الحسن کہتا ہے میرے پاس بھی وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! عبد اللہ نے سچ کہا اس کے پاس وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس ہے۔ مگر اللہ کی قسم! ہمارے پاس جامعہ ہے جس میں حلال و حرام ہیں اور ہمارے پاس جفر ہے کیا عبد اللہ کو معلوم ہے کہ جفر کیا ہے؟۔ (پھر فرمایا) وہ اونٹ اور بکری کی کھال ہے اور ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اللہ کی قسم! اُس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے لیکن یہ نبیؐ کا لکھوایا ہوا اور علیؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس وقت عبد اللہ کا کیا حال ہوگا جب اس کے پاس ہرن کے لوگ آئیں گے اور اُس سے سوال کریں گے کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ قیامت کے روز ہمارے دامن کو پکڑے ہوئے آؤ اور ہم اپنے نبیؐ کے دامن کو پکڑ کر آئیں اور نبیؐ اپنے رب کے دامن کو پکڑ کر آئیں۔

حدیث ۳۱ ﴿ حدیثنا محمد بن عیسیٰ عن ابن ابی عمیر عن عمر بن اذینہ عن علی بن سعید قال سمعت ابا عبد الله ع يقول أما قوله في الجفر إنما هو جلد ثور مدبوغ كالجراب فيه كتب و علم ما يحتاج إليه الناس إلى يوم القيامة من حلال و حرام إملاء رسول الله ص و خط على ع.

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ جفر کے متعلق فرما رہے تھے: وہ چمڑے کا ایک تھیلا ہے جس میں کتابیں ہیں اور اس میں حلال و حرام سے وہ علم ہے جس کی لوگوں کو

قیامت تک احتیاج رہے گی یہ رسول اللہ کا لکھوایا ہوا اور علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ہے۔

الجزء الرابع



باب نمبر ﴿١﴾

رسول اللہ اور امیر المومنین کی کتب ائمہ کی طرف لوٹ کر آگئیں

حدیث ﴿١﴾ حدیثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن یحیی العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا محمد بن الحسین عن صفوان عن (معلیٰ بن عثمان) عن معلیٰ بن خنیس عن ابي عبد الله ع قال إن الكتب كانت عند علی (امیر المومنین ع) فلما سار إلى العراق استودع الكتب أم سلمة فلما مضى علی كانت عند الحسن فلما مضى الحسن كانت عند الحسین فلما مضى الحسین كانت عند علی بن الحسین ثم كانت عند ابي.

معلیٰ بن خنیس نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کتب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھیں جب وہ عراق گئے تو تمام کتب ام سلمہ کو دے گئے جب علیؑ شہید ہوئے تو وہ کتب حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئیں جب حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو وہ حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئیں جب حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو وہ کتب علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئیں پھر میرے والد محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئیں۔

حدیث ﴿٢﴾ حدیثنا أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن ابيه عن ابن

بکیر (عن زرارة) عن عبد الملك بن أعين قال أراني أبو جعفر ع بعض كتب علي ثم قال لي لأي شيء كتبت هذه الكتب؟ قلت ما أبين الرأي فيها قال هات قلت علم أن قائمكم يقوم يوماً فأحب أن يعمل بما فيها قال صدقت. عبد الملك بن أعين نے بیان کیا کہ مجھے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب دکھائیں پھر فرمایا تم جانتے ہو یہ کتب کس لیے لکھی گئیں؟۔ میں نے کہا اس کے متعلق میری نہایت واضح رائے ہے۔ آپ نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے کہا یہ اس لیے کہ ایک دن قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہور فرمائیں گے پس انہوں نے پسند کیا کہ وہ اس کے مطابق فیصلے کریں اور عمل کریں۔ آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن إسماعيل عن منصور عن أبي الجارود قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن الحسين بن علي ع لما حضره الذي حضره دعا ابنته الكبرى فاطمة فدفعت إليها كتاباً ملفوفاً ووصية ظاهرة و كان علي بن الحسين مبطوناً معهم لا يرون إلا لما به فدفعت فاطمة الكتاب إلى علي بن الحسين ثم صار ذلك الكتاب و الله إلينا (يا زياد) قال قلت فما في ذلك الكتاب جعلني الله فداك؟ قال فيه و الله ما يحتاج إليه ولد آدم منذ يوم خلق (الله) آدم إلى أن تفتنى الدنيا و الله إن فيه الحدود حتى إن فيه أرش الحدش.

ابن الجارود نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: جب حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بڑی بیٹی فاطمہ کبریٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور ایک کتاب ملفوف اور ظاہری وصیت اُن کے حوالے کی۔ فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دی پھر یہ کتاب ہماری طرف لوٹ آئی۔ میں نے کہا: اس کتاب میں کیا ہے مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر قربان

ہونے والا بنائے؟۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس میں وہ سب کچھ ہے جس کے لوگ محتاج ہیں آدم کے پیدا ہونے سے لے کر دنیا کے فنا ہونے تک جس چیز کی بھی احتیاج ہو سکتی ہے وہ اس میں موجود ہے اللہ کی قسم! اس میں حدود بھی ہیں یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی موجود ہے۔

حدیث ﷺ ④ حدیثنا عمران بن موسیٰ عن محمد بن الحسین عن محمد بن عبد اللہ بن زرارة عن عیسیٰ بن عبد اللہ عن أبیہ عن جدہ عن عمر بن أبی سلمة عن أمہ أم سلمة قال قالت أقعد رسول اللہ علیا ع فی بیئتی ثم دعا بجد شاة فکتب فیہ حتی ملأ أکارعه ثم دفعه إلی وقال من جاءک من بعدی بأیة کذا و کذا فادفعیہ إلیہ فأقامت أم سلمة حتی توفی رسول اللہ ص و ولی أبو بکر أمر الناس بعثتی فقالت اذهب و انظر ما صنع هذا الرجل (قال) فجئت فجلست فی الناس حتی خطب أبو بکر ثم نزل فدخل بیئته فجئت فأخبرتها فأقامت حتی إذا ولی عمر بعثتی (فاصنعت مثل ما صنعتہ) فصنع مثل ما صنع صاحبه فجئت فأخبرتها ثم أقامت حتی ولی عثمان فبعثتی (فصنعة کما صنعتہ) فصنع (کما) صنع صاحباه فأخبرتها ثم أقامت حتی ولی علی فأرسلتني فقالت انظر ما إذا یصنع هذا الرجل؟ فجئت فجلست فی المسجد فلما خطب علی نزل فرآنی فی الناس فقال اذهب فاستأذن علی أمک قال فخرجت حتی جئتها فأخبرتها و قلت قال لی استأذن لی علی أمک و هو خلفی یریدک قالت و أنا و اللہ أریده فاستأذن علی فدخل فقال لها أعطیني الكتاب الذی دفع إلیک (رسول اللہ) بأیة کذا و کذا کأنی أنظر إلی أحمی حتی قامت إلی تابوت لها فی جوفها تابوت (لها) صغیر فاستخرجت من جوفه کتابا فدفعته إلی علی

ثم قالت لي أُمِّي يَا بَنِي الزَّمَةِ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ بَعْدَ نَبِيِّكَ إِمَامًا غَيْرَهُ.

عمر بن ابی سلمہ نے ام سلمہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے علیؑ کو میرے گھر میں بٹھایا پھر بکری کا چمڑا منگوایا پس اس میں لکھنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کے پائے لکھ لکھ کر بھر دیئے پھر اسے میرے حوالے کر دیا اور فرمایا: جو شخص میرے بعد آئے جس کی فلاں اور فلاں علامات ہوں پس اُس کو یہ دے دینا۔ کچھ عرصہ بعد رسول اللہ اس دنیا سے چلے گئے اور ابو بکر لوگوں پر خلیفہ بن گیا۔ (راوی کہتا ہے) ام سلمہ نے مجھے بھیجا کہ دیکھو اس شخص نے کیا کہا میں گیا اور لوگوں میں بیٹھ گیا تو ابو بکر نے خطبہ دیا پھر وہ اتر آئے اور گھر چلے گئے میں واپس آیا اور ام سلمہ کو واقعہ بتایا تو وہ ٹھہری رہیں۔ جب عمر خلیفہ بنا تو پھر ام سلمہ نے مجھے بھیجا میں وہاں گیا پس اُس نے اسی طرح کیا جس طرح اس کے ساتھی نے کیا تھا میں واپس آیا اور آپ کو اس پورے واقع سے باخبر کیا پھر وہ ٹھہری رہیں یہاں تک کہ عثمان خلیفہ بنا تو ام سلمہ نے مجھے پھر بھیجا میں نے اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا تھا اور عثمان نے بھی اسی طرح کیا جس طرح اس کے پہلے دونوں ساتھیوں نے کیا پس میں نے جا کر ام سلمہ کو بتایا وہ پھر ٹھہری رہیں پھر جب علیؑ خلیفہ بنے (اور خلافت اپنے صحیح مقام پر آئی) تو انہوں نے مجھے بھیجا کہ دیکھو یہ شخص کیا کرتا ہے میں آپ کے پاس گیا اور مسجد میں بیٹھ گیا جب علیؑ خطبہ دے کر اترے اور مجھے لوگوں میں دیکھا تو فرمایا: جاؤ اپنی ماں سے اجازت لو۔ میں وہاں سے نکل کر ام سلمہ کے پاس پہنچا اور پورا واقعہ بتایا اور یہ بھی بتایا کہ انہوں نے مجھے کہا جاؤ اپنی ماں سے اجازت مانگو وہ میرے پیچھے آرہے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ام سلمہ نے کہا اللہ کی قسم! میں بھی اُن سے ملنا چاہتی ہوں پس علیؑ نے اجازت چاہی اور اندر داخل ہوئے اور ام سلمہ سے فرمایا: مجھے وہ کتاب دے دیں جو رسول اللہ نے فلاں فلاں نشانی بتانے پر مجھے سونپ دینے کا حکم دیا تھا۔ (عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں) میں اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا وہ اٹھیں اور ایک صندوق کے پاس گئیں اس کے اندر ان کا ایک چھوٹا

ساتابوت تھا اس کے اندر سے انہوں نے ایک کتاب نکالی اور علیؑ کے حوالے کر دی۔ پھر مجھے میری ماں نے کہا بیٹا اس کو لازم پکڑنا اللہ کی قسم! میں نے تمہارے نبیؐ کے بعد ان کے علاوہ اور کوئی امام نہیں دیکھا۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن جعفر بن محمد عن عبد الله بن ميمون عن جعفر عن أبيه قال في كتاب علي ع كل شيء يحتاج إليه حتى الخدش والأرث والهرش.

عبداللہ بن میمون نے جعفر بن محمدؑ سے بیان کیا آپؑ نے اپنے والد گرامیؑ سے بیان کیا کہ علیؑ کی کتاب میں ہر وہ چیز موجود ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے یہاں تک کہ خراش اور اس کی دیت بھی۔

حدیث ⑥ ﷺ حدثنا محمد بن خالد الطيالسي عن (سيف عن منصور أو عن يونس) قال حدثني أبو الجارود قال سمعت أبا جعفر ع يقول لما حضر (من) الحسين ع ما حضر دعا فاطمة بنته فدفع إليها كتابا ملفوفا ووصية ظاهرة فقال يا بنتي ضعي هذا في أكابر ولدي فلما رجع علي بن الحسين دفعته إليه وهو عندنا قلت ما ذاك الكتاب؟ قال ما يحتاج إليه ولد آدم منذ كانت الدنيا حتى تفتني.

ابو الجارود نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفرؑ سے یہ کہتے ہوئے سنا: جب حسینؑ کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو بلایا اور ان کے حوالے ایک کتاب ملفوف اور ظاہری وصیت کی اور فرمایا: اے میری بیٹی یہ میری بڑی اولاد تک پہنچا دینا پس جب علی بن حسینؑ واپس آئے تو وہ کتاب انہوں نے علی بن حسینؑ کے حوالے کر دی اور اب وہ

ہمارے پاس ہے۔ (راوی کہتا ہے میں نے کہا) وہ کتاب کیا ہے؟۔ فرمایا: اس میں وہ سب چیزیں موجود ہیں جس کی تمہیں احتیاج ہے دنیا کی ابتداء سے لے کر دنیا کے فناء تک۔

حدیث ⑥ ﷺ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن خلف بن حماد عن الحسين بن نعيم الصحاف عن علي بن يقطين قال قال لي أبو الحسن ع (من غير عن أسالہ) یا علی هذا أفقه ولدی وقد نحلته کتبی و أشار بیدہ الی (ابنہ علی ع).

علی بن یقظین نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر پوچھے فرمایا: اے علی! میرا یہ بیٹا کرم اور علم میں انتہا تک پہنچا ہوا ہے اور میں نے اپنی کتابیں اس کے لیے مخصوص کر دی ہیں اور اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کیا۔

حدیث ⑧ ﷺ حدثنا محمد بن عیسی عن ایمن بن محرز عن علی بن یقظین قال سمعته یقول إن ابنی علیاً سید ولدی وقد نحلته کتبی.

علی بن یقظین نے بیان کیا کہ میں نے ان (ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے سنا: میرا بیٹا علی میری اولاد کا سردار ہے اور میں نے اپنی کتابیں اس سے مخصوص کر دی ہیں۔

حدیث ⑨ ﷺ حدثنا محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب و عثمان بن عیسی عن الحسن بن نعیم عن علی بن یقظین قال كنت جالسا عند أبي إبراهيم فدخل عليه علی ابنه فقال هذا سید ولدی وقد نحلته کتبی.

علی بن یقظین نے بیان کیا کہ میں ابی الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ کے بیٹے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام آگئے آپ نے فرمایا: یہ میری اولاد کا سردار ہے اور میں نے اپنی کتابیں اس کے لیے مخصوص کر دی

ہیں۔

حدیث ⑩ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بَرِيدِ الْعَجَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتَهُ عَنْ مِيرَاثِ الْعِلْمِ مَا بَلَغَ أَجْوَامِعَ هُوَ مِنَ الْعِلْمِ أَمْ فِيهِ تَفْسِيرٌ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ الَّتِي يَتَكَلَّمُ فِيهَا النَّاسُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْفَرَائِضِ؟ فَقَالَ إِنَّ عَلِيًّا عَ كَتَبَ الْعِلْمَ كُلَّهُ الْقَضَاءَ وَالْفَرَائِضَ فَلَوْ ظَهَرَ أَمْرُنَا فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ إِلَّا وَفِيهِ سُنَّةٌ نَمُضِيهَا.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے علم کی وراثت کے متعلق پوچھا کہ جو پہنچا ہے کیا وہ علم کا جامع بیان ہے یا ان معاملات میں سے ہے جن میں ہر ایک کی تفسیر ہے جس کے متعلق لوگ کلام کرتے ہیں چاہے طلاق سے ہو یا فرائض سے؟۔ آپؑ نے فرمایا: علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سارا علم لکھ لیا جن میں قضاء اور میراث بھی ہے اگر ہمارا امر ظاہر ہو گیا تو ہر چیز میں ہم سنت کو جاری کر دیں گے۔

حدیث ⑪ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ عَنبَسَةَ بْنِ بَجَادِ الْعَابِدِ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَ وَذَكَرَتْ عِنْدَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ الَّذِي إِمْلَأَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَعْذِبُ عَلَى كَثْرَةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَلَكِنْ يَزِدُّهُ جِزَاءً.

عنبسہ بن بجاد عابد نے بیان کیا کہ میں نے جعفر بن محمدؑ سے سنا اور ان کے سامنے صلوٰۃ کا ذکر ہوا پس آپؑ نے فرمایا: کتاب علیؑ میں جس کو رسول اللہؐ نے لکھوایا اللہ تبارک و تعالیٰ کثرت نماز اور کثرت روزہ سے عذاب نہیں کرتا بلکہ اس کی جزاء میں اضافہ کر دیتا ہے۔

حدیث ﷺ ⑫ حدیثنا محمد بن الحسین عن عبد الرحمن بن أبی ہاشم عن عنبسة العابد قال كنا عند الحسين بن علی عم جعفر بن محمد و جاءه محمد بن عمران فسأله كتاب أرض فقال حتى أخذ ذلك من أبی عبد الله ع قال قلت له و ما شأن ذلك عند أبی عبد الله ع؟ قال إنها وقعت عند الحسن ثم عند الحسين ثم عند علی بن الحسين ثم عند أبی جعفر ع ثم عند جعفر فكتبناها من عنده.

عنبسة عابد نے بیان کیا کہ ہم حسین بن علی کے پاس موجود تھے جو جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا تھے تو محمد بن عمران ان کے پاس آیا اور اُس نے ایک کتاب کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا یہ تب ہوگا جب میں اُسے ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کر لوں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے انہیں کہا ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اس کتاب کی کیا شان ہے؟۔ انہوں نے کہا وہ کتاب حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھی پھر حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئی پھر علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئی پھر ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئی پھر ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئی (راوی کہتا ہے) (جو بیان کیا) یہ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لکھا تھا۔

حدیث ﷺ ⑬ حدیثنا عمران بن موسیٰ عن محمد بن الحسین عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن عیسیٰ بن عبد الله عن أبیه عن جدّه قال التفت علی بن الحسین ع إلی ولده و هو فی الموت و هم مجتمعون عنده ثم التفت إلی محمد بن علی ابنه فقال یا محمد هذا الصندوق فاذهب به إلی بیتك ثم قال أما إنه لم یکن فیہ دینار و لا درهم و لکنه کان حملوا علما.

عیسیٰ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

شہادت کے وقت اپنی اولاد کی طرف توجہ کی تو وہ سب آپ کے پاس جمع تھے پھر اپنے بیٹے محمد بن علی علیہ السلام کی طرف توجہ کی اور فرمایا: اے محمد! یہ صندوق اٹھا کر اپنے گھر لے جاؤ پھر فرمایا: اس میں درہم و دینار نہیں ہیں مگر یہ علم سے بھرا ہوا ہے۔

حدیث ۱۴ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن الحسین عن أبي محمد عن عبد الملك قال دعا أبو جعفر ع بكتاب علي ع فجاء به جعفر ع مثل فخذ الرجل مطوي فإذا فيه إن النساء ليس لهن من عقار الرجل إذا هو توفي عنها شيء فقال أبو جعفر هذا والله خطه علي ع بيده وإملاء رسول الله ص.

عبد الملك نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے کتاب علی منگوائی پس جعفر علیہ السلام اُسے لے کر آئے وہ آدمی کی ران کی طرح لپٹی ہوئی تھی اس میں درج تھا کہ اگر مرد فوت ہو جائے تو عورتوں کے لیے مہر سے کوئی چیز نہیں۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ علی علیہ السلام کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی اور رسول اللہ کی لکھوائی ہوئی کتاب ہے۔

حدیث ۱۵ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن عنبسة عن أبي عبد الله ع قال في كتاب علي ع الذي أملى رسول الله ص إن كان الشؤم في شيء ففي النساء

عنبسة نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کتاب علی میں جسے رسول اللہ نے لکھوایا یہ بھی ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو وہ عورتیں ہیں۔

حدیث ۱۶ ﴿ حدیثنا إبراهيم بن هاشم عن عبد الرحمن بن حماد عن

جعفر بن عمران الوشاء عن (أبي المقدم) عن ابن عباس قال كتب رسول الله ص كتاباً فدفعه إلى أم سلمة فقالت إذا أنا قبضت فقام رجل على هذه الأعواد يعني المنبر فأتاك يطلب هذا الكتاب فادفعيه إليه فقام أبو بكر ولم يأتها وقام عمر ولم يأتها وقام عثمان فلم يأتها (فلما ان قام) على ع (اتاهها) فنادها في الباب فقالت ما حاجتك؟ فقال الكتاب الذي دفعه إليك رسول الله ص فقالت وإنك أنت صاحبه؟ فقالت أما والله إن الذي كنت لأحب أن يجبولك به فأخرجته إليه ففتحه فنظر فيه ثم قال إن في هذا العلماً جديداً.

ابی المقدم نے بیان کیا کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک کتاب لکھی تو وہ ام سلمہ کے حوالے کر دی اور فرمایا کہ میری وفات کے بعد جب کوئی شخص ان لکڑیوں پر بیٹھے یعنی منبر پر اور تیرے پاس یہ کتاب لینے آئے تو اس کے سپرد کر دینا پس ابو بکر خلیفہ بنا تو وہ نہ آیا پھر عمر بھی منبر پر بیٹھا مگر وہ بھی نہ آیا پھر عثمان بیٹھا مگر وہ بھی نہیں آیا پھر جب علی عالمی سلوۃ والسلام بیٹھے تو وہ ان کے پاس آئے اور انہیں دروازے پر آواز دی تو ام سلمہ کہنے لگیں تمہاری کیا حاجت ہے؟۔ آپ نے فرمایا: جو کتاب آپ کو رسول اللہ نے دی تھی وہ مجھے دے دیجیے۔ وہ کہنے لگیں آپ اس کے حق دار ہیں؟ اور کہا اللہ کی قسم! میں یہ چاہتی تھی کہ اس کے ذریعے لوگ آپ سے محبت کریں پھر وہ کتاب انہوں نے علی کو کھول کر دی آپ نے دیکھا اور فرمایا: یہ علم جدید ہے۔

حدیث ⑭ ﴿﴾ حدثنا محمد بن إسماعيل عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن عبد الله بن أيوب عن أبيه قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ما ترك علي شيعة وهم يحتاجون إلى أحد في (الحلال و الحرام) حتى إننا وجدنا في كتابه أورش الخدش قال ثم قال أما إنك إن رأيت كتابه لعلمت أنه من كتب

الأولین.

عبداللہ بن ایوب نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے شیعوں کو اس حالت میں نہیں چھوڑا کہ وہ حلال و حرام میں کسی کے محتاج ہوں یہاں تک کہ میں نے آپ کی کتاب میں خراش کی دیت بھی پائی ہے۔ پھر فرمایا: میں نے آپ کی کتاب کو دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ کتاب کتبِ اولین میں سے ہے۔

حدیث ۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي الصَّبَاحِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ لِعَلِيٍّ ع أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي وَصَفِيٌّ وَوَصِيٌّ وَخَالِصِيٌّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَخَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَسَأَنْبِئُكَ فِيمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ بَعْدِي يَا عَلِيُّ إِنِّي أَحَبُّ لَكَ مَا أَحَبَّهُ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لَهَا فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا مَكْتُوبٌ عِنْدِي فِي كِتَابِ عَلِيٍّ وَلَكِنْ دَفَعْتَهُ أَمْسَ حِينَ كَانَ هَذَا الْخَوْفَ وَهُوَ حِينَ صَلَبِ الْمَغِيرَةَ.

ابو الصباح نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا۔ ”تو میرا بھائی اور ساتھی ہے میرا پسندیدہ اور میرا وصی ہے میرے خالص اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور میری امت میں میرا خلیفہ ہے۔ میں تجھے خبر دوں گا کہ میرے بعد اس (امت) میں کیا ہوگا اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تیرے لیے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور تیرے لئے وہ چیز نا پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے نا پسند کرتا ہوں۔“ (راوی کہتا ہے) ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ میرے پاس کتابِ علی میں لکھا ہوا ہے لیکن میں نے کل علی کو یہ کتاب دے دی کیونکہ جب کل مغیرہ کو سولی پر لٹکایا گیا تو مجھے خوف ہوا۔

حدیث ۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ عَنِ

ابن بکیر عن زرارة عن أبي عبد الله ع قال ما مضى أبو جعفر حتى صارت الكتب إلى.

زرارہ نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت تک دنیا سے نہیں گئے جب تک کتاب مجھے نہیں دے دی۔

حدیث ۲۵ ﴿﴾ حدثنا محمد بن عيسى عن صفوان عن أبي عثمان عن معلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع أنه قال في بني عمه لو أنكم (إذا) سألوكم و أحببتوهم كان أحب إلى أن تقولوا لهم إننا لسنا كما يبلغكم ولكننا قوم نطلب هذا العلم عند من هو ومن صاحبه فإن يكن عندكم فإننا نتبعكم إلى من يدعونا إليه وإن يكن عند غيركم فإننا نطلبه حتى نعلم من صاحبه وقال إن الكتب كانت عند علي بن أبي طالب ع فلما سار إلى العراق استودع الكتب أم سلمة فلما قتل كانت عند الحسن فلما هلك الحسن كانت عند الحسين (ثم) كانت عند علي بن الحسين (ثم) كانت عند أبي (جعفر) ثم (نريهم يسقوناً) إلى خيرهم أرغب إليه منا أم هم أسرع إليه منا؟ ولكننا ننتظر أمر الأسيخ الذين قبضوا قبلنا أما أنا فلا أخرج أن أقول إن الله قال في كتابه لقوم (أو) أثارة من علم إن كنتم صادقين) فمرهم فليدعوا (من عندنا) أثرة من علم إن كانوا صادقين.

معلى بن خنيس نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا زاد بھائیوں کے متعلق فرمایا: اگر تم سے وہ سوال کریں اور تم انہیں جواب دو تو میں پسند کرتا ہوں کہ تم یہ کہو ہم ایسے نہیں جس طرح تمہیں پہنچا ہے بلکہ ہم تو ایسے لوگ ہیں جو اس علم کو اس سے لیتے ہیں جو اس کا مالک ہو پس اگر وہ تمہارے

پاس ہے تو ہم تمہاری پیروی کریں گے اگر کسی اور کے پاس ہے تو اس کو تلاش کرتے ہیں حتیٰ کہ ہم اس کے مالک کو جان لیں۔ پھر فرمایا: جو کتابیں علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھیں جب آپ عراق گئے تو وہ کتابیں ام سلمہ کے پاس چھوڑ دیں جب آپ شہید ہوئے تو وہ حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلی گئیں جب حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو وہ حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلی گئیں پھر علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلی گئیں۔ پھر انہیں (یعنی میرے چچا زاد بھائیوں کو) دیکھو کہ وہ ہمیں اپنے اختیار کی جانب سیراب کر رہے ہیں کیا وہ ہم سے زیادہ اس کی جانب راغب ہیں یا وہ ہم سے زیادہ اس کی جانب سربلج ہیں؟۔ لیکن ہم اشیاخ کے معاملے کا انتظار کر رہے ہیں جو ہم سے پہلے اٹھالیے گئے جبکہ میں یہ کہنے میں حرج محسوس نہیں کرتا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں قوم سے فرمایا: ﴿أَوْ أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ ”یا کسی علم کا بقیہ لے آؤ اگر تم سچے ہو“۔ (احقاف - ۴)۔

حدیث ۲۱ ﴿﴾ حدثنا الحسن بن علی عن أحمد بن هلال عن أمية بن علی عن حماد بن عیسی عن إبراهیم بن عمر الیمانی عن أبي الطفیل عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله ص لأمیر المؤمنین ع اکتب ما أملی علیک قال (علی ع) یا نبی الله و تخاف (علی ع) النسیان؟ قال لست أخاف علیک النسیان و قد دعوت الله لك أن یحفظک فلا ینساک لكن اکتب لشرکائك قال قلت و من شرکائی یا نبی الله؟ قال الأئمة من ولدک بهم تسقی أمتی الغیث و بهم یتجاب دعاؤهم و بهم یتصرف البلاء عنهم و بهم تنزل الرحمة من السماء و هذا أولهم (و) أو ما بیدة إلى الحسن ثم أو ما بیدة إلى الحسین ثم قال الأئمة من ولدک.

ابراہیم بن عمر یمانی ابی الطفیل نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسول اللہ نے

امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرمایا: لکھو جو میں تمہیں لکھواتا ہوں۔ علی علیہ السلام نے فرمایا کیا آپ کو میرے بھول جانے کا خوف ہے۔ فرمایا: میں بھولنے سے نہیں ڈرتا حالانکہ میں نے دعا بھی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھولنے سے محفوظ رکھے اس لیے وہ تمہیں نہیں بھلائے گا لیکن تم اپنے شرکاء کے لیے لکھو۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے اللہ کے رسول میرے شرکاء کون ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تمہاری اولاد میں ائمہ علیہم السلام ہیں انہی کی وجہ سے میری امت پر بارش بر سے گی اور انہی کی وجہ سے ان کی دعا قبول کی جائے گی اور انہی کی وجہ سے ان سے مصیبت ہٹائی جائے گی اور انہی کی وجہ سے آسمان سے رحمت نازل ہوگی پھر آپ نے حسن علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ اُن کا پہلا ہے پھر حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا (دیگر) ائمہ علیہم السلام تیری اولاد سے ہوں گے۔

حدیث ۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَجَّالُ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ صِبَّاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ص كِتَابًا فَقَالَ أَمْسِكِي هَذَا فَإِذَا رَأَيْتِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَعِدَ مِنْ بَرِي فَجَاءَ يَطْلُبُ هَذَا الْكِتَابَ فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ص صَعِدَ أَبُو بَكْرٍ الْمَنْبَرِ فَانْتَظَرْتَهُ بِهِ فَلَمْ يَسْأَلْهَا فَلَمَّا مَاتَ صَعِدَ عُمَرُ فَانْتَظَرْتَهُ فَلَمْ يَسْأَلْهَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ صَعِدَ عِثْمَانُ فَانْتَظَرْتَهُ فَلَمْ يَسْأَلْهَا فَلَمَّا مَاتَ عِثْمَانُ صَعِدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا صَعِدَ وَنَزَلَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلْمَةَ أُرِيْنِي الْكِتَابَ الَّذِي أَعْطَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ص فَأَعْطَيْتَهُ فَكَانَ عِنْدَهُ قَالَ قُلْتِ أَيْ شَيْءٍ كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَلَدًا أَدَمَ.﴾

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ام سلمہ سے بیان کیا کہ مجھے نبی نے ایک کتاب دی اور فرمایا: اسے اپنے پاس محفوظ رکھو جب امیر المؤمنین علیہ السلام کو دیکھو کہ میرے منبر پر جلوہ افروز ہوں اور اس کتاب کو

طلب کریں تو انہیں دے دینا۔ ام سلمہ کہتی ہیں جب آپ کی وفات ہوگئی تو ابو بکر منبر پر چڑھا میں انتظار کرتی رہی مگر وہ نہیں آیا پھر عمر منبر پر چڑھا اور میں انتظار کرتی رہی مگر اس نے وہ کتاب نہ مانگی پھر وہ مر گیا اور عثمان منبر پر چڑھا میں انتظار کرتی رہی مگر اس نے بھی مجھ سے وہ کتاب نہ مانگی۔ جب عثمان مرا تو امیر المؤمنین ع منبر پر جلوہ افروز ہوئے جب منبر سے نیچے تشریف لائے تو میرے پاس آئے اور فرمایا: ام سلمہ! مجھے نبی کی کتاب دکھا جو تجھے رسول اللہ نے دی تھی پس میں نے انہیں وہ کتاب دے دی وہ آپ کے پاس رہی۔ (محمد بن عقیل کہتے ہیں) میں نے ام سلمہ سے پوچھا یہ کیا چیز تھی آپ نے کہا اس میں وہ کچھ تھا جس کی اولادِ آدم کو احتیاج تھی۔

حدیث ۲۳ ﷺ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد و محمد بن عبد الجبار عن عبد الرحمن بن أبي نجران جميعا عن محمد بن سنان عن أبي الجارود عن أبي جعفر ع قال لما حضر الحسين ما حضر دفع وصيته إلى فاطمة ابنته ظاهرة في كتاب مدرج فلما كان من أمر الحسين ما كان دفعت ذلك إلى علي بن الحسين قال قلت فما فيه يرحمك الله؟ قال ما محتاج إليه ولد آدم منذ كانت الدنيا إلى أن تغنى.

ابی الجارود نے ابی جعفر ع سے بیان کیا کہ جب حسین ع کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ ع کو بلا کر ظاہری طور پر ایک کتاب میں درج شدہ اپنی وصیت ان کے حوالے کر دی۔ حسین ع کی شہادت کے بعد انہوں نے امام حسین ع کی وصیت آپ کے بیٹے علی بن حسین ع کے حوالے کر دی۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم کرے اس میں کیا تھا۔ ابو جعفر ع نے فرمایا: بنی آدم کو جس چیز کی بھی ضرورت پیش آسکتی تھی وہ سب اس میں موجود تھی دنیا کے خلق ہونے سے لے کر دنیا کے فنا ہونے تک سب اس میں موجود ہے۔

باب نمبر ﴿ ۲ ﴾

ائمہ کے پاس وہ کتب ہیں جن میں ہر بادشاہ کا نام درج ہے

حدیث ﴿ ۱ ﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن عبد الرحمن ابن ابی ہاشم و جعفر بن بشیر عن عنبسة عن المعلى بن خنيس قال كنت عند أبي عبد الله ع إذ أقبل محمد بن عبد الله (بن الحسن) فسلم ثم ذهب ورق له أبو عبد الله و دمعت عينه فقلت له لقد رأيتك صنعت به ما لم تكن تصنع؟ قال رقت له لأنه ينسب في أمر ليس له لم أجده في كتاب علي من خلفاء هذه الأمة ولا ملو کہا۔

معلى بن خنيس نے بیان کیا کہ میں ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا کہ اچانک محمد بن عبد اللہ بن الحسن آگئے انہوں نے سلام کیا پھر چلے گئے۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں ان کے لیے نرمی پیدا ہوئی اور آپ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا: میں نے آپ کو وہ کچھ کرتے دیکھا جو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: میں ان کیلئے اس لئے نرم ہوا کہ وہ ایسے امر کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو ان کے لئے نہیں کتاب علیؑ میں نہ ہی وہ اس امت کے خلفاء میں شامل ہیں اور نہ ہی بادشاہوں میں ان کا نام درج ہے۔

حدیث ﴿ ۲ ﴾ حدیثنا یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن عمر بن اذینة عن جماعة سمعوا أبا عبد الله ع يقول وقد سئل عن محمد فقال (والله)

إن عندی لکتابین فیہما اسم کل نبی و کل ملک یملک (لا) و اللہ ما محمد بن عبد اللہ فی أحدہما۔

عمر بن اذینہ نے ایک جماعت سے انہوں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ جب آپ سے محمد بن عبد اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے پاس دو کتابیں ہیں ان میں ہر نبی اور ہر بادشاہ کا نام درج ہے اللہ کی قسم! محمد بن عبد اللہ کا نام ان کتابوں میں سے کسی میں نہیں ہے۔

حدیث ۳ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن عبد الصمد بن بشير عن فضيل سكرة قال دخلت على أبي عبد الله ع قال يا فضيل أتدرى في أي شيء كنت أنظر فيه قبيل؟ قال قلت لا قال كنت أنظر في كتاب فاطمة ع فليس ملك يملك إلا و (هو) فيه مكتوب اسمه واسم أبيه فما وجدت لولد الحسن فيه شيئاً۔

فضیل سکرہ نے بیان کیا کہ میں ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: اے فضیل! کیا تو جانتا ہے کہ تھوڑی دیر پہلے میں کیا چیز دیکھ رہا تھا؟۔ (فضیل کہتے ہیں) میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں کتابِ فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھ رہا تھا اس میں ہر بادشاہ کا ذکر جمع اس کے اور اس کے باپ کے نام کے موجود ہے پس میں نے حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے لیے اس میں کچھ نہیں پایا۔

حدیث ۴ ﴿ حدیثنا علی بن إسماعیل عن صفوان بن يحيى عن العيص بن القاسم عن معلى بن خنيس قال قال أبو عبد الله ع ما من نبی ولا وصی ولا ملک إلا فی کتاب عندی لا و اللہ ما لمحمد بن عبد اللہ بن الحسن فیہ اسم۔

معلى بن خنيس نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کوئی نبی، وصی اور بادشاہ نہیں مگر یہ کہ وہ

میرے پاس کتاب میں موجود ہے اللہ کی قسم! محمد بن عبد اللہ بن حسن کا نام اس میں موجود نہیں۔

حدیث ۵ ﴿﴾ حدثنا يعقوب بن يزيد (او عن رواة عن يعقوب) عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن حمران عن سليمان بن خالد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عندى لصحيفة فيها اسم الملوك ما لولد الحسن فيها شىء.

سليمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ عاﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں تمام بادشاہوں کے نام ہیں اس کتاب میں حسن عاﷺ کی اولاد کا کوئی ذکر نہیں۔

حدیث ۶ ﴿﴾ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن صفوان عن العيص بن القاسم قال قال لى أبو عبد الله ع ما من نبى ولا وصى ولا ملك إلا فى كتاب عندى والله ما لمحمد بن عبد الله فيه اسم.

عیص بن القاسم نے بیان کیا کہ مجھے ابو عبد اللہ عاﷺ نے فرمایا: کوئی نبی و وصی اور بادشاہ نہیں مگر یہ کہ میرے پاس کتاب میں موجود ہے اللہ کی قسم! محمد بن عبد اللہ کا اس کتاب میں کوئی ذکر نہیں۔

حدیث ۷ ﴿﴾ حدثنا محمد بن إسماعيل عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن ابن سنان عن داود بن سرحان و يحيى بن معمر و على بن أبي حمزة عن الوليد بن صبيح قال قال لى أبو عبد الله ع يا وليد إني نظرت فى مصحف فاطمة ع فلم أجد لى فلان فيه إلا كغبار النعل.

ولید بن صبیح نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو عبد اللہ عاﷺ نے فرمایا: اے ولید! میں نے مصحف فاطمہ عاﷺ میں بنی فلاں کے لیے صرف جوتوں سے اٹھنے والا غبار ہی پایا۔

نوادر

حدیث ﷺ ① (حدثنا) أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن (القاسم بن محمد عن سليمان بن دينار) عن عبد الله بن (عطاء التميمي) قال كنت مع علي بن الحسين في المسجد فمر عمر بن عبد العزيز عليه شرا كافضة وكان من اهل الناس وهو شاب (قال) فنظر إليه علي بن الحسين فقال يا عبد الله (بن عطاء) اترى هذا المترف إنه لن يموت حتى يلي الناس قال قلت (له) هذا الفاسق؟ قال نعم فلا يلبث فيهم إلا يسيرا حتى يموت فإذا (هو) مات لعنه أهل السماء واستغفرت أهل الأرض.

عبد اللہ بن عطاء تمیمی نے بیان کیا کہ میں علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مسجد میں تھا تو وہاں سے عمر بن عبد العزیز گزرا اس کے ایک جوتے کا تسمہ چاندی کا تھا، وہ بڑے خوبصورت لوگوں میں شمار ہوتا تھا اور وہ نوجوان تھا (عبد اللہ کہتے ہیں) پس علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے دیکھا اور فرمایا: اے عبد اللہ بن عطاء! کیا تم اس خوش حال شخص کو دیکھ رہے ہو، یہ ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ لوگوں کا والی نہ بن جائے۔ (عبد اللہ کہتے ہیں) میں نے کہا یہ فاسق آدمی؟۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ (عبد اللہ کہتے ہیں) وہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہا اور مر گیا۔ جب وہ مر تو اُس پر آسمان والوں نے لعنت کی اور زمین والوں نے اُس کے لیے استغفار کیا۔

باب نمبر ﴿۳﴾

ائمہ کے پاس اپنے شیعوں کا دیوان ہوتا ہے

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی بن فضال عن ظریف بن ناصح و غیرہ عن رواہ عن حبابۃ الوالبیۃ قال قلت لأبی عبد اللہ ع إن لی ابن أخ وهو یعرف فضلکم وینی أحب أن تعلمنی أمن شیعتکم؟ قال و ما اسمہ؟ قالت قلت فلان بن فلان فقال یا فلانة هات الناموس فجاءت بصحیفة تحملها کبیرة فنشرها ثم نظر فیها فقال (نعم هو ذا اسمہ و اسم أبیہ ہاھنا).

حبابۃ الوالبیۃ نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: میرا ایک بھتیجا ہے وہ آپ کی فضیلت کا عارف ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کیا واقعی وہ آپ کے شیعوں سے ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ (حبابہ کہتی ہیں) میں نے کہا فلاں بن فلاں۔ آپ نے فرمایا: اے فلاں ناموس لاؤ۔ پس وہ ایک صحیفہ لے کر آئی جسے وہ اٹھائے ہوئے تھی اور وہ نہایت بڑا تھا آپ نے اسے پھیلایا پھر اس میں دیکھا پھر فرمایا: ہاں! یہی اس کا نام ہے اور اس کے باپ کا نام بھی یہی ہے۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد عن علی بن الحکم عن سیف بن عمیرة عن أبی بکر الحضرمی عن رجل من بنی حنیفة قال کنت مع عمی فدخل

علی بن الحسین فرمایا بین یدیه صحائف ینظر فیہا فقال له ائی شیء ہذا الصحف جعلت فداک؟ قال هذا دیوان شیعتنا قال أفتأذن أطلب اسمی فیہ؟ قال نعم فقال فإنی لست أقرأ و ابن أخی (معی) علی الباب فتأذن له یدخل حتی یقرأ؟ قال نعم فأدخلنی عمی فنظرت فی الکتاب فأول شیء هجمت علیہ اسمی فقلت اسمی ورب الکعبة قال ویحک فأین أنا؟ فجزت بخمسة أسماء أو ستة ثم وجدت اسم عمی فقال علی بن الحسین أخذ الله میثاقهم معنا علی ولا یتنالا یزیدون ولا ینقصون إن الله خلقنا من أعلى علیین وخلق شیعتنا من طینتنا أسفل من ذلك وخلق عدونا من سجنین وخلق أولیاءهم منهم (أسفل من ذلك).

ابو بکر حضرمی نے بیان کیا: مجھے بنی حنیفہ کے ایک آدمی نے بتایا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا وہ علی بن حسین علیہ السلام کے پاس گئے تو آپ کے ہاتھوں میں کئی صحیفے تھے جنہیں آپ دیکھ رہے تھے (میرے چچا نے) امام علیہ السلام سے پوچھا: میں آپ پر قربان جاؤں یہ صحیفے کیا چیز ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ہمارے شیعوں کا دفتر ہے۔ میرے چچا نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اپنا نام تلاش کر لوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میرے چچا نے کہا میں پڑھ نہیں سکتا میرا بھتیجا باہر دروازے پر کھڑا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اُسے بھی بلا لوں تاکہ وہ پڑھے۔ آپ نے فرمایا: ہاں بلا لاؤ۔ (راوی کہتا ہے) میرا چچا مجھے اپنے ساتھ اندر لے گیا میں نے کتاب میں دیکھا تو اُس میں سب سے پہلے میں نے اپنا نام پایا، میں نے کہا رب کعبہ کی قسم! یہ میرا نام ہے میرے چچا نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو میرا نام کہاں ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں پانچ یا چھ نام آگے گزرا کہ میں نے اپنے چچا کا نام بھی پایا پس علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ ہماری ولایت پر ان سے

میثاق لیا ان کی تعداد میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ کمی، اللہ نے ہمیں اعلیٰ علیین سے خلق کیا اور ہمارے شیعوں کو ہماری طینت کے مقابل کم درجہ طینت سے خلق کیا اور ہمارے دشمنوں کو سجن سے خلق کیا اور ان کے دوستوں کو ان کے مقابل کم درجہ طینت سے خلق کیا۔

حدیث ۳ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد عن علی بن الحکم عن سیف عن حسان عن أبي محمد البزاز قال حدثني حذيفة بن أسيد الغفاري صاحب النبي ص قال دخلت علي (الحسين بن علي ع) فرأيتہ يجمل شيئاً قلت ما هذا؟ قال هذا ديوان شيعتنا قلت أرني أنظر فيها اسمي فقلت إني لست أقرأ أن ابن أخي يقرأ فدعا بكتاب فنظر فيه فقال ابن أخي اسمي ورب الكعبة قلت ويملك أين اسمي؟ فنظر فوجد بعد اسمه بثمانية أسماء.

حذیفہ بن اسید غفاری نبی کے صحابی نے بیان کیا کہ میں حسین بن علی علیہ السلام کے پاس گیا تو میں نے دیکھا وہ کوئی چیز اٹھائے ہوئے تھے میں نے کہا یہ کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا: یہ ہمارے شیعوں کا دفتر ہے۔ میں نے کہا: مجھے اس میں اپنا نام دیکھنے دیجئے لیکن میں پڑھ نہیں سکتا اور میرا بھتیجا پڑھ سکتا ہے پس میرے بھتیجے نے کتاب میں دیکھا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم! اس میں میرا نام ہے۔ میں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو میرا نام کہاں ہے۔ اس نے دیکھا تو اپنے نام سے آٹھ ناموں کے بعد میرا نام پایا۔

حدیث ۴ ﴿ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعیل عن علی بن النعمان عن ابن مسکان عن إسحاق بن عمار عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع أن حباة الوالبيّة كانت إذا وفد الناس إلى معاوية وفدت هي إلى الحسين ع و كان امرأة شديدة الاجتهاد و قد يبس جلدھا علی بطنھا من العبادة وإنھا

خرجت مرة و (المراء) معها ابن عم لها غلام فدخلت به على الحسين ع (بن علي) فقالت له جعلت فداك فانظر هل تجد ابن عمي هذا فيما عندكم؟ و هل تجده ناج؟ قال فقال (يا فلان ايتني بالناموس فجائته تحمله ففتحه فنظر فيه فقال) نعم نجده عندنا و نجده ناج.

ابو بصير نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا کہ حبابۃ الو البیۃ کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ معاویہ کی طرف وفد بن کر جاتے تھے تو وہ وفد بنا کر حسین علیہ السلام کے پاس جاتی تھیں یہ شدید جدوجہد کرنے والی عورت تھیں اور شدید عبادت کی وجہ سے ان کے بطن کی جلد سوکھ گئی تھی، ایک دفعہ وہ اپنے چچا زاد کو لے کر حسین بن علی علیہ السلام کے پاس گئیں اور آپ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں کیا آپ میرے اس چچا زاد کو اپنے ان ناموں میں پاتے ہیں جو آپ کے پاس موجود ہیں اور کیا آپ اسے نجات پانے والا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے فلاں! میرے پاس ناموس لے آؤ پس آپ نے جسے حکم دیا تھا وہ ناموس لے آئی، آپ نے اُس میں دیکھا پھر فرمایا: ہاں! اس کا نام ہمارے پاس موجود ہے اور ہم اسے نجات پانے والا سمجھتے ہیں۔

حدیث ⑤ ﴿ حدیثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی بن الوشاء عن (ابن) ابي حمزة قال خرجت بأبي بصير أقوداً إلى باب أبي عبد الله ع قال فقال لي لا تتكلم ولا تقل شيئاً فانتهيت به إلى الباب فتحنح فسمعت أبا عبد الله ع فقال يا فلانة افتحي لأبي محمد الباب قال فدخلنا والسراج بين يديه فإذا سبط بين يديه مفتوح قال فوقع على الرعدة فجعلت أرتعد فرفع رأسه إلى فقال أيزاز أنت؟ قلت نعم جعلني الله فداك قال فرمى إلي بملاحة قوهية كانت على البرفقة فقال اطو هذه فطويتها ثم قال أيزاز أنت و هو ينظر في

الصحيفة؟ قال فازددت رعدة قال فلما خرجنا قلت يا أبا محمد ما رأيت كما
مر بي الليلة إني وجدت بين يدي أبي عبد الله ع سفتاً قد أخرج منه صحيفة
فنظر فيها فكلما نظر فيها أخذتني الرعدة قال ف ضرب أبو بصير يده على
جبهته ثم قال ويمك ألا أخبرتني؟ فتلك والله الصحيفة التي فيها أسامى
الشيعة ولو أخبرتني لسألته أن يريك اسمك فيها.

ابن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں ابولصیر کے ساتھ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے کی طرف چلا
ابولصیر نے مجھ سے کہا خاموش رہنا اور کوئی کلام نہ کرنا، میں اُن کے ساتھ دروازے پر پہنچا تو وہ
کھانسی پس ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کی آواز سن کر فرمایا: اے فلاں! ابو محمد کے لیے دروازہ کھولو۔
(ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) ہم اندر داخل ہوئے جبکہ چراغ آپ کے سامنے تھا اور آپ کے آگے ایک
ٹوکری کھلی پڑی تھی (ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی اور میں کانپنے لگا۔ آپ نے اپنا
سر اٹھایا اور فرمایا: کیا تم بزاز ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپ نے
میری طرف قو کا کی بنی ہوئی چادر پھینکی جو آپ کی کہنی پر تھی پھر فرمایا: اسے لپیٹ لو پس میں نے چادر
اپنے جسم پر لپیٹ لی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم بزاز ہو؟ اور آپ صحیفے کو دیکھ رہے تھے۔ (ابن ابی
حمزہ کہتے ہیں) میں اور زیادہ کانپنے لگا۔ جب ہم باہر نکلے تو میں نے ابولصیر سے کہا: اے ابو محمد! جس
طرح مجھ پر آج رات پیش آیا اس طرح میرے ساتھ کبھی نہیں ہوا میں نے آپ کے آگے ایک ٹوکری
دیکھی جس میں سے آپ نے ایک صحیفہ نکالا اور اس میں دیکھنے لگے پس آپ جب بھی اس میں دیکھتے
میری کپکپی اور بڑھ جاتی۔ ابولصیر نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر مارا اور کہا تیرے لیے ہلاکت ہو مجھے
کیوں نہیں بتایا اللہ کی قسم! یہی وہ صحیفہ ہے جس میں شیعوں کے نام ہیں اگر تم مجھے بتاتے تو آپ سے
پوچھتا تا کہ تیرا نام بھی اس میں دیکھ کر بتاتے۔

حدیث ﷺ ⑥ حدثنا أحمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن (أحمد بن) سليمان عن (عمر بن أبي بكر) عن رجل عن حذيفة بن أسيد الغفاري قال لها وادع الحسن ع (بن علي ع) معاوية و انصرف إلى المدينة صحبتته في منصرفه وكان بين عينيه حمل بعير لا يفارقه حيث توجه فقلت له ذات يوم جعلت فداك يا أبا محمد هذا الحمل لا يفاركك حيث ما توجهت فقال يا حذيفة أتدرى ما هو؟ قلت لا قال هذا الديوان قلت ديوان ما ذا؟ قال ديوان شيعتنا فيه أسماء وهم قلت جعلت فداك فأرني اسمي قال اغد بالغداة قال فغدوت إليه و معي ابن أخ لي و كان يقرأ و لم أكن أقرأ فقال لي ما غدا بك؟ قلت الحاجة التي وعدتني قال (فقال) و من ذا الفتى معك؟ قلت ابن أخي لي و هو يقرأ و لست أقرأ قال فقال لي اجلس فجلست فقال علي بالديوان الأوسط قال فأتي به قال فنظر الفتى فإذا الأسماء تلوح قال فبينما هو يقرأ إذ قال هو يا عماء هو ذا اسمي (قال) قلت ثكلتك أمك أنظر أين اسمي قال فصفح ثم قال هو ذا اسمك فاستبشرنا و استشهد الفتى مع الحسين (بن علي ع).

حزیفہ بن اسید غفاری نے بیان کیا کہ جب حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاویہ سے صلح کی اور مدینے واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ آیا، آپ کی آنکھوں کے سامنے ایک اونٹ کا بوجھ تھا جو آپ سے جدا نہ ہوتا پس ایک دن میں نے آپ سے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں اے ابو محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بوجھ آپ سے جدا نہیں ہوتا جہاں بھی آپ رخ کرتے ہیں یہ بھی وہیں رخ کر لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے حذیفہ! تمہیں معلوم ہے وہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا:

وہ دیوان ہے۔ میں نے کہا: کیسا دیوان۔ فرمایا: ہمارے شیعوں کا دیوان جس میں اُن کے نام درج ہیں۔ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں میرا نام مجھے دکھائیے۔ آپ نے فرمایا: صبح سویرے آنا۔ (حزیفہ کہتے ہیں) میں صبح آیا اور میرے ساتھ میرا بھتیجا بھی تھا وہ پڑھ سکتا تھا اور میں پڑھ نہیں سکتا تھا پس امام ع علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تم اتنی صبح کیوں آئے؟۔ میں نے کہا وہ کام تھا جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے ساتھ یہ کون نو جوان ہے؟۔ میں نے کہا یہ میرا بھتیجا ہے یہ پڑھ سکتا ہے اور میں پڑھ نہیں سکتا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا پھر فرمایا: درمیان والا دیوان اٹھالاؤ پس وہ آپ کے پاس لایا گیا (حزیفہ کہتے ہیں) دیوان میں اس نو جوان نے دیکھا تو ان کے نام چمک رہے تھے وہ پڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک وہ کہنے لگا چچا جان یہ میرا نام ہے۔ میں نے کہا تیری ماں تجھے گم پائے دیکھ میرا نام کہاں ہے اُس نے کچھ صفحات دیکھے پھر کہا یہ آپ کا نام بھی آ گیا پس ہم خوش ہو گئے۔ یہ نو جوان حسین بن علی ع علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوا تھا۔

حدیث ④ ﴿ حدیثنا علی بن الحسن عن (الحسین بن الحسن السجانی)

عن الحسين بن بسار عن داود الرقي قال قلت لأبي الحسن الماضي ع اسمي عندكم في السفت التي فيها أسماء شيعتكم؟ فقال إي والله في الناموس.

داؤد الرقی نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن الماضي ع علیہ السلام سے کہا: کیا میرا نام بھی آپ کے دیوان میں ہے جہاں آپ کے شیعوں کے نام ہیں؟۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! ناموس میں ہے۔

حدیث ⑤ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن المرزبان بن عمران

قال سألت الرضا ع عن نفسي فقلت أسألك عن أهم الأشياء (الی) أ من شيعتكم أنا؟ فقال نعم فقلت جعلت فداك فتعرف اسمي في الأسماء؟ قال

نعم۔

مرزبان بن عمران نے بیان کیا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اپنے متعلق پوچھا میں نے کہا: میں آپ سے ان چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جو میرے نزدیک بہت ضروری ہیں ایک تو یہ ہے کہ کیا میں آپ کے شیعوں میں شامل ہوں؟۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں آپ میرا نام جانتے ہیں؟۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ۹ ﴿ حدیثنا ابراہیم بن ہاشم عن عبد العزیز بن المہندی عن عبد اللہ بن جندب عن ابي الحسن الرضا ع أنه كتب إليه في رسالة أن شيعتنا مكتوبون بأسمائهم و أسماء آبائهم أخذ الله علينا و عليهم الميثاق يردون موردا و يدخلون مدخلنا ليس على ملة الإسلام غيرنا و غيرهم .
عبد اللہ بن جندب نے بیان کیا کہ ابو الحسن الرضا علیہ السلام نے ان کی طرف ایک خط میں لکھا۔ ”(ہمارے پاس) ہمارے شیعوں کے نام اور ان کے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں اللہ نے ہم سے اور ان سے ميثاق لیا ہے وہ ہماری گھاٹ پر آئیں گے اور داخل ہو جائیں گے ملت اسلام پر ہمارے اور ان کے علاوہ کوئی نہیں۔

حدیث ۱۰ ﴿ حدیثنا عبد اللہ بن محمد (عمن رواة) عن محمد بن الحسن (بن) السری (عن عمه علی بن السری) الکرخی قال کنت عند ابي عبد اللہ ع فدخل عليه شيخ و معه ابنه فقال له الشيخ جعلت فداك أ من شيعتكم أنا؟ فأخرج (اليه) أبو عبد الله ع صحيفة مثل فخذ البعير فناوله طرفها ثم قال له أدرج فأدرجه حتى أوقفه على حرف من حروف المعجم فإذا سم ابنه قبل اسمه فصاح الابن فرحا اسمي و الله فوجم الشيخ ثم قال له

أدرج فأدرج ثم أوقفه أيضا على اسمه كذلك.

محمد بن الحسن بن سری نے اپنے چچا علی بن سری الکرخنی سے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا پس اس شیخ نے آپ سے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں مجھے بتائیں کیا میں آپ کے شیعوں میں شامل ہوں؟۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک صحیفہ نکالا جو اونٹ کی ران کی طرح تھا پس آپ نے اس کی ایک جانب کو اس شیخ کے حوالے کیا پھر فرمایا: آگے بڑھو پس وہ آگے بڑھا حتیٰ کہ اس کو حروف معجم میں سے ایک حرف پر آپ نے روک دیا اور اس کے بیٹے کا نام اس کے نام سے پہلے مل گیا تو بیٹا خوشی سے چیخنے لگا اور کہنے لگا اللہ کی قسم یہ میرا نام ہے۔ بوڑھا خاموش رہا پھر اس کو کہا گیا آگے بڑھو تو وہ آگے بڑھا پھر اس کو بھی اسی طرح روک دیا جہاں اس کا نام تھا۔

باب نمبر ﴿۴﴾

ائمہ کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار اور انبیاء کی نشانیاں ہوتی ہیں

حدیث ① ﷺ حدثني العباس بن معروف عن حماد بن سليمان عن ابن مسكان عن سليمان بن هارون قال قلت لأبي عبد الله ع إن العجلية يزعمون أن عبد الله بن الحسن يدعي أن سيف رسول الله ص عندة فقال والله لقد كذب فوالله ما هو عندة وما رآه بواحدة من عينيه قط ولا رآه أبوة إلا أن يكون رآه عند علي بن الحسين وإن صاحبه لمحفوظ ومحفوظ له (فلا تذهبن) يمينا ولا شمالا فإن الأمر (والله) واضح والله لو أن أهل الأرض اجتمعوا على أن يحولوا هذا الأمر من موضعه الذي وضعه الله ما استطاعوا ولو أن خلق الله كلهم جميعا كفروا حتى لا يبقى أحد لجاء الله لهذا الأمر بأهل يكونون هم أهله.

سليمان بن هارون نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ عا عليه السلام سے کہا عجلية کہتے ہیں عبد اللہ بن حسن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ جھوٹ کہتا ہے وہ اُس کے پاس نہیں اور نہ ہی اُس نے اسے کبھی ایک آنکھ سے بھی دیکھا ہے مگر یہ کہ اُس نے اسے علی بن حسین عا عليه السلام کے پاس دیکھا ہے بے شک اس کا ایک مالک و محفوظ ہے اور وہ (تلوار)

اس کے لیے محفوظ ہے اس لیے کہیں دائیں بائیں رخ نہ کرو کیونکہ معاملہ بالکل واضح ہے۔ اللہ کی قسم! اگر زمین پر بسنے والے تمام لوگ جمع ہو جائیں کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے اس کو وہ اپنی جگہ سے پھیر دیں تو وہ یہ کام نہیں کر سکتے اور اگر اللہ کی کل مخلوق کافر ہو جائے یہاں تک کہ کوئی بھی ایمان دار نہ رہے تو اللہ اس دین کے لیے اور لوگ لے آئے گا جو اس کے اہل ہوں گے۔

حدیث ۲ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد عن علی بن الحکم عن معاویة بن وهب عن سعید السمان قال كنت عند أبي عبد الله ع إذ دخل عليه رجلان من الزيدية فقالا أفيكم إمام مفترض طاعته؟ (قال) فقال لا قال فقالا له قد أخبرنا عنك الثقات أنك (تقربه) ونسبهم لك وهم فلان وفلان وهم أصحاب ورع وشمير وهم ممن لا يكذبون فغضب أبو عبد الله ع وقال ما أمرتهم بهذا فلما رأيا الغضب في وجهه خر جفا فقال لي أتعرف هذين؟ قلت نعم هما من أهل سوقنا (هما) من الزيدية وهما يزعمان أن سيف رسول الله ص عند عبد الله بن الحسن فقال كذبا لعنهما الله ولا والله ما رآه عبد الله بعينيه ولا بواحد من عينيه ولا رآه أبوا إلا أن يكون رآه عند علي بن الحسين فإن كانا صادقين فما علامة في مقبضه؟ وما الاثر في موضع مضربه؟ وإن عندي لسيف رسول الله ص ودرعه ولامته ومغفره فإن كانا صادقين فما علامة في درعه؟ وإن عندي لراية رسول الله ص المغلبة وإن عندي ألواح موسى وعصاه وإن عندي لخاتم سليمان بن داود وإن عندي الطست الذي كان يقرب بها موسى القربان وإن عندي الاسم الذي كان (رسول الله ان وضعه) بين المسلمين والمشركين لم تصل من المشركين إلى المسلمين نشابة وإن

عندی (التابوت التي) جاءت به الملائكة تحمله و مثل السلاح فينا مثل
التابوت في بني إسرائيل (كانت بني إسرائيل اي) أهل بيت وقف التابوت
على (باب دارهم) أوتوا النبوة كذلك و من صار إليه السلاح منا أوتي
الإمامة ولقد لبس أبي درع رسول الله فخطت على الأرض خطيما ولبستها أنا
فكانت (كذلك) وقامنا من إذا لبسها ملاءها إن شاء الله.

سعید السمان نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا کہ زید یہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم میں ایسا امام ہے جس کی اطاعت فرض ہو۔ انہوں نے کہا: نہیں، پھر کہا: ہمیں آپ کے با اعتماد لوگوں نے بتایا ہے کہ آپ اس کا اقرار کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کے نام بھی بتا دیتے ہیں کہ وہ فلاں فلاں بہت پرہیزگار اور عبادت گزار ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جو جھوٹ نہیں بولتے۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا: میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا۔ جب انہوں نے آپ کے چہرہ مبارک پر غیظ و غضب کے آثار دیکھے تو وہ باہر نکل کر چلے گئے۔ (سعید کہتے ہیں) آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟۔ میں نے کہا: جی ہاں! یہ ہمارے بازار والے آدمی ہیں اور دونوں زید یہ سے تعلق رکھتے ہیں اور دونوں یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی تلوار عبد اللہ بن حسن کے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہوں نے جھوٹ کہا اللہ ان پر لعنت کرے۔ اللہ کی قسم! عبد اللہ نے تو اس کو اپنی دو یا ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے والد نے اس کو دیکھا ہے مگر علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اور اگر یہ لوگ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس تلوار کے دستے پر کوئی نشانی بتائیں اور اس کے ضرب کے مقام پر کیا اثر ہے۔ پھر فرمایا: میرے پاس رسول اللہ کی تلوار، آپ کی درع، آپ کا طریقہ اور آپ کا خود ہے اگر وہ سچے ہیں تو آپ کی درع کی علامت بتائیں اور میرے پاس رسول اللہ کا علم بھی ہے جو غلبہ پانے والا تھا اور میرے

پاس موسیٰ کی الواح اور عصاء بھی ہے اور میرے پاس سلیمان کی انگوٹھی بھی ہے اور میرے پاس وہ تھال بھی ہے جس میں قربانی رکھ کر موسیٰ اللہ کے دربار میں پیش کیا کرتے تھے، میرے پاس وہ اسم ہے جس کو رسول اللہ اگر مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان رکھ دیتے تو مشرکوں سے مسلمانوں تک کوئی تیر نہ پہنچ سکتا اور میرے پاس وہ تابوت بھی ہے جس کو فرشتے اٹھا کر لاتے تھے۔ ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی بنی اسرائیل میں جس اہل بیت کے دروازے پر تابوت ٹھہر جاتا اس گھر میں نبوت ہوتی تھی اسی طرح ہم میں جس کے پاس ہتھیار چلے جائیں اسے امامت دے دی جاتی ہے پس میرے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ کی درع پہنی تو وہ زمین پر لگتی تھی اور میں نے پہنی تو میرے ساتھ بھی اسی طرح ہوا پس ہمارا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسے پہنے گا اور جب وہ اُسے پہنے گا تو اُسے بھر دے گا انشاء اللہ (یعنی قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد اطہر پر درع بالکل صحیح آئے گی)۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن محمد و عبد الله بن عامر عن ابن سنان عن عبد الله (ابن) مسکان عن سليمان (بن) خالد قال بینا (انا) مع أبي عبد الله ع في ثقیفة له إذا استأذن علیه أناس من أهل الكوفة فأذن لهم فدخلوا علیه فقالوا یا أبا عبد الله إن أناساً یأتوننا یزعمون أن فیكم أهل البيت إمام مفترض الطاعة فقال ما أعرف ذلك فی أهل بیتی قالوا یا أبا عبد الله یزعمون أنك أنت هو قال ما قلت لهم ذلك قالوا یا أبا عبد الله إنهم أصحاب تشمیر و أصحاب صلاة و أصحاب ورع و هم یزعمون أنك أنت هو قال هم أعلم و ما قالوا قال فلما رأوا أنهم قد أغضبوا (قاموا) فخرجوا فقال یا سليمان من هؤلاء؟ قلت الناس من العجلية قال علیهم لعنة الله قلت یزعمون أن سیف رسول الله ص وقع عند عبد الله بن الحسن قال لا والله ما رأه عبد الله بن

الحسن ولا أبوة الذي ولدها بواحدة من عينيه إلا أن يكون رآه عند (علي بن حسين ع) فإن كانوا صادقين فاسألوهم عما في ميسرة وعما في ميمنة فإن في ميسرة سيف رسول الله ص وفي ميمنة علامة ثم قال والله إن عندنا لسيف رسول الله ودرعه وسلاحه ولا مته و (الله) إن عندنا الذي كان رسول الله يضعه بين المشركين وبين المسلمين فلا يخلص إليهم نشابة والله إن عندنا لمثل التابوت الذي جاءت به الملائكة تحمله والله إن عندنا لمثل الطست الذي كان موسى يقرب فيها قربان والله إن عندنا ألواح موسى وعصاه وإن قائمنا من لبس درع رسول الله فملاها ولقد لبسها أبو جعفر ع فخطت عليه فقلت له أنت أحم أم أبو جعفر؟ فقال كان أبو جعفر أحم مني ولقد لبستها أنا فكانت وكانت وقال بيده هكذا فقلبها ثلاثاً.

سليمان بن خالد نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تفریفہ میں تھا کہ کوفہ کے کچھ لوگوں نے آپ سے ملاقات کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی تو وہ اندر آئے اور کہنے لگے یا ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایسا امام ہے جس کی اطاعت فرض ہے۔ آپ نے فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ہی نے یہ بات انہیں کہی ہے اس لیے اب وہ بھی یہ بات کہہ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان سے یہ بات نہیں کہی۔ وہ کہنے لگے یا ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ تو بڑے عبادت گزار نمازی اور پرہیزگار ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ ہی نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا: جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ خود اسے بہتر جانتے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ آپ ان کی باتوں سے غضبناک ہو گئے ہیں تو اٹھ کر باہر چلے گئے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے

سلیمان! یہ کون لوگ تھے۔ میں نے کہا یہ عجللیہ کے لوگ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ میں نے کہا یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی تلوار عبد اللہ بن حسن کے پاس ہے۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! اس کو نہ عبد اللہ بن حسن نے اور نہ ہی اس کے والد نے دیکھا ہے اور ان کے بیٹے نے اپنی دو آنکھوں میں سے ایک سے بھی نہیں دیکھا مگر علی بن حسین علیہ السلام کے پاس۔ اگر وہ سچے ہیں تو ان سے پوچھو کہ میسرہ میں کیا ہے اور میمنہ میں کیا ہے بے شک میسرہ میں رسول اللہ کی تلوار ہے اور میمنہ میں علامت ہے۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس رسول اللہ کی تلوار ہے اور آپؐ کی درع اور ہتھیار اور آپؐ کا طریقہ ہے، اللہ کی قسم! ہمارے پاس وہ ہے کہ اگر آپؐ اس کو مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان رکھ دیتے تو مسلمانوں کی طرف کوئی تیر بھی نہ آسکتا تھا۔ اللہ کی قسم! جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کی مثال اس تابوت کی طرح ہے جسے فرشتے اٹھا کر لائے تھے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس جو کچھ ہے اس کی مثال اس تھال کی طرح ہے جس میں موسیٰ قربانی پیش کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس تو موسیٰ کی الواح اور انکا عصا بھی ہے اور ہمارے قائم علیہ السلام رسول اللہ کی درع پہنیں گے تو اسے بھر دیں گے (یعنی قائم علیہ السلام کے جسد اطہر پر بالکل صحیح ہوگی) اور اسے ابو جعفر علیہ السلام نے پہنا تو وہ زمین کے ساتھ لگتی تھی۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا آپؐ زیادہ صحت مند ہیں یا ابو جعفر علیہ السلام زیادہ صحت مند تھے۔ فرمایا: ابو جعفر علیہ السلام مجھ سے زیادہ صحت مند تھے پس جب میں نے رسول اللہ کی درع پہنی تو وہ اس طرح تھی اور اپنے ہاتھ سے تین بار اشارہ کیا۔

حدیث ﴿۴﴾ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقی عن فضالة عن یحییٰ عن ابيہ عن عبد الله بن سليمان قال سمعت ابا جعفر ع يقول ان السلاح فينا كمثل التابوت في بني اسرائيل كان حيث ما دار التابوت (فثم الملك)

وحيث ما دار السلاح فثم العلم.

عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر ع الصلوٰۃ والسلام سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جہاں تابوت ہوتا بادشاہی بھی اسی طرف گھوم جاتی پس جہاں ہتھیار ہوں گے علم بھی وہیں ہوگا۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقي عن فضالة بن أيوب عن سليمان بن هارون العجلي أنه قال قلت لأبي عبد الله ع يا ابن رسول الله ص العجلية يقولون ان سيف رسول الله ص عند عبد الله بن الحسن فقال و الله ما رآه و لا رآه أبوه الذي ولده إلا أن يكون عند علي بن الحسين إن صاحب هذا الأمر لمحفوظ و محفوظ له فلا تذهبن يميننا ولا شمالا فإن الأمر واضح و الله لو أن أهل السماء و أهل الأرض اجتمعوا إلى أن يحولوا هذا الأمر عن موضعه الذي وضعه الله ما استطاعوا.

سلیمان بن ہارون عجمی نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ ع الصلوٰۃ والسلام سے کہا: اے رسول اللہ کے بیٹے عجلیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی تلوار عبداللہ بن حسن کے پاس ہے آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہ ہی انہوں نے اسے دیکھا اور نہ ہی ان کے والد نے اسے دیکھا جس کا وہ بیٹا ہے مگر یہ کہ انہوں نے اسے علی بن حسین ع الصلوٰۃ والسلام کے پاس دیکھا ہے۔ اس امر کا مالک محفوظ ہے اور وہ (تلوار) اس کے لئے محفوظ ہے اس لیے تم دائیں بائیں نہ بھٹکو کیونکہ معاملہ بڑا واضح ہے۔ اللہ کی قسم! اگر آسمانوں اور زمین والے اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ ایک معاملے کو اس جگہ سے بدل دیں جہاں اس کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے تو وہ یہ نہیں کر سکتے۔

حدیث ⑥ ﷺ حدثنا إبراهيم بن هاشم (عن حسن بن علي بن الفضال

عن عقبه عن ابيه عن رجل) عن أبي جعفر قال إن السلاح فينا بمنزلة التابوت في بني إسرائيل يدور الملك حيث دار السلاح كما (كان) يدور حيث دار التابوت.

عقبہ نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک آدمی سے اُس نے ابو جعفر ع سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ہم میں ہتھیار کی وہی نسبت ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جس طرف بادشاہی گھومے گی ہتھیار بھی وہیں گھومیں گے جس طرح تابوت گھومتا تھا۔

حدیث ④ حدیثنا أحمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان عن أدين بن الحر عن حمران بن أعين عن أبي عبد الله ع قال لما قبض رسول الله ورث على علمه و سلاحه و ما هنالك ثم صار إلى الحسن و الحسين ثم صار إلى علي بن الحسين.

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ع نے فرمایا: جب رسول اللہ فوت ہو گئے اور علی ع ان کے علم اور ہتھیار اور جو کچھ آپ کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے پھر یہ چیزیں حسن اور حسین ع کے پاس آ گئیں حتیٰ کہ ان کے بعد اس کے وارث علی بن الحسین ع بنے۔

حدیث ⑤ وعنه عن فضالة بن أيوب عن أبان عن يحيى بن أبي العلاء عن أبي عبد الله ع قال لبس أبي درع رسول الله ص و هي ذات الفضول فجرها على الأرض هنا.

یحییٰ بن ابی العلاء نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ع نے فرمایا: میرے والد گرامی ع نے رسول اللہ کی درع پہنی تو وہ کچھ بڑی تھی پس وہ زمین سے لگنے لگی۔

حدیث ۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ ابْنِ مَسْكَانٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتَهُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دَفَعَتْ إِلَى أُمِّ سَلْمَةَ صَحِيفَةً مَخْتُومَةً قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَثَ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) سِلَاحَهُ وَ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يَفْتَشَا اسْتَوَدَعَا أُمَّ سَلْمَةَ (قَالَ: قُلْتُ) ثُمَّ قَبِضًا بَعْدَ ذَلِكَ فَصَارَ إِلَى أَبِيكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ أَوْ صَارَ إِلَيْكَ؟ قَالَ نَعَمْ.

حمران نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ام سلمہ کو صحیفہ مختومہ دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: جب رسول اللہ دنیا سے پردہ کر گئے تو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے علم اور ہتھیار کے وارث ہوئے اور جو کچھ آپ کے پاس تھا سب کے وارث ہوئے پھر وہ چیزیں حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئیں پس جب انہیں اس بات کا خوف ہوا کہ یہ چیزیں کھول دی جائیں گی تو انہوں نے وہ ام سلمہ کے پاس بطور امانت رکھ دیں۔ (حمران کہتے ہیں) میں نے پوچھا: پھر جب وہ دونوں شہید ہو گئے تو وہ آپ کے والد گرامی علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئیں پھر آپ تک پہنچ گئیں اور آپ کی ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا! ہاں۔

حدیث ۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ ابْنِ مَسْكَانٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ ذَكَرْتُ الْكَيْسَانِيَةَ وَمَا يَقُولُونَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَا يَقُولُونَ عِنْدَ مَنْ كَانَ سِلَاحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ فِي سَيْفِهِ مِنْ عِلْمَةٍ كَانَتْ فِي جَانِبِيهِ إِنْ كَانُوا يَعْلَمُونَ؟ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَحْتَاجُ إِلَى بَعْضِ الْوَصِيَّةِ أَوْ إِلَى شَيْءٍ مِمَّا فِي وَصِيَّةِ فَيُبْعَثُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَيَنْسَخُهُ لَهُ.

حمران نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر ع علیہ السلام سے کیسانہ کا ذکر کیا کہ وہ محمد بن علی (محمد حنفیہ) کے متعلق کیا کچھ کہتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: کیا وہ یہ نہیں بیان کرتے کہ رسول اللہ کے ہتھیار کس کے پاس ہیں اور آپؑ کی تلوار میں ایک جانب علامت ہے، وہ اُس علامت کے متعلق بتائیں اگر وہ جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: محمد بن علی (محمد حنفیہ) بعض وصیت کے محتاج ہوتے یا وصیت میں سے کسی چیز کی انہیں ضرورت پڑتی تو وہ علی بن حسین ع علیہ السلام کے پاس کسی کو بھیجتے پس وہ انہیں لکھ دیتے۔

حدیث ۱۱ ﴿ حدیثنا یعقوب بن یزید و محمد بن الحسن بن محمد بن محمد بن ابی عمیر عن عمر بن اذینة عن علی بن سعید قال کنت عند ابی عبد اللہ ع فسمعتہ یقول ان عندی لخاتم رسول اللہ ص و درعہ و سیفہ و لواہ۔
علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ ع علیہ السلام کے پاس تھا میں نے آپؑ سے سنا: میرے پاس رسول اللہ کی انگوٹھی ہے اور آپؑ کی درع، تلوار اور علم بھی ہے۔

حدیث ۱۲ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسن بن موسی بن سعدان عن ابی الحصین الأسدی عن ابی بصیر عن ابی جعفر ع قال خرج أمير المؤمنين ذات ليلة (على أصحابه) بعد عتمة (و هم في الرحبة) و هو یقول همهمة (همهمة) و ليلة مظلمة خرج علیکم الإمام و علیہ قمیص آدم و فی یدہ خاتم سلیمان و عصی موسی ع۔

ابو بصیر نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر ع علیہ السلام نے فرمایا: ایک رات امیر المؤمنین ع علیہ السلام غیابِ شفق کے بعد اپنے اصحاب کے پاس ایک کشادہ جگہ میں آئے جبکہ آپؑ دھیمی آواز میں کہہ رہے تھے رات تاریک ہے تمہارے پاس امام آئے جبکہ اُن کے بدن پر آدم کی قمیص ہے اور ہاتھ میں سلیمان کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا ہے۔

حدیث ﷺ (۱۳) حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن عبد الغفار الجازی قال ذکر عند أبي عبد الله ع الكيسانية وما يقولون في محمد بن علي فقال ألا تسألونهم عند من كان سلاح رسول الله ص إن محمد بن علي كان يحتاج في الوصية أو إلى الشيء فيها فيبعث إلى علي بن الحسين فينسخها له.

عبد الغفار الجازی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ﷺ کے پاس کیسانیا کا ذکر کیا گیا کہ جو کچھ وہ محمد بن علی (محمد حنفیہ) کے متعلق کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے ان سے نہیں پوچھا کہ نبی کے ہتھیار کس کے پاس تھے اور محمد بن علی (محمد حنفیہ) جب وصیت کے محتاج ہوتے یا اس میں کسی چیز کے ضرورت مند ہوتے تو وہ علی بن حسین ﷺ کے پاس کسی کو بھیجتے پس آپ ان کے لیے لکھ دیتے۔

حدیث ﷺ (۱۴) حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن أبي الحسن الرضا ع (قال) ذكر سيف رسول الله ص فقال إنه مصفود الحماثل وقال أتاني إسحاق فعظم بالحق و الحرمة السيف الذي أخذاه هو سيف رسول الله ص؛ فقلت له و كيف يكون هو و قد قال أبو جعفر ع إنما مثل السلاح فينا مثل التابوت في بني إسرائيل أينما دار التابوت دار الملك.

احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ امام ابو الحسن رضا ﷺ کے سامنے جب رسول اللہ کی تلوار کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا: وہ مضبوط پرتلوں والی ہے۔ پھر فرمایا: میرے پاس اسلحہ آیا اور تلوار کے حق و حرمت کی عظیم قسم کھائی کہ وہ تلوار جو اس نے لی ہے وہ رسول اللہ کی تلوار ہے میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ابو جعفر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت

کی تھی جہاں تابوت گھومتا وہیں بادشاہی بھی گوم جاتی۔

حدیث ۱۵ ﷺ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله بن هلال عن عقبه بن خالد عن محمد بن سالم عن أبي عبد الله ع قال قال صليت وخرجت حتى إذا كنت قريباً من الباب استقبلني مولى لبني الحسن ع قال كيف أمسيت يا أبا عبد الله؟ قال قلت من يتق الله فهو بخير قال إني خرجت من عند بني الحسن أنفاً فسمعتهم يقولون إن شيعتك بالكوفة يزعمون أنك نبي وإن عندك سلاح رسول الله ص قال قلت يا أبا فلان لقد استقبلتني بأمر عظيم قال وفعلت؟ قلت نعم قال ذاك أردت قلت هل أنت مبلغ عني كما بلغتني؟ قال نعم قلت والله؟ (قال والله فأعدت عليه فقال والله) قلت وحق الثلاثة؟ (قال وحق الثلاثة) (يا أبا عبد الله) لقد أجبته أن تؤكده على قلت أو فعلت؟ قال نعم قلت ذاك أردت قلت قل لبني الحسن ما تصنعون بأهل الكوفة فيهم من يصدق وفيهم من يكذب هذا أنا عندكم أزعم أن عندي سلاح رسول الله ورايته ودرعه وأن أبي قد لبسها فخطت عليه فلتأت بنو الحسن فليقولوا مثل ما أقول قال ثم أقبل على فقال إن هذا لهو الحسد لا والله ما كانت بنو هاشم يحسنون يججون ولا يصلون حتى عليهم أبي وبقر لهم العلم.

محمد بن سالم نے بیان کیا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں نماز پڑھ کر نکلا جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو مجھے بنی حسن کا ایک غلام ملا وہ کہنے لگا ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام شام کیسی گزری؟۔ میں نے کہا: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ خیریت سے ہی ہوتا ہے۔ اس نے کہا: میں بنی حسن کے پاس سے

ابھی ابھی آ رہا ہوں میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ آپؐ کے کونے کے شیعہ گمان کرتے ہیں کہ آپؐ نبی ہیں اور آپؐ کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہیں۔ (آپؐ فرماتے ہیں) میں نے کہا: اے ابو فلاں! تو مجھے ایک امر عظیم کے ساتھ ملا ہے۔ اس نے کہا: کیا آپؐ نے کوئی ایسا فعل انجام دیا ہے (جس سے وہ سمجھیں ہوں کہ آپؐ نبی ہیں)؟۔ میں نے کہا: ہاں! وہ کہنے لگا: میں نے بھی یہی ارادہ کیا تھا۔ میں نے کہا: کیا تو مجھ سے (جو سنے گا) اسی طرح پہنچائے گا جس طرح (اُن کا سنا) مجھے پہنچایا ہے؟۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم؟۔ اس نے کہا اللہ کی قسم (جو آپؐ کہیں گے) میں اُن تک پہنچاؤں گا۔ میں نے کہا تینوں کا حق؟۔ اس نے کہا: تینوں کا حق اے ابو عبد اللہ ﷺ۔ میں پسند کرتا ہوں کہ آپؐ مجھے بہت تاکید کریں۔ میں نے کہا کیا تو نے یہ فعل انجام دیا ہے؟۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا میں نے یہی ارادہ کیا تھا۔ پھر میں نے کہا: بنی حسن سے کہنا کہ تمہارا اہل کوفہ کے ساتھ کیا تعلق ہے ان میں تو وہ بھی ہیں جو تصدیق کرتے ہیں اور وہ بھی ہیں جو تکذیب کرتے ہیں اور میں تمہارے پاس موجود ہوں اور کہتا ہوں کہ میرے پاس رسول اللہ کے ہتھیار، علم اور درع ہے اور میرے باپ نے وہ پہنی ہے جو (زمین سے) لگتی تھی پس بنو حسن آئیں اور اس طرح کہیں جس طرح میں کہتا ہوں۔ (محمد بن سالم کہتے ہیں) پھر آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ حسد ہے۔ اللہ کی قسم! بنو ہاشم اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ حج کرتے تھے حتیٰ کہ میرے باپ نے انہیں سکھایا اور ان کیلئے علم کو وسیع کیا۔

حدیث ۱۶ ﴿ حدیثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسیٰ عن حریر عن علاء بن سیابة عن ابي عبد الله ع قال سألتہ عما يتحدث الناس انما هي صحيفة مختومة قال فقال ان رسول الله لما أراد الله ان يقبضه اورث عليا عليه وسلاحه وما هناك ثم صار الى الحسن و (الى) الحسين فلما ان حس

الحسین ان یقتل) استودعه ام سلمة ثم قبض بعد ذلك منها قال فقلت ثم صار الى علي بن الحسين ثم صار الى ابيك ثم انتهى اليك؟ قال نعم)۔
 علاء بن سیاہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: جو لوگ صحیفہ مختومہ کے متعلق باتیں کرتے ہیں وہ کیا بات ہے۔ آپؑ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹی کی روح قبض کرنے کا ارادہ کیا تو علیؑ کو آپ کے علم اور ہتھیاروں کا اور جو کچھ وہاں تھا سب کا وارث بنایا پھر وہ وراثت حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملی پھر حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملی۔ جب حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محسوس کیا کہ وہ قتل ہو جائیں گے تو وہ امانت ام سلمہ کے پاس رکھ دی پھر اس کے بعد ان سے وہ امانت لے لی۔ (علاء بن سیاہ کہتے ہیں) میں نے کہا: پھر وہ علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلی گئی پھر آپ کے والد کی طرف چلی گئی پھر آپ کی طرف پہنچ گئی۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ۱۶ ﴿﴾ (حدثنا محمد بن عبد الجبار) عن أبي القاسم عن محمد بن سهل عن إبراهيم بن أبي البلاد عن إسماعيل بن محمد بن عبد الله بن علي بن الحسين عن أبي جعفر محمد بن علي ع قال لما حضرت علي بن الحسين الوفاة قبل ذلك قال أخرج سفظاً أو صندوقاً عنده فقال يا محمد احمل هذا الصندوق قال فحمل بين أربعة قال فلما توفي جاء إخوته يدعون في الصندوق فقالوا أعطنا نصيبنا من الصندوق فقال والله ما لكم فيه شيء ولو كان لكم فيه شيء ما دفعه إلي وكان في الصندوق سلاح رسول الله ص وكتبه.

ابراہیم بن ابی البلاد نے اسماعیل بن محمد بن عبد اللہ بن علی بن الحسین سے روایت کیا کہ ابو جعفر محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: صندوق لاؤ۔ پھر فرمایا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ صندوق اٹھاؤ۔ (امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں) میں نے اُسے

اٹھایا جب آپؐ کی شہادت ہوگئی تو آپؐ کے بھائی آئے اور جو کچھ صندوق میں تھا اُس کا دعویٰ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ صندوق سے ہمارا حصہ ادا کرو۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے مطلب کی اس میں کوئی چیز نہیں ہے اگر کچھ ہوتا تو آپؐ مجھے نہ دیتے۔ (امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) اس صندوق میں نبیؐ کے ہتھیار اور کتابیں تھیں۔

حدیث ۱۸ ﷺ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى (عن الحسن بن فضالة) عن أبان عن الحسن بن أبي سارة عن أبي جعفر قال السلاح فينا بمنزلة التابوت إذا وضع التابوت على باب رجل من بني إسرائيل (علم بني إسرائيل انه) وقد أوتي الملك (و) كذلك السلاح حيث ما دارت دارت الإمامة.

حسن بن ابی سارہ نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم میں ہتھیاروں کی وہی منزلت ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جب تابوت بنی اسرائیل میں سے کسی کے دروازے پر رک جاتا تو بنی اسرائیل یہ جان لیتے کہ حکومت اسی کی ہے۔ اسی طرح ہتھیار جدھر گھومتے ہیں امامت اسی طرف گھومتی ہے۔

حدیث ۱۹ ﷺ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن أحمد بن عبد الله عن أبي الحسن الرضا ع قال سألته عن ذي الفقار سيف رسول الله ص من أين هو؟ قال هبط به جبرئيل من السماء وكانت حلقته من فضة وهو عندي.

احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابی الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذوالفقار کے متعلق پوچھا جو رسول اللہ کی تلوار تھی کہ وہ کس جگہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جبرائیلؑ اسے لے کر آسمانوں سے اترے اس کا

دستہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

حدیث ۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ فَضَالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ الْإِمَامُ يَعْرِفُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ إِنَّهُ أَوْلَى النَّاسِ بِالذِّي كَانَ قَبْلَهُ وَعِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَعِنْدَهُ الْوَصِيَّةُ وَهُوَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا) وَقَالَ السِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يَدُورُ الْمَلِكُ حَيْثُ دَارَ السِّلَاحِ كَمَا كَانَ يَدُورُ حَيْثُ دَارَ التَّابُوتِ.

ابی جمیلہ نے محمد حلبی سے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: امام تین خصالتوں سے پہچانا جاتا ہے وہ ان لوگوں سے اولیٰ ہوتا ہے جو اس سے قبل تھے، اس کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہوتے ہیں، اس کے پاس وصیت ہوتی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ ”بے شک تمہیں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو پہنچا دو“۔ (نساء۔ ۵۸) پھر فرمایا: ہتھیار کی ہم میں وہی منزلت ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی بادشاہی وہیں گھومے گی جہاں ہتھیار ہوں گے جیسے بادشاہی وہیں گھومتی تھی جہاں تابوت ہوتا تھا۔

حدیث ۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ الْقَمِيِّ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَادِ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع قَالَ لَمَّا حَضَرَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَلِكَ أَخْرَجَ السَّفَطَ وَالصَّنْدُوقَ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ هَذَا الصَّنْدُوقَ قَالَ فَحَمَلَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ (قَالَ) فَلَمَّا تَوَفَّى جَاءَ إِخْوَتَهُ يَدْعُونَ فِي الصَّنْدُوقِ فَقَالُوا أَعْطَانَا نَصِيبَنَا مِنَ الصَّنْدُوقِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ مَا دَفَعَهُ إِلَيْنَا

كان في الصندوق سلاح رسول الله وكتبه.

عیسیٰ بن عبد اللہ بن عمر نے جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: جب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ نے صندوق نکالا اور فرمایا: اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ صندوق اٹھا لو پس میں نے اسے اٹھالیا۔ جب آپ کی شہادت ہوگئی تو آپ کے بھائی آئے اور جو کچھ صندوق میں تھا اس کا دعویٰ کرنے لگے اور کہنے لگے ہمیں ہمارا حصہ ادا کرو۔ میں نے کہا تمہارا اس میں کچھ بھی حصہ نہیں اگر کچھ ہوتا تو آپ اسے ہمیں نہ دیتے۔ (پھر فرمایا) صندوق میں رسول اللہ کے ہتھیار اور آپ کی کتابیں تھیں۔

حدیث ۴۲ ﴿﴾ حدثنا عبد الله بن جعفر، عن محمد بن عيسى، عن يونس بن عبد الرحمن (عن محمد بن حكيم) عن ابي ابراهيم عليه السلام قال: السلاح (موضوع عندنا) مدفوع (عنه، ائنه) لو وضع عند شر خلق الله كان خيرهم، لقد حدثني ابي عنه انه حيث بنى (بالثقفية وكان شق) له في الجدار فنجد البيت، فلما كان في صبيحة عرسه رمى ببصره فرأى (حذوا) خمسة عشر مسباراً، ففرع لذلك وقال: تحوّلوني فأتى أريد ان ادعو موالى في حاجة، فكشطه، فما منها مسبار، الا وجداه مصر وفاطمة عن السيف وما وصل اليه شيء۔

محمد بن حکیم نے بیان کیا کہ ابی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس ایسا سلخ ہے جو ہماری حفاظت کا ذریعہ ہے اگر وہ خدا کی بدترین مخلوق کے لیے ہوتا تو وہ ان کے لیے بہت اچھا ثابت ہوتا۔ میرے والد نے اس کے متعلق مجھ سے حدیث بیان کی ہے اس حیثیت کے ساتھ کہ وہ بنی ثقیفہ کے متعلق ہے اس کے لیے دیوار کو پھاڑا گیا تو ہم نے ایک گھر دیکھا جس کی چھت بہت خوبصورت تھی اور ہم اس کی طرف نظروں کو گھما رہے تھے، دیوار کے نیچے دیکھا تو پندرہ مسمار پڑے تھے بنی ثقیفہ اُسے

دیکھ کر گھبرائے انہوں نے کہا تو ایک طرف پھر جا میں کچھ چاہنے والوں کو کسی ضرورت کے تحت بلاتا ہوں جب انہوں نے گھر کھولا تو اس میں کوئی مسمار وغیرہ نہیں تھا مگر ایک تلوار پڑی تھی اس کے علاوہ کوئی چیز وصول نہیں ہوئی۔

حدیث ۴۳ ﷺ حدثنا عمار بن موسیٰ عن الحسن بن ظریف عن أبيه عن الحسن بن زيد قال لما كان من أمر محمد بن عبد الله بن الحسن ما كان ودعاة لنفسه أمر أبو عبد الله ع بسفط فأخرج إليه منه صرة فيها مائة دينار لينفقها لعمودان فمد يده إلى خرقة فردها ثم قال هذا عقاب رأية رسول الله ص.

حسن بن زید نے بیان کیا کہ جب محمد بن عبد اللہ بن الحسن کا معاملہ پیش آیا تو ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے بلایا اور نوکری کے باہر لانے کا حکم دیا پس نوکری آپ کی طرف لائی گئی اس میں سے آپ نے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک سو دینار تھے تاکہ انہیں عمودان پر خرچ کریں۔ (راوی کہتا ہے) آپ نے اپنا ہاتھ ایک کپڑے کے ٹکڑے کی طرف بڑھایا پھر واپس کھینچ لیا پھر فرمایا: یہ نبی کے جھنڈے کے آخری کپڑے ہیں۔

حدیث ۴۴ ﷺ حدثنا محمد بن أحمد عن محمد بن عيسى عن حماد بن عيسى عن أبان عن الحسن بن أبي سارة عن أبي جعفر ع قال السلاح فينا بمنزلة التابوت في بني إسرائيل إذا وضع التابوت على باب رجل من بني إسرائيل علم بنو إسرائيل أنه قد أوتى الملك فكذلك السلاح حيث ما دار دارت الإمامة.

حسن بن ابی سارہ نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہتھیار کی ہم میں وہی منزلت ہے جو بنی

اسرائیل میں تابوت کی تھی جب تابوت کسی گھر کے دروازے پر رکھا جاتا تو بنی اسرائیل جان لیتے کہ اس کو بادشاہی مل گئی ہے اسی طرح ہتھیار جس طرف پھر جائیں تو اس طرف امامت گھوم جاتی ہے۔

حدیث ۲۵ ﴿﴾ حدثنا محمد بن أحمد عن محمد بن عيسى (عن حماد بن عيسى) عن عبد الأعلى عن أبي عبد الله ع قلت إن الناس يتكلمون في أبي جعفر يقولون ما بالها تخطت من ولد أبيه (من له) مثل قرابته ومن هو أكبر منه و قصرت عن من هو أصغر منه فقال يعرف صاحب هذا الأمر بثلاث خصال لا تكون في غيره هو أولى الناس بالذي قبله وهو وصيه وعندة سلاح رسول الله ص و وصيته وذلك عندي لا أنزع فيه.

عبد الاعلیٰ نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا لوگ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا وجہ ہے کہ (امامت میں) وہ اپنے باپ کی اولاد سے تجاوز کر گئے جو انکا قرابت دار تھا جو ان سے بڑا تھا اور جو ان سے چھوٹا تھا وہ بھی (امامت سے) قاصر رہا۔ پس آپ نے فرمایا: اس امر کا صاحب تین خصاتوں سے پہچانا جاتا ہے جو اُس کے علاوہ کسی اور میں نہیں ہوتیں۔ وہ اُن لوگوں سے اولیٰ ہوتا ہے جو اُس سے قبل ہوں۔ وہ آپ کا وصی ہوتا ہے اور اُس کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار اور وصیت ہوتی ہے اور وہ میرے پاس ہیں جس میں کسی قسم کی کمی نہیں۔

حدیث ۲۶ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن الحسين عن الحسين بن أسد عن الحسين القمي عن نعمان بن منذر عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر ع قال قال أمير المؤمنين ع حين قتل عمر ناشد هم فقال نشدتم بالله هل فيكم أحد ورث سلاح رسول الله ودوابه وخاتمه غيري؟ قالوا لا.

جابر نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب عمر قتل کیا گیا تو امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں قسم

دے کر پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ کے ہتھیاروں چوپایوں کا اور انگوٹھی کا میرے علاوہ وارث ہو۔ کہنے لگے کوئی نہیں۔

حدیث ۴۷ ﴿ حدیثنا محمد بن عیسیٰ عن علی بن الحکم عن أبان وسہل بن الحسین عن بنان بن محمد عن علی بن الحکم و موسیٰ بن القاسم عن أبان بن عثمان عن أبي بصير قال سمعت سليمان بن خالد يسأل أبا عبد الله ع فقال جعلت فداك إن عبد الله بن الحسن يزعم أن سيف رسول الله عندة فقال أبو عبد الله (لا ورب هذا المصبح) ما رآه ولا (ابو) بواحدة من عينيه قط ثم قال لا أدري (إلا أن) يكون رآه أبو وه وهو صبي وهو في حجر علي بن الحسين.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن خالد سے سنا وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھ رہے تھے کہ میں آپ پر قربان جاؤں عبد اللہ بن حسن کہتا ہے کہ رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس چراغ کے رب کی نہ اس نے اسے دیکھا ہے اور نہ ہی اس کے والد نے اپنی آنکھوں میں سے ایک سے بھی اسے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ اس کے والد نے اسے دیکھا جب وہ بچے تھے اور علی بن حسین علیہ السلام کی گود میں تھے۔

حدیث ۴۸ ﴿ حدیثنا أبو محمد عن عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن علي بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالي عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول ألواح موسى عندنا وعصى موسى عندنا ونحن ورثنا النبي ص.

ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: موسیٰ کی الواح ہمارے پاس ہیں اور انکا

عصاء بھی ہمارے پاس ہے ہم نبی سے ان چیزوں کے وارث ہوئے۔

حدیث ۳۹ ﷺ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن سكين عن نوح بن دراج عن عبد الله بن أبي يعفور قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إنما مثل السلاح فينا مثل التابوت في بني إسرائيل حيثما دار التابوت دار العلم.

عبد اللہ بن ابی یعفور نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہتھیار ہم میں تابوت کی طرح ہیں جہاں تابوت گھومتا علم بھی اسی طرف گھوم جاتا۔

حدیث ۴۰ ﷺ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن الحسن عن فضالة عن يحيى عن أبيه عن عبد الله بن سليمان قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن السلاح فينا كمثل التابوت في بني إسرائيل حيث دار التابوت فثم الملك وحيث ما دار السلاح فثم العلم.

عبد اللہ بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہتھیار ہم میں تابوت کی طرح ہیں جہاں تابوت گھومتا وہیں بادشاہی گھومتی اسی طرح جہاں ہتھیار گھومیں گے وہیں علم گھومے گا۔

حدیث ۳۱ ﷺ حدثنا سلمة بن الخطاب عن عبد الله بن محمد عن منيع بن الحجاج البصرى عن مجاشع عن معلى عن محمد بن الفيض عن محمد بن علي ع قال كان عصى موسى لأدم فصارت إلى شعيب ثم صارت إلى موسى بن عمران وإنما لعندنا وإن عهدى بها أنفا وهي خضراء كهيئتها حين انتزعت من شجرها وإنما لتنطق إذا استنطقت أعدت لقائنا ليصنع (بها) كما كان

موسى يصنع بها وإنها لتروع وتلقف (ما يافكون) وتصنع ما تؤمر، وإنها حيث أقبلت تلقف ما يافكون، تفتح لها شفتان: أحدهما في الأرض والأخرى في السقف، وبينهما أربعون ذراعاً، وتلقف ما يافكون بلسانها)۔

محمد بن فیض نے بیان کیا کہ محمد بن علیؑ نے فرمایا: موسیٰ کا عصا آدم کا تھا پھر شعیب کا ہو گیا پھر موسیٰ بن عمران کے پاس آ گیا۔ بے شک اب وہ ہمارے پاس ہے ابھی ابھی میں اسے دیکھ کر آیا ہوں، وہ سبز ہے اپنی پہلی حالت کی طرح جب اسے اس کے درخت سے کاٹا تھا، بے شک جب اس کو بولنے کا کہا جائے تو بولتا ہے۔ وہ ہمارے قائمؑ کے لیے تیار کیا گیا ہے وہ اس کے ساتھ وہی کام کریں گے جو موسیٰ کرتے تھے اور بے شک وہ اس سے ڈرائیں گے اور جو جھوٹ جوڑا جائے گا وہ اس کو نگل جائے گا، اسے جو حکم دیا جائے گا یہ اُسے پورا کرے گا وہ جب آئے گا تو جو جھوٹ جوڑا جائے گا اس کو نگل جائے گا اس کے دو ہونٹ کھولے جائیں گے ایک نیچے کی طرف اور دوسرا اوپر کی طرف اور ان کے درمیان چالیس ہاتھ ہوں گے وہ جو کچھ جھوٹ جوڑتے ہیں وہ اپنی زبان سے سب کو نگل جائے گا۔

حدیث ﷺ (۳۲) حدثنا أحمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان عن سليمان بن خالد قال قلت إن العجلية يزعمون أن سلاح رسول الله ص عند ولد الحسن؟ قال كذبوا والله قد كان لرسول الله سيفان وفي أحدهما علامة في ميمنته فليخبروا (بعلامتهما وأسمائهما) إن كانوا صادقين ولكن لا أرى ابن عمي قال قلت و ما اسمهما؟ فقال اسم إحداهما الرسوم والآخر هخضم.

سليمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے (آپؐ سے) عرض کیا عجلیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے

تہتیار حسن کی اولاد کے پاس ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہوں نے جھوٹ کہا ہے اللہ کی قسم! نبیؐ کی دو تلواریں ہیں جن میں سے ایک میں دائیں جانب ایک علامت ہے اگر وہ سچے ہیں تو وہ بتائیں کہ وہ علامت کیا ہے اور ان دونوں کے نام کیا ہیں لیکن میں اپنے چچا زادوں پر عیب نہیں لگاتا۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: ان کے کیا نام ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ایک کا نام الرسومہ اور دوسری کا نام مخذمہ ہے۔

حدیث ۳۳ ﴿﴾ حدثنا محمد بن أحمد عن (محمد بن) الحسين عن أحمد بن محمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن عبد الأعلی بن أعین قال سمعت أبا عبد الله ع يقول عندي سلاح رسول الله ص لا أنزع فيه ثم قال إن السلاح مدفوع عنه لو وضع عند شمر خلق الله كان أخيرهم ثم قال إن هذا الأمر يصير إلى من يلوى له الحنك فإذا كانت من الله فيه المشية خرج فيقول الناس ما هذا الذي كان ويصنع الله له يده على رأس رعيتيه.

عبد اعلیٰ بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: میرے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہیں اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔ پھر فرمایا: یہ ہتھیار رسول اللہ سے ہمارے پاس آئے ہیں اگر یہ اللہ کی نہایت بری مخلوق کے پاس بھی رکھ دیے جائیں تو یہ اس کے لئے بھی خیر ہی ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ امر اسی کی طرف انجام پاتا ہے جس کی طرف لوگوں کو موڑ دیا جائے اور اگر اس میں اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو تو وہ خروج کرتا ہے پس لوگ کہتے ہیں یہ وہ نہیں ہے جو پہلے تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو رعیت کے سر پر رکھ دیتا ہے۔

حدیث ۳۴ ﴿﴾ حدثنا علی بن الحسن بن علی بن فضال عن أبيه عن

إبراهيم بن محمد الأشعري عن عمران الحلبي عن عبد الله بن سليمان قال سمعت أبا جعفر يقول السلاح فينا بمنزلة التابوت في بني إسرائيل حيث ما دار (دار) العلم.

عبد اللہ بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہتھیار کی ہم میں وہی منزلت ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جہاں بھی وہ گھومتے ہیں علم بھی وہیں گھومتا ہے۔

حدیث ۳۵ ﴿﴾ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين عن ابن سنان عن العزرمي عن أبي المقدام قال كنت أنا وأبي (المقدام) حاجين قال فماتت أم أبي (المقدام) في طريق المدينة قال فجمت أريد الإذن على أبي جعفر ع فإذا بغلته مسرجة وخرج ليركب فلما رأني قال كيف أنت يا أبا المقدام؟ قال قلت بخير جعلت فداك ثم قال يا فلانة استأذني على عمتي قال ثم قال لا تعجل حتى آتيك قال فدخلت على عمته فاطمة بنت الحسين و طرحت لي وسادة فجلست عليها ثم قالت كيف أنت يا أبا المقدام؟ قلت بخير جعلني الله فداك يا بنت رسول الله ص قال قلت يا بنت رسول الله شيء من آثار رسول الله؟ قال فدعت ولدها فجاءوا خمسة فقالت يا أبا المقدام هؤلاء لحم رسول الله ودمه (و) أرتني جفنة فيها وضر عجين و ضبابته حديد فقالت هذه الجفنة التي أهديت إلى رسول الله ص ملاء لحم و ثريد قال فأخذتها و تمسحت بها.

ابی المقدام نے بیان کیا میں اور ابو المقدام حج کرنے والے تھے تو ابو المقدام کی والدہ مدینہ کے راستہ میں فوت ہو گئیں۔ میں ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اجازت لینے آیا تو ان کی خچر پر کاٹھی پڑی ہوئی تھی وہ سوار ہو کر جانے کے لیے باہر آئے تو فرمایا: اے فلاں! میری پھوپھی سے اجازت لے۔ پھر فرمایا:

جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں آ جاؤں۔ (ابا المقدان کہتے ہیں) پھر میں آپؐ کی پھوپھی کے پاس گیا جن کا نام فاطمہ بنت الحسینؑ تھا انہوں نے میرے لیے ایک تکیہ لگا دیا میں اس پر بیٹھا تو وہ کہنے لگیں اے ابا المقدم! تم کیسے ہو؟۔ میں نے کہا: میں خیریت سے ہوں اے رسول اللہ کی بیٹی اللہ تعالیٰ مجھے آپؐ پر فدا کرے۔ پھر میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ کی بیٹی کیا آپؐ کے پاس رسول اللہ کے آثار میں سے کوئی نشانی موجود ہے؟۔ انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا جو پانچ تھے پھر انہوں نے فرمایا: اے ابو المقدم! یہ رسول اللہ کا گوشت اور خون ہیں۔ (ابا المقدم کہتے ہیں) انہوں نے مجھے آپؐ کا ایک بڑا برتن دکھایا جس میں کھانے کے اثرات تھے اور گوندھا ہوا آٹا اور ایک لوہے کی رکاوٹ تھی پس انہوں نے فرمایا: اس برتن میں گوشت اور ثرید تھا جو رسول اللہ کو ہدیئہ بھیجا گیا تھا (ابا المقدم کہتے ہیں) میں نے اسے لے کر (ہاتھوں پر) پر مل لیا۔

حدیث ۳۳ ﴿ حدیثنا الحسین بن علی عن محمد بن عبد اللہ بن المغیرة

عن سلیمان بن جعفر قال کتبت إلى أبي الحسن الرضا ع عندك سلاح رسول؟
الله فکتب إلى بخطه الذي أعرفه هو عندي.

سلیمان بن جعفر نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن الرضا ع عليه السلام کو لکھا: ”کیا آپؐ کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہیں؟“۔ آپؐ نے اپنے خط میں لکھا: جسے میں پہچانتا ہوں وہ میرے پاس ہے۔“

حدیث ۳۴ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد (بن عیسی) عن (احمد بن) محمد بن

أبي نصر عن أبي الحسن الرضا ع قال أتاني إسحاق فعظم علي بالحق و الحرمة
السيف الذي أخذاه هو سيف رسول الله؟ فقلت له لا و كيف يكون هو و قد
قال أبو جعفر ع إنما مثل السلاح فينا مثل التابوت في بني إسرائيل أينما دار

التابوت دار الملك.

احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ ابو الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے پاس اسحق آیا اور اس نے حق و حرمت کی قسم کھا کر کہا کہ جو تلوار اس نے لی ہے وہ رسول اللہ کی تلوار ہے؟۔ میں نے کہا: نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جدھر تابوت گھومتا اسی طرف بادشاہی گھوم جاتی۔

حدیث ۳۸ ﴿﴾ وعنہ عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن ابن مسكان عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع ترك رسول الله ص من المتاع سيفاً ودرعاً وعنزة ورحلاً وبغلة الشهباء فورث ذلك كله علي بن أبي طالب ع.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسول اللہ کے چھوڑے ہوئے سامان میں ایک تلوار، درع، برچھی، رحل اور ایک شہباء نچر تھا پس ان سب چیزوں کے وارث علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے۔

حدیث ۳۹ ﴿﴾ وعنہ عن الحسين عن فضالة عن عمر بن أبان قال سألت أبا عبد الله ع عما يتحدث الناس أنه دفعت إلى أم سلمة زوج النبي ص صحيفة مختومة فقال إن رسول الله ص لما قبض ورث علي بن أبي طالب علمه وسلاحه وما هناك ثم صار إلى الحسن والحسين ثم صار إلى علي بن الحسين قلت ثم إلى أبيك ثم انتهى إليك؟ قال نعم.

عمر بن ابان سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: جس چیز کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ وہ ام سلمہ کے سپرد کی گئی جو کہ رسول اللہ کی بیوی تھیں تو کیا وہ صحیفہ مختومہ تھا؟۔ آپ نے فرمایا: جب

رسول اللہ فوت ہوئے تو آپ کے علم، ہتھیار اور جو کچھ بھی آپ کے پاس تھا علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے وارث ہوئے پھر وہ چیزیں حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملیں پھر حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملیں پھر یہ چیزیں علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئیں۔ (عمر بن ابان کہتا ہے) میں نے کہا: پھر آپ کے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئیں پھر آپ کے پاس آگئیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ۴۰ ﴿ حدیثنا (محمد بن) محمد بن الحسن بن محمد بن محمد بن
 ابي نصر عن حماد بن عثمان عن عبد الأعلى بن أعين قال سمعت أبا عبد الله ع
 يقول عندي سلاح رسول الله ص لا أنزع فيه قال (وسمعته) يقول إن
 السلاح مدفوع عنه لو وضع عند شريك خلق الله لكان خيرا لهم ثم قال هذا الأمر
 يصير إلى من يلوى له الحنك.

عبد الأعلى بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: میرے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہیں جس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔ (عبد الأعلى کہتے ہیں) آپ نے مزید فرمایا: یہ ہتھیار رسول اللہ سے ہمارے پاس آئے۔ اگر یہ بدترین مخلوق کے پاس رکھ دیے جائیں تو یہ ان کے لیے بھی خیر ہی ہوں گے۔ پھر فرمایا: یہ امر اسی کی طرف انجام پاتا ہے جس کی طرف لوگوں کو موڑ دیا جائے۔

حدیث ۴۱ ﴿ حدیثنا ابراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن أبيه
 عن فضيل بن عثمان عن أبي عبيدة الحذاء قال قال لي أبو جعفر ع يا أبا عبيدة
 من كان عند سيف رسول الله ص ودرعه ورايته البغلة ومصحف فاطمة
 (قرت عينه).

ابو عبیدہ الخدّاء نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو جعفر عَلَيْهِ السَّلَامُ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! جس کے پاس رسول اللہ کی تلوار، درع، مصحفِ فاطمہ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور وہ علم جس سے غلبہ حاصل ہوتا ہے ہو اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں۔

حدیث ﷺ (۳۲) ﷺ حدثنا إبراهيم بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن محسن بن احمد عن أبان بن عثمان (عن فضيل بن يسار) عن أبي عبد الله ع قال لبس أبي درع رسول الله ص ذات الفضول فخطت ولبست أنا فكان وكان. فضيل بن يسار نے ابو عبد اللہ عَلَيْهِ السَّلَامُ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: میرے والد نے نبی کی درع پہنی تو وہ بڑی تھی اور زمین سے لگتی تھی اور میں نے پہنی تو وہ اسی طرح تھی۔

حدیث ﷺ (۳۳) ﷺ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي القاسم عبد الرحمن بن حماد عن محمد بن سهل عن إبراهيم بن أبي البلاد عن عيسى بن عبد الله عن محمد بن عمر بن علي عن أمه أم الحسين بنت عبد الله بن محمد بن علي بن الحسين (قال) قالت بينما أنا جالسة عند عمي جعفر بن محمد إذ دعا سعيدة جارية كانت له وكانت منه بمنزلة فجاءته بسفط فنظر إلى خاتمه عليه ثم فصه ثم نظر في السفط ثم رفع رأسه إليها فأغلظ لها قال قلت فديتك كيف ولم أرك أغلظت لأحد قط فكيف بسعيدة؟ قال أتدرين أي شيء صنعت يا بنية؟ هذه راية رسول الله ص العقاب أغفلتها حتى ائتكلت قالت ثم أخرج خرقة سوداء (فنفضها) ثم وضعها على عينيه ثم أعطانها فوضعها على عيني ووجهي ثم اسستخرج صرة فيها دنانير قدر مأتي دينار فقال هذه رفعها

إلى (ابی) من ثمن العمودان لوقعة تكون بالمدينة ينجو منها من كان (منها) على
ثلاثة أميال ولها اشترى الطيبة فوالله ما أدر کہا ابي ووالله ما أدری أدر کہا
أمر لا قال ثم استخرج صرة أخرى دونها فقال هذه (كان) دفعها أيضا لوقعة
تكون بالمدينة ينجو منها (من كان على ميل من المدينة ولها اشترى
العريض فوالله ما أدر کہا ابي ووالله ما أدری أدر کہا امر لا)۔

محمد بن عمر بن علی نے اپنی ماں ام الحسین بنت عبد اللہ بن محمد بن علی بن الحسین علیہ السلام سے بیان
کیا انہوں نے کہا میں اپنے چچا جعفر بن محمد علیہ السلام کے پاس بیٹھی تھی پس آپ نے سعیدہ کو بلایا جو
آپ کی ایک کنیز تھی اور وہ آپ کے نزدیک اعلیٰ مرتبہ رکھتی تھی وہ ایک ٹوکری لے کر آئی پس آپ
نے انگوٹھی کی طرف دیکھا پھر نگینہ کو دیکھا پھر ٹوکری میں دیکھا پھر اس لڑکی کی طرف نظر اٹھائی تو اس
کے لیے سختی کی۔ (ام الحسین کہتی ہیں) میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں میں نے آپ کو کسی کے
ساتھ اتنی سختی کرتے نہیں دیکھا مگر سعیدہ کے ساتھ کیوں؟۔ آپ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے اے
بیٹی اس نے کیا کیا؟ یہ نبی کا وہ علم ہے جس کا نام عقاب ہے اس نے اس سے غفلت برتی جبکہ میں نے
اس پر بھروسہ کیا۔ پھر آپ نے ایک سیاہ رومال نکالا پھر اسے اپنی آنکھوں سے لگایا پھر مجھے دیا میں
نے بھی اپنی آنکھوں اور چہرے سے لگایا پھر ایک تھیلی نکالی جس میں تقریباً دو سو دینار تھے۔ آپ نے
فرمایا: یہ مجھے میرے والد محترم علیہ السلام نے دیے اور کہا یہ ان عمودان (مکہ کے قریب ایک بستی) کی
قیمت سے ایک واقعہ کے لیے تھے جو مدینہ میں ہوا پس جو اس سے تین میل کے فاصلے پر تھا وہ بیچ گیا
اور اسی لیے اس کے لیے طیبہ (ایک زمین) خریدی اور اللہ کی قسم میں نہیں بتا سکتا کہ اسے انہوں نے
پایا یا نہیں پایا پھر ایک اور تھیلی نکالی جو پہلی کے علاوہ تھی تو فرمایا: یہ بھی انہوں نے مجھے دی ایک واقعہ کی
وجہ سے جو مدینے میں ہوگا جس سے نجات وہ پائے گا جو مدینے سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اور

اس کے لیے انہوں نے عریض (ایک زمین) خریدی اور اللہ کی قسم! میں نہیں بتا سکتا کہ اسے انہوں نے پایا یا نہیں پایا۔

حدیث ۴۳ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن ابن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر قال قال (لی) أبو جعفر ع ألم تسبع قول رسول الله ص فی علی ع والله لتؤتین خاتم سلیمان والله لتؤتین عصی موسیٰ. جابر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو جعفر ع الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم نے علی ع الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نبی کا فرمان نہیں سنا: اللہ کی قسم! تجھے سلیمان کی انگوٹھی ملے گی اور اللہ کی قسم! تجھے موسیٰ کا عصا ملے گا۔

حدیث ۴۵ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسین اللؤلؤی عن أبي الحصين الأسدي عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال خرج أمير المؤمنين ع ذات ليلة على أصحابه بعد عتمة و هم في الرحبة و هو يقول همهمة (همهمة) في ليلة مظلمة خرج عليكم الإمام و عليه قميص آدم و في يده خاتم سليمان و عصی موسیٰ.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو جعفر ع الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ایک رات امیر المؤمنین ع الصلوٰۃ والسلام غیابِ شفق کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس گئے جبکہ وہ ایک کشادہ جگہ میں تھے آپؑ دھیمی آواز سے کہہ رہے تھے کہ تاریک رات میں تمہاری طرف امام نکلے۔ آپؑ (کے بدن پر) آدم کی قمیض تھی اور آپؑ کے ہاتھ میں سلیمان کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا تھا۔

حدیث ۴۶ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن ابن مسكان عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع

ترك رسول الله من المتاع سيفاً و درعاً و عنزة و رحله و بغلته الشهباء
فورث ذلك كله على بن أبي طالب ع.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسول اللہ کے چھوڑے ہوئے سامان میں ایک
تلوار، ایک درع، بکری، رحل اور شہبانچر تھا پس ان سب چیزوں کے وارث علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بنے۔

حدیث ۴۷ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله
بن القاسم عن أبي سعيد الخراساني عن أبي عبد الله قال قال أبو جعفر ع إذا
قام القائم بمكة و أراد أن يتوجه إلى الكوفة نادى مناديه ألا لا يحمل أحد
منكم طعاماً ولا شراباً و يحمل حجر موسى بن عمران و هو و قر بعير و لا ينزل
منزلاً إلا انبعث عين منه فمن كان جائعاً شبع و من كان ظمئاً روى فهو حتى
ينزلوا النجف من ظهر الكوفة.

ابو سعید خراسانی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب
قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ میں قیام کریں گے اور کوفہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو ایک منادی نداء دے گا کہ تم میں
کوئی اپنے ساتھ کھانا پینا نہ لے بلکہ موسیٰ بن عمران کا پتھر ساتھ لے۔ وہ جب بھی کسی منزل پر اتریں
گے اس کا ایک چشمہ اُبل پڑے گا پس جو شخص بھوکا ہوگا وہ سیر ہو جائے گا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب
ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ کوفہ کے پیچھے سے نجف میں جا اتریں گے۔

حدیث ۴۸ ﴿ حدیثنا یعقوب بن یزید عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن

أذينة عن برید بن معاوية عن أبي جعفر ع في قول الله تبارك و تعالیٰ (إِنَّ اللَّهَ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا

بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ) قَالَ إِيَّانَا عَنِي أَنْ يُوَدَى الْأَوَّلَ مِنَّا إِلَى الْإِمَامِ
الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ السَّلَاحُ وَالْعِلْمُ وَالْكِتَابُ.

برید بن معاویہ نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ
تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ۗ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۗ إِنَّ اللَّهَ
نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ﴾ ”بے شک تمہیں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کو پہنچا دو اور
جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ جس بات کی
تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ بہت ہی اچھی ہے“۔ (نساء۔ ۵۸) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں کہ
ہم میں سے پہلا اپنے بعد والے امام کو ہتھیار، علم اور کتب پہنچا دے۔

حدیث ۴۹ ﴿۴۹﴾ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْحِذَّاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع
قَالَ قُلْتُ لَهُ جَعَلْتَ فِدَاكَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُمَسَّ صَدْرَكَ فَقَالَ أَفْعَلُ فَمَسَسْتُ
صَدْرَهُ وَمَنَاكِبَهُ فَقَالَ وَلِمَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ فَقُلْتُ جَعَلْتَ فِدَاكَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ وَ
هُوَ يَقُولُ إِنَّ الْقَائِمَ وَاسِعَ الصَّدْرِ مُسْتَرَسِلَ الْمُنْكَبِينَ عَرِيضَ مَا بَيْنَهُمَا
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَبِي لَبَسَ دَرْعَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَكَانَتْ تَسْتَخْبِ عَلَى الْأَرْضِ وَأَنَا
لَبَسْتُهَا فَكَانَتْ وَكَانَتْ وَإِنَّهَا (أَنْمَا) تَكُونُ مِنَ الْقَائِمِ كَمَا كَانَتْ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ص مَشْمُورَةٌ كَأَنَّهُ تَرَفَعَ نِطَاقُهَا بِمَحَلَّتَيْنِ وَلَيْسَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ جَازِ
أَرْبَعِينَ.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں میں آپ کا سینا
چھونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: چھولو۔ (ابو بصیر کہتے ہیں) میں نے آپ کا سینا چھوا اور کندھے

چھوئے تو آپؐ نے فرمایا: اے ابامحمد! تم نے کندھے کیوں چھوئے؟۔ میں نے کہا: میں آپؐ پر قربان جاؤں میں نے آپؐ کے والد گرامیؑ سے سنا ہے کہ قائمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کشادہ سینے، چوڑے کندھوں اور ان میں خاطر خواہ فاصلے والا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: اے ابومحمد! میرے والد نے نبیؐ کی درع پہنی تو وہ زمین کو چھوتی تھی اور میں نے پہنی تو ایسی اور ایسی تھی اور وہ قائمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح ہوگی جس طرح رسول اللہؐ کو ہوتی تھی (یعنی پوری ہوگی) گویا کہ اس کا نطق دوکاندھوں سے اٹھالیا گیا ہو اور اس امر کا صاحب ۴۰ سے زیادہ کانہیں۔

حدیث ﷺ (۵۰) حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن (صفوان بن يحيى عن أبي الحسن الرضا ع قال قال أتى أبي بسلاح رسول الله ص ولقد دخل عمو متي من ذلك كلمة فقال صفوان و ذكرنا سيف رسول الله ص فقال أتاني إسحاق بن جعفر فعظم علي (وسالني) بالحق و الحرمة السيف الذي أخذاه هو سيف رسول الله ص؟ قال فقلت لا كيف يكون هذا و قد قال أبو جعفر ع مثل السلاح فينا مثل التابوت في بني إسرائيل حيث ما دار دار الأمر قال فسألته عن ذى الفقار سيف رسول الله فقال نزل به جبرئيل من السماء و كانت حليته فضة وهو عندي.

صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابو الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے والد گرامیؑ رسول اللہؐ کا ہتھیار لے کر آئے تو میرے چچا نے کوئی کلمہ کہا۔ صفوان کہتا ہے ہم نے رسول اللہؐ کی تلوار کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: میرے پاس اسحق بن جعفر آئے اور تعظیم بجالاتے ہوئے تلوار کی حقانیت اور حرمت کے متعلق سوال کیا کہ جو تلوار مجھے ملی ہے کیا وہ رسول اللہؐ کی تلوار ہے۔ میں نے کہا نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ابو جعفرؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی

تا بوت جس طرف ہوتا حکومت اسی طرف گھوم جاتی۔ (صفوان کہتے ہیں) میں نے آپ سے نبی کی تلوار ذوالفقار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اسے جبرئیل آسمان سے لے کر آئے اس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

حدیث ۵۱ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن الحسين عن محمد بن إسماعیل عن أبي إسماعیل السراج عن بشر بن جعفر عن المفضل الجعفی (اظنہ) عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول أتدری ما كان قمیص یوسف؟ قال قلت لا قال إن إبراهيم لما أوقد له النار أتاه جبرئیل بثوب من ثياب الجنة فألبسه إياه فلم یضره معه حر ولا برد فلما حضر إبراهيم الوفاة جعله فی تمیمة وعلقها علی إسحاق وعلقها إسحاق علی یعقوب فلما ولد یوسف علقها علیه (وكان) فی عضده حتی كان من أمره ما كان فلما أخرج یوسف بمصر القمیص من التمیمة وجد یعقوب رجحه فهو قوله تعالیٰ (إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْ لَا أَن تَفَنَّدُونَ) فهو ذلك القمیص الذي أنزل به من الجنة قلت جعلت فداك فیالی من صار ذلك القمیص؟ فقال إلى أهله ثم قال كل نبی ورث علمه أو غیره فقد انتهى إلى محمد ص (وأهل بيته).

مفضل جعفی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ع علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یوسف کی قمیص کیا تھی؟۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا: ابراہیم کے لیے جب آگ جلائی گئی تو ان کے پاس جبرائیل جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا لے کر آئے پس وہ انہیں پہنا دیا پس انہیں آگ کی گرمی کچھ نقصان نہ دے سکی اور انہیں سردی بھی کوئی تکلیف نہ دے سکی۔ جب ابراہیم کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اس کا تعویذ بنا کر اسحق کے گلے میں لٹکا دیا اور پھر اسحق نے یعقوب کے گلے میں لٹکایا جب

یوسف پیدا ہوئے تو تعویذ ان کے گلے میں لٹکا دیا اور جب ان پر مصیبت آئی تو وہ ان کے بازو پر تھا۔ جب وہ مصر گئے اور قمیض کو نکالا تو یعقوبؑ نے اس کی خوشبو محسوس کی تو کہنے لگے ﴿إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفِئِدُونِ﴾ ”یقیناً میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں اگر تم مجھے بہکا ہو انہ سمجھو“ (یوسف - ۹۴) فرمایا: یہی وہ قمیض تھی جو جنت سے آئی تھی۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں پھر یہ قمیض کہاں گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اپنے (اس کے) اہل کی طرف چلی گئی۔ پھر فرمایا: ہر نبی جو علم کا وارث ہو یا کسی دوسری چیز کا وارث ہو اس کی وراثت محمد ﷺ اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام کو پہنچی ہے۔

باب نمبر ﴿٥﴾

ائمہ کے پاس وہ صحیفہ ہے جس میں جنتیوں اور جہنمیوں
کے نام ہیں

حدیث ① ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن النضر بن
سويد عن عبد الصمد بن بشير قال ذكر عند أبي عبد الله ع بدو الأذان وقصة
الأذان في إسرائ النبي ص حتى انتهى إلى السدرة قال فقالت السدرة المنتهى
ما جاوزني مخلوق قبلك قال (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى
إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) قال فدفع إليه كتاب أصحاب اليمين و أصحاب الشمال
قال و أخذ (كتاب) أصحاب اليمين بيمينه ففتحه فنظر إليه فإذا فيه أسماء
أهل الجنة و أسماء آبائهم و قبائلهم قال فقال له (آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ
مِنْ رَبِّهِ) قال فقال رسول الله ص (وَ الْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ
كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ) قال فقال رسول الله ص (رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا)
قال فقال الله قد فعلت قال (فقال نبى) (رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْ عَلَيْنَا اِمْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قال الله قد فعلت قال (ربنا والله تحملنا ما لا طاقة لنا
به وعف اننا) الى آخر السورة (وكل ذلك يقول الله) قد فعلت قال ثم طوى

الصحيفة فأمسكها بيمينه وفتح صحيفة أصحاب الشمال فإذا فيها أسماء أهل النار وأسماء آبائهم وقبائلهم قال فقال رسول الله ص رب إن هؤلاء قوم لا يؤمنون قال فقال الله (فاصفح عنهم) (وقل سلام) فسوف يعلمون قال فلما فرغ من مناجات ربه رد إلى بيت المعمور ثم قص قصة البيت و الصلاة فيه ثم نزل ومعه الصحيفةتان فدفعهما إلى علي بن أبي طالب ع.

عبد الصمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ ﷺ کے سامنے اذان کی ابتداء اور اذان کا قصہ نبی کے اسراء (والے واقعے) میں ذکر کیا گیا یہاں تک کہ سدرہ کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا: سدرہ نے کہا: کوئی مخلوق آپ سے پہلے مجھ سے آگے نہیں گئی۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ﴿١﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ﴿٢﴾ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى ﴿٣﴾﴾ ”پھر وہ نزدیک ہوا اور جھکا۔ پھر دو کمانوں کا فاصلہ رہا یا (اس سے) زیادہ نزدیک۔ پس (اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے کی طرف وحی کی جو کچھ کہ وحی کی۔“

(نجم - ۱۰ تا ۸) آپ نے فرمایا: اللہ نے آپ کو اصحاب یمن اور اصحاب الشمال کی کتاب پیش کی پس آپ نے اصحاب یمن کی کتاب دائیں ہاتھ سے کھولی تو اس میں جنتیوں، ان کے آباء اور قبیلوں کے نام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ﴿أَمِنَ الرَّسُولُ يَمَّا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنَ رَبِّهِ﴾ ”ایمان لایا ہوا ہے یہ رسول (محمد) اس پر جو اُس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا ہے۔“ (بقرہ -

۲۸۵) نبی نے فرمایا ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمِنٌ بِاللَّهِ وَمَلِكِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ﴾ ”اور خاص مومنین بھی سب ایمان لائے اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔“ (بقرہ - ۲۸۵) پھر پیغمبر نے فرمایا ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ ”اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر۔“ (بقرہ - ۲۸۶) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک میں نے کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا﴾

كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۗ ﴿۲۸۶﴾ ”اے ہمارے رب تو ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے۔“ (بقرہ ۲۸۶) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے یہ بھی کر دیا۔ پھر نبیؐ نے فرمایا: ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۗ وَاعْفُ عَنَّا رَبَّنَا ۗ﴾ ”اے ہمارے رب جس بوجھ کو اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں ہے وہ ہم پر نہ ڈال اور ہمیں معاف کر۔“ (بقرہ ۲۸۶) اللہ نے فرمایا: میں نے کر دیا۔ پھر وہ صحیفہ بند کر کے آپؐ نے اپنے ہاتھ میں رکھ لیا اور اصحاب الشمال کا صحیفہ کھولا تو اس میں اہل النار، ان کے آباء اور قبیلوں کے نام تھے پس نبیؐ نے فرمایا: اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو اللہ نے فرمایا: ان سے درگزر کرو اور کہو سلام، عنقریب یہ جان لیں گے۔ (امام علیؑ علیہ السلام نے فرمایا:) آپؐ جب اپنے رب کی مناجات سے فارغ ہوئے تو بیت المعمور واپس آئے۔ پھر آپؐ نے بیت اللہ کا قصہ بیان کیا اور اس میں نماز پڑھنے کا ذکر کیا پھر فرمایا: جب واپس آئے تو آپؐ کے پاس دو صحیفے تھے پس وہ دونوں علی بن ابی طالبؑ علیہ السلام کے سپرد کر دیئے۔

حدیث ۲ ﴿﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَ وَفِي يَدِهِ الْيَمِينِي كِتَابٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى كِتَابٌ فَنَشَرَ الْكِتَابَ الَّذِي فِي يَدِهِ الْيَمِينِي فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ (وَقَبَائِلِهِمْ) لَا يَزَادُ فِيهِمْ وَاحِدٌ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ وَاحِدٌ قَالَ ثُمَّ نَشَرَ الَّذِي فِي يَدِهِ الْيُسْرَى فَقَرَأَ كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِأَهْلِ النَّارِ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ لَا يَزَادُ فِيهِمْ وَاحِدٌ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ وَاحِدٌ.

ابو الصباح الکنانی نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مجھے میرے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا: ہمارے پاس رسول اللہ تشریف لائے آپ کے دائیں ہاتھ میں ایک کتاب اور بائیں ہاتھ میں ایک کتاب تھی پس آپ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کھولی تو اس میں پڑھا: 'بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ' یہ کتاب اہل جنت، ان کے آباء اور قبیلوں کے ناموں پر مشتمل ہے جن میں ایک کی بھی کمی یا زیادتی نہیں کی جاسکتی۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کھولی تو اس میں پڑھا: 'یہ کتاب اللہ تعالیٰ رحمن ورحیم سے جہنم والوں کے لیے بمعہ ان کے، ان کے آباء کے اور ان کے قبیلوں کے ناموں کے ہے جس میں ایک کی بھی کمی یا زیادتی نہیں کی جاسکتی۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن علی بن الحکم عن عمرو عن الأعمش قال قال الکلبي یا أعمش أی شیء أشد ما سمعت من مناقب علی ع؟ قال فقال حدثنی موسی بن طریف عن عبایة قال سمعت علیا ع وهو یقول أنا قسیم النار فمن تبعنی فهو منی (و من عصانی) فهو من أهل النار فقال الکلبي عندی أعظم مما عندك أعطی رسول الله ص علیا ع کتابا فیہ أسماء أهل الجنة و أسماء أهل النار فوضعه عند أم سلمة فلما ولی أبو بکر (طلبه) فقالت لیس لك فلما ولی عمر طلبه فقالت لیس لك (فلما ولی عثمان طلبه فقالت لیس لك) فلما ولی علی ع دفعته إلیه.

اعمش نے بیان کیا کہ کلبی نے کہا: اے اعمش! جو چیز تو نے مناقب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شدید پائی وہ کیا ہے۔ وہ کہنے لگے مجھے موسیٰ بن طریف نے عبایہ سے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپ فرما رہے تھے: 'میں جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں جو میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور

جو میری نافرمانی کرے تو وہ اہل نار میں سے ہوگا۔ یہ سن کر کلبی نے کہا میرے پاس اس سے بھی شدید اور بڑی چیز ہے کہ نبی نے علیؑ کو ایک کتاب دی اس میں اہل جنت اور اہل النار کے نام تھے پس اسے ام سلمہ کے پاس رکھ دیا پھر جب ابو بکر خلیفہ بنا تو اس نے ام سلمہ سے وہ کتاب مانگی۔ انہوں نے کہا وہ تیرے لیے نہیں۔ پھر جب عمر خلیفہ بنا تو اس نے بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا وہ تیرے لیے نہیں۔ پھر جب عثمان خلیفہ بنا تو اس نے بھی وہی مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا وہ تیرے لیے نہیں۔ پھر جب علیؑ خلیفہ بنے تو وہ کتاب آپؐ کو دے دی گئی۔

حدیث ۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ع يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ص النَّاسَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الْيَمْنَى قَابِضًا عَلَي كَفِّهِ قَالَ اُتَدْرُونَ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَقَالَ فِيهَا اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اَبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الْيَسْرَى فَقَالَ اِيْهَا النَّاسُ اُتَدْرُونَ مَا فِي يَدِي؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَقَالَ فِيهَا اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اَبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ حَكَمَ اللّٰهُ وَعَدْلٌ وَحَكَمَ اللّٰهُ وَعَدْلٌ وَحَكَمَ اللّٰهُ وَعَدْلٌ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ.

محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے جعفر بن محمدؑ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ نے لوگوں کو خطبہ دیا پھر اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا جبکہ آپ کی مٹھی بند تھی پس فرمایا: کیا تم جانتے ہو میری مٹھی میں کیا ہے؟ وہ کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس میں جنتیوں کے نام اور ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں جو قیامت تک پیدا ہوں گے پھر اپنا بائیں ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: لوگو! کیا تم جانتے ہو میرے اس ہاتھ میں کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے

ہیں۔ فرمایا: اس میں جہنمیوں کے نام اور ان کے آباء کے اور قبیلوں کے نام ہیں جو قیامت تک پیدا ہوں گے۔ پھر فرمایا: اللہ نے حکم دیا اور عدل کیا، اللہ نے حکم دیا اور عدل کیا، اللہ نے حکم دیا اور عدل کیا ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق جہنم میں۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد قال حدثنا عثمان بن سعيد عن أبي حفص الأعشى عن الأعمش قال قال الكلبي ما أشد ما سمعت في مناقب علي بن أبي طالب ع؛ قال قلت حدثني موسى بن طريف عن عباية قال سمعت عليا ع يقول أنا قسيم النار فقال الكلبي عندي أعظم مما عندك أعطى رسول الله ص عليا كتابا فيه أسماء أهل الجنة وأسماء أهل النار.

اعمش نے بیان کیا کہ کلبی نے (مجھ سے) کہا: جو چیز تم نے مناقب علیؑ میں شدید پائی وہ کیا ہے؟۔ (اعمش نے کہا) مجھے موسیٰ بن طریف نے عباہ سے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے علیؑ سے یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں“۔ (یہ سن کر) کلبی نے کہا: میرے پاس اس سے زیادہ بڑی اور عظیم روایت ہے کہ رسولؐ نے علیؑ کو ایک کتاب دی جس میں جنتیوں اور جہنمیوں کے نام تھے۔

حدیث ⑥ ﷺ حدثنا محمد بن عيسى عن عبد الصمد بن بشير عن أبي جعفر ع قال انتهى النبي ص إلى السماء السابعة و انتهى إلى سدرة المنتهى قال فقالت السدرة ما جاوزني مخلوق قلبك (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى (إلى عبدة ما أوحى)) قال فدفع إليه كتاب أصحاب اليمين و كتاب أصحاب الشمال فأخذ كتاب أصحاب اليمين بيمينه و فتحه و نظر فيه

فَإِذَا فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقِبَائِلِهِمْ قَالَ وَفَتْحَ كِتَابِ أَصْحَابِ الشَّمَالِ (و نظر فیہ) فَإِذَا هِيَ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقِبَائِلِهِمْ ثُمَّ نَزَلَ وَمَعَهُ الصَّحِيفَتَانِ فَدَفَعَهُمَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع.

عبدالصمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نبیؐ ساتویں آسمان پر پہنچے اور سدرۃ المننتیٰ پر پہنچے تو سدرہ نے کہا: آپؐ سے پہلے مجھ سے آگے کوئی مخلوق نہیں گئی۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝﴾ ”پھر وہ نزدیک ہوا اور جھکا۔ پھر دو کمانوں کا فاصلہ رہا یا (اس سے) زیادہ نزدیک۔ پس (اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے کی طرف وحی کی جو کچھ کہ وحی کی“۔ (نجم۔ ۸ تا ۱۰) (ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) پھر ایک کتاب اصحاب یمن کی اور ایک اصحاب الشمال کی آپؐ کے حوالے کی گئی۔ آپؐ نے اصحاب یمن کی کتاب دائیں ہاتھ میں اور اصحاب الشمال کی کتاب بائیں ہاتھ میں لی پھر اصحاب یمن کی کتاب دائیں ہاتھ سے کھولی اور اس میں اہل جنت، ان کے آباء اور قبیلوں کے نام تھے اور اصحاب الشمال کی کتاب کھولی تو اس میں اہل جہنم، ان کے آباء اور قبیلوں کے نام تھے۔ پھر جب آپؐ تشریف لائے تو آپؐ کے پاس دو صحیفے تھے پس وہ دونوں علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دیئے۔

باب نمبر ﴿٦﴾

ائمہ کے پاس تمام قرآن ہے جو رسول اللہ پر نازل ہوا تھا

حدیث ﴿١﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر عن أبي جعفر أنه قال ما يستطيع أحد أن يدعي أنه جمع القرآن كله ظاهراً وباطنه غير الأوصياء.

جابر نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا: اوصیاء کے علاوہ کوئی شخص بھی کل قرآن کو اسکے ظاہر و باطن میں جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

حدیث ﴿٢﴾ حدیثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن عمرو بن أبي المقدام عن جابر قال سمعت أبا جعفر يقول ما ادعى أحد من الناس إنه جمع القرآن كله كما أنزل الله إلا كذاب وما جمعه وما حفظه كما أنزل الله إلا على بن أبي طالب والأئمة من بعده.

جابر نے روایت کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: لوگوں میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اُس نے کل قرآن کو اسی طرح جمع کر لیا جس طرح وہ نازل ہوا تھا مگر کذاب یہ دعویٰ کر سکتا ہے اور کسی نے قرآن کو جمع اور حفظ نہیں کیا اُس طرح جس طرح وہ نازل ہوا مگر علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا محمد بن الحسين (عن عبد الرحمن بن أبي هاشم) عن سالم بن أبي سملة قال قرأ رجل على أبي عبد الله ع وأنا أسمع حروفا من القرآن ليس على ما يقرأها الناس فقال أبو عبد الله ع مه مه كف عن هذه القراءة اقرأ كما يقرأ الناس حتى يقوم القائم فإذا قام قرأ كتاب الله على حدة وأخرج المصحف الذي كتبه على ع وقال أخرجه (على ع إلى) الناس حيث فرغ منه وكتبه فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل الله على محمد وقد جمعته بين اللوحين قالوا هو ذا عندنا مصحف جامع فيه القرآن لا حاجة لنا فيه قال أما والله لا ترونه بعد يومكم هذا أبدا (إنما كان على أن أخبركم به حين جمعته لتقرءوا).

سالم بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے قرآن میں سے کچھ حروف کو پڑھا جبکہ میں سن رہا تھا وہ اس طرح نہیں تھا جس طرح لوگ پڑھتے ہیں۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ٹھہرو ٹھہرو اس قراءت سے رک جاؤ تم اسی طرح پڑھو جس طرح لوگ پڑھتے ہیں حتیٰ کہ جب ہمارا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیام کرے تو وہ کتاب اللہ کو اس کی حد کے مطابق پڑھے اور وہ ایک مصحف نکال کر لائے جسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ پھر فرمایا: اس (مصحف) کو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کی طرف اس وقت لے کر گئے جب اس کی لکھائی سے فارغ ہوئے اور ان سے فرمایا: یہ اللہ کی کتاب ہے جس طرح اللہ نے اس کتاب کو محمدؐ پر نازل کیا تھا بے شک میں نے اسے دو تختیوں کے درمیان جمع کر دیا۔ وہ کہنے لگے ہمارے پاس وہ مصحف جامع ہے جس میں قرآن ہے ہمیں اس قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ضرور، اللہ کی قسم! تم آج کے بعد اسے کبھی نہیں دیکھو گے میرے ذمہ یہ بات تھی کہ میں تم تک پہنچا دوں جبکہ میں نے اس کو جمع کیا تا کہ تم اسے پڑھ سکو۔

حدیث ۴ ﷺ حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن عبد الغفار قال سأل رجل أبا جعفر فقال أبو جعفر ما يستطيع أحد يقول جمع القرآن كله غير الأوصياء.

عبد الغفار نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کوئی شخص بھی کل قرآن کو جمع کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

حدیث ۵ ﷺ حدثنا عبد الله بن عامر عن أبي عبد الله البرقي عن الحسن بن عثمان عن محمد بن فضيل عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر ع قال قال أبو جعفر ما أجد من هذه الأمة من جمع القرآن إلا الأوصياء.

ابو حمزہ ثمالی نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اس امت میں سے کسی نے قرآن کو جمع کیا ہو سوائے اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔

حدیث ۶ ﷺ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن مرزوم وموسى بن بكير قال سمعنا أبا عبد الله ع يقول إنا أهل البيت لم يزل الله يبعث فينا من يعلم كتابه من أوله إلى آخره.

موسیٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہم میں سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ کسی کو بھیجتا ہے جو اس کی کتاب کی اول سے آخر تک تعلیم دے۔

حدیث ۷ ﷺ حدثنا محمد بن عيسى عن أبي عبد الله المؤمن عن عبد الأعلى مولى آل سام قال سمعت أبا عبد الله ع يقول والله إني لأعلم كتاب الله من أوله إلى آخره كأنه في كفي فيه خبر السماء (و خبر الأرض) و خبر ما

یکون و خبر ما هو کائن قال الله فيه تبیان کل شیء۔
 عبد الاعلیٰ مولیٰ آل سام نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا: اللہ کی قسم! بے شک میں
 اللہ کا کلام اول سے آخر تک اس طرح جانتا ہوں گویا کہ وہ میری مٹھی میں ہے۔ اس میں آسمانوں اور
 زمین کی خبریں ہیں اور جو کچھ ہو گا یا ہونے والا ہے اس کی خبریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فیہ
 تبیان کل شیء) ”جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے“۔

باب نمبر ﴿٤﴾

ائمہ کو قرآن کریم کی تفسیر و تاویل دی گئی ہے

حدیث ① ﴿ حدثنا الھیثم النهدی عن العباس بن عامر قال حدثنا عمرو بن مصعب عن ابي عبد الله ع قال سمعته يقول ان من علم ما اوتينا تفسیر القرآن (و احكامه و علمه تغیر الزمان) و حدثانه و اذا اراد الله بقوم خيرا اسمعهم و لو اسمع من لم يسمع لولى معرضا كان لم يسمع ثم امسك هنيئة ثم قال لو وجدنا و عاء او مسترا حالقنا و الله المستعان.

عمرو بن مصعب ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: کوئی علم ایسا نہیں جس کی قرآنی تفسیر ہمیں نہ دی گئی اور اس کے احکام اور زمانے کے تغیرات و حوادث کا علم ہمیں نہ دیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے متعلق بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو (اُس کے کان کھول دیتا ہے) تاکہ وہ اچھی طرح سننے والا ہو جائے اور اگر وہ شخص سنے جو نہ سن سکتا ہو تو وہ اعراض کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں۔ پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اگر ہم کوئی ایسا ظرف دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں واللہ المستعان۔

حدیث ② ﴿ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن محمد بن مسلم قال دخلت عليه بعد ما قتل أبو الخطاب قال فذكرت له ما كان يروى من أحاديثه (و يرتكب) تلك العظام قبل أن يحدث

ما أحدث فقال بحسبك والله يا محمد أن تقول فينا يعلمون الحرام والحلال و علم القرآن و فصل ما بين الناس فلما أردت أن أقوم أخذ بثوبي فقال يا أبا محمد و أي شيء الحلال و الحرام في جنب العلم؟ إنما الحلال و الحرام في شيء يسير من القرآن.

ہشام بن سالم نے محمد بن مسلم سے روایت کیا انہوں نے کہا: میں ابو الخطاب کے قتل ہونے کے بعد ان (امام علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس گیا تو میں نے آپ سے اُن احادیث کا ذکر کیا جو اُس نے بیان کی تھیں اور وہ حرام کام کا مرتکب ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے محمد! اللہ کی قسم تجھے یہ کافی ہے کہ تو ہمارے متعلق کہے کہ ہم حلال و حرام اور قرآن کا علم رکھتے ہیں اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہیں۔ جب میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے میرا دامن پکڑ کر مجھے بٹھا دیا اور فرمایا: اے محمد! علم کے مقابلے میں حلال و حرام کیا چیز ہیں اس چیز میں حلال و حرام تو قرآن کا تھوڑا حصہ ہے۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن خالد بن ماد القلانسی عن ابي داود عن أنس بن مالك خادم رسول الله ص قال قال رسول الله ص (لعلی ع) یا علی أنت تعلم الناس تأویل القرآن بما لا يعلمون فقال (علی ع) ما أبلغ رسالتك بعدك یا رسول الله ص؟ قال تخبر الناس بما أشكل عليهم من تأویل القرآن.

انس بن مالک خادم رسول اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام! تو لوگوں کو قرآن کی تاویل کا علم دیتا ہے جو وہ نہیں جانتے۔ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے بعد آپ کا پیغام نہیں پہنچاؤں؟۔ آپ نے فرمایا: تو لوگوں کو قرآن کی وہ تاویل بتائے گا جو اُن کے لیے دشوار ہوگی۔

حدیث ۴ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَقُولُوا يَعْلَمُ عِلْمَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَعِلْمَ الْقُرْآنِ وَفَصَلَ مَا بَيْنَ النَّاسِ.

ہشام بن سالم نے محمد بن مسلم سے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تم کہو (امام علیہ الصلوٰۃ والسلام) حلال و حرام کا علم، قرآن کا علم اور لوگوں کے درمیان فیصلے کا علم جانتا ہے۔

حدیث ۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبُرْقِيِّ عَنِ الْمَرْزُبَانِ بْنِ عِمْرَانَ عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَ يَقُولُ إِنَّ لِلْقُرْآنِ تَأْوِيلًا فَمَنْهُ مَا قَدْ جَاءَ وَمِنْهُ مَا لَمْ يَجِبْ فَاِذَا وَقَعَ التَّأْوِيلُ فِي زَمَانٍ إِمَامٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَرَفَهُ إِمَامٌ ذَلِكَ الزَّمَانِ.

اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: قرآن کی تاویل بھی ہوتی ہے ان میں سے کچھ ایسی ہیں جو ظاہر ہو گئیں اور کچھ ایسی ہیں جو ظاہر نہیں ہوئیں پس جب تاویل کا ظاہر کرنا کسی امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ ہو تو اس وقت کا امام اسے پہچان لیتا ہے۔

حدیث ۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ حَمَادِ بْنِ عَيْسَى عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو عَنْهُ قَالَ إِنَّ فِي الْقُرْآنِ مَا مَضَى وَمَا يَجْدُثُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ وَكَانَتْ فِيهِ أَسْمَاءُ الرِّجَالِ فَأَلْقَيْتُ وَإِنَّمَا الْاسْمُ الْوَاحِدُ فِي وَجْهِهِ لَا تَحْصِي تَعْرِفُ ذَلِكَ الْوَصَاةَ.

ابراہیم بن عمر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قرآن میں وہ بھی ہے جو گزر چکا اور وہ بھی ہے جو آئندہ ہوگا اور وہ بھی ہے جو ہونے والا ہے اس میں اسماء الرجال بھی تھے پس وہ نکال دیئے

گئے بے شک اسم واحد بے شمار صورتوں میں وصاۃ کو پہچان سکتا ہے۔
 قول مترجم :- وصاۃ کہتے ہیں کھجور کی ٹہنی کو جس سے گٹھہ باندھا جاتا ہے۔

حدیث ④ ﷺ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن إسماعيل عن منصور بن يونس عن ابن أذينة عن فضيل بن يسار قال سألت أبا جعفر ع عن هذه الرواية (ما من القرآن آية إلا ولها ظهر وبطن)؛ فقال ظهره تنزيله و بطنه تأويله منه ما قد مضى و منه ما لم يكن يجرى كما يجرى الشمس و القمر كما جاء تأويل شيء منه يكون على الأموات كما يكون على الأحياء قال الله (وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ) نحن نعلمه.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس روایت کے متعلق پوچھا کہ قرآن کی ہر آیت کا ایک ظاہر و باطن ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا ظاہر تنزیل اور اس کا باطن تاویل ہے تاویل میں وہ بھی ہے جو گزر چکا اور وہ بھی ہے جو ابھی نہیں ہوا، یہ اس طرح چلتی ہے جیسے سورج اور چاند چلتے ہیں جیسا کہ اموات اور احواء پر کسی شے کی تاویل واقع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ ”حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور ان لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا۔“ (آل عمران - ۷)۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا الفضل عن موسى بن القاسم عن ابن أبي عمير أو غيره عن جميل بن دراج عن زرارة عن أبي جعفر ع قال تفسير القرآن على سبعة وجوه منه ما كان ومنه ما لم يكن بعد (تعرف ذلك الأئمة).

زرارہ نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: قرآن کی تفسیر سات وجوہ پر مشتمل ہے ان میں سے کچھ وہ ہیں جو (ظاہر) ہو چکیں اور کچھ وہ ہیں جو ابھی (ظاہر) نہیں ہوئیں اس بات کو

ائمہ علیہ السلام ہی جانتے ہیں۔

حدیث ۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوَلَّى لِسُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ السَّلْمَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَفْتُوا النَّاسَ (مَالًا تَعْلَمُونَ) فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ قَوْلًا (وَضَعُ امْتِهَ) إِلَى غَيْرِهِ وَقَالَ قَوْلًا وَضَعُ عَلِيٌّ غَيْرَ مَوْضِعِهِ كَذَبَ عَلَيْهِ فِقَامَ عَبْدِةَ وَعَلْقَمَةَ وَالْأَسُودَ وَأَنَسَ مَعَهُمْ قَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا نَصْنَعُ (بِمَا قَدْ) أَخْبَرْنَا فِي الْمَصْحَفِ؟ قَالَ سَلُوا عَنْ ذَلِكَ عُلَمَاءَ آلِ مُحَمَّدٍ ص.

سلمان کے غلام نے حدیث بیان کی کہ عبید سلمانی نے کہا: میں نے حضرت علیؑ سے سنا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور جو نہیں جانتے اس کے متعلق فتویٰ نہ دو کیونکہ نبیؐ نے کوئی بات کہی اور تم نے اُس بات کو اسکے مقام کے علاوہ رکھا تو تم نے نبیؐ پر جھوٹ باندھا۔ (عبید سلمانی کہتا ہے) عبیدہ، علقمہ، اسود اور کئی لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: امیر المؤمنینؑ ہم اس چیز کے متعلق کیا کریں جو ہمیں مصحف (قرآن) میں بتائی گئیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: اس کے متعلق علمائے آل محمدؑ سے پوچھو۔

حدیث ۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى (عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ قَالَ كَتَابَ اللَّهُ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبْرُ مَا بَعْدَكُمْ وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ وَنَحْنُ نَعْلَمُهُ.

جابر نے ابو عبد اللہؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں گزشتہ و آئندہ لوگوں کی خبریں بھی موجود ہیں اور تمہارے درمیان اختلافات کا فیصلہ بھی موجود ہے پس ہم ان چیزوں کو جانتے ہیں۔

باب نمبر ﴿ ۸ ﴾

علیٰ اور ان کے بعد ائمہ وہ سب کچھ جانتے ہیں جو رسولؐ

اللہ پر رات یادن میں اور حضر یا سفر میں نازل ہوا

حدیث ﴿ ۱ ﴾ حدیثنا السندي بن محمد عن يونس بن يعقوب عن أبي خالد الواسطي عن زيد بن علي قال قال أمير المؤمنين ع ما دخل رأسي يوماً ولا (غمضاً علي) عهد رسول الله ص حتى علمت من رسول الله ص (في ذلك اليوم) ما نزل به جبرئيل في ذلك اليوم من حلال أو حرام أو سنة أو أمر أو نهى (فيما نزل او فيمن نزل فيه) فخرنا فلقيتنا المعتزلة فذكرنا ذلك لهم فقال إن هذا الأمر عظيم كيف يكون هذا وقد كان أحدهما يغيب عن صاحبه فكيف يعلم هذا؟ قال فرجعنا إلى زيد فأخبرنا به بردهم علينا فقال (كان) يتحفظ علي رسول الله ص عدد الأيام التي غاب بها فإذا التقيا قال له رسول الله ص يا علي نزل علي في يوم كذا وكذا (كذا) وكذا وفي يوم كذا وكذا (كذا وكذا) حتى يعدها عليه إلى آخر اليوم (الذي وافي فيه فأخبرناهم بذلك).

ابو خالد واسطی نے زید بن علی سے روایت کیا انہوں نے کہا: امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا: میں نے

زمانہ نبیؐ میں اپنا سر کبھی بھی نیند یا آنکھیں بند کرنے کے لیے نہیں رکھا یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ اُس دن رسول اللہؐ پر جبرائیل حلال یا حرام یا سنت یا امر و نہی سے کیا لائے اور یہ حکم کس چیز کے متعلق ہے۔ (راوی کہتا ہے) یہ حدیث جب ہم نے معتزلہ سے ذکر کی تو وہ کہنے لگے یہ معاملہ تو بہت بڑا ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ان میں سے ایک اپنے دوسرے صاحب سے غائب بھی رہتا ہے پس وہ کیسے جان سکتا ہے۔ (راوی کہتا ہے) پھر ہم زید کی طرف آئے تو ہم نے (معتزلہ) کی گفتگو بیان کی پس وہ کہنے لگے: جتنے دن رسول اللہؐ آپ سے غائب رہتے آپ ان دنوں کی تعداد یاد رکھتے پس جب آپس میں ملتے تو نبی اکرمؐ فرماتے یا علیؑ یا صلواتہ و سلامہ مجھ پر فلاں فلاں دن فلاں فلاں آیات نازل ہوئیں یہاں تک کہ آخری دن تک بیان کرتے جس میں وہ ملتے۔ (راوی کہتا ہے) ہم نے معتزلہ کو یہ بات بتادی۔

حدیث ۷ ﴿﴾ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن علي بن فضال عن حماد بن عثمان عن عبد الأعلى بن أعين قال سمعت أبا عبد الله ع يقول قد ولدني رسول الله ص و أنا أعلم كتاب الله وفيه بدء الخلق و ما هو كائن إلى يوم القيامة وفيه خبر السماء و خبر الأرض و خبر الجنة و خبر النار و خبر ما كان و خبر ما هو كائن أعلم ذلك كما أنظر إلى كفى إن الله يقول فيه تبیان كل شيء.

عبد الاعلیٰ بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیؑ سے سنا: رسول اللہ میرے جد ہیں میں اللہ کی کتاب کو اچھی طرح جانتا ہوں اس میں مخلوق کی ابتداء بھی ہے اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب اس میں درج ہے اس میں آسمانوں اور زمین کی خبریں بھی ہیں اور جنت و دوزخ کی باتیں بھی ہیں اور اسی طرح جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے وہ سب موجود ہے پس میں ان کا عالم ہوں وہ

میرے سامنے ایسے ہیں جیسے میری ہتھیلی پر ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فیہ تبیان کل شیء) ”جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے“۔

حدیث ﷺ ۳ حدیثنا محمد بن الحسین عن محمد بن أسلم عن ابن أذينة عن أبان عن سليمان بن قيس عن أمير المؤمنين ع قال كنت إذا سألت رسول الله ص أجبني وإن فنيت مسائلني ابتدأني فما نزلت عليه آية في ليل ولا نهار ولا سماء ولا أرض ولا دنيا ولا آخرة ولا الجنة ولا نار ولا سهل ولا جبل ولا ضياء ولا ظلمة إلا أقرانيها وأملأها علي وكتبتها بيدي و علمني تأويلها وتفسيرها وحكمها ومتشابهها وخاصها وعامها وكيف نزلت وأين نزلت وفيمن أنزلت إلى يوم القيامة (و) دعا الله لي أن يعطيني فهمها وحفظها فما نسيت آية من كتاب الله ولا علي من أنزلت أملأها علي.

سليمان بن قيس نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین عليه السلام نے فرمایا: جب میں نبی سے پوچھتا تو آپ مجھے جواب دیتے اور اگر مسائل ختم ہو جاتے تو آپ خود ابتداء کرتے پس آپ پر لیل و نهار کے متعلق، زمین و آسمان کے متعلق، دنیا و آخرت کے متعلق، جنت و دوزخ کے متعلق، سہل و جبل کے متعلق، ضیاء و ظلمت کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ آپ نے مجھے وہ بتادی اور لکھوادی اور میں نے اسے لکھ لیا پس مجھے اس کے تاویل و تفسیر، محکم و متشابه، خاص و عام کے متعلق بتا دیا گیا اور یہ کہ وہ آیت کس طرح نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور قیامت تک آنے والے لوگوں میں سے کس کے متعلق نازل ہوئی، آپ نے اللہ سے میرے لیے دعا فرمائی کہ وہ مجھے فہم اور حافظہ عطاء کرے پس میں کتاب اللہ کی کبھی کوئی آیت نہیں بھولا اور نہ یہ کہ وہ کس کے متعلق نازل ہوئی آپ نے مجھے وہ لکھوادی۔

حدیث ﴿۲﴾ ﷺ حدثنا أحمد بن الحسين عن أبيه عن بكر بن صالح عن عبد الله بن إبراهيم بن عبد الله بن محمد بن علي بن عبد الله بن جعفر الجعفری قال حدثنا يعقوب بن جعفر قال كنت مع أبي الحسن ع بمكة فقال له رجل إنك لتفسر من كتاب الله ما لم تسمع به فقال أبو الحسن ع علينا نزل قبل الناس و لنا فسر قبل أن يفشوا في الناس فنحن نعرف حلاله و حرامه و نأسخه و منسوخه و سفريه و حضريه و في أي ليلة نزلت كم من آية و فيمن نزلت و فيما نزلت فنحن حكماء الله في أرضه و شهداؤا على خلقه و هو قول الله تبارك و تعالیٰ (سَنُكْتَبُ شَهَادَتَهُمْ وَ يُسْأَلُونَ) فالشهادة لنا و المسألة للشهود عليه فهذا علم ما قد أنهيته إليك و أديته إليك ما لزمي فإن قبلت فاشكر و إن تركت (فاستر) (فإن الله على) كل شيء شهيد.

يعقوب بن جعفر نے بیان کیا کہ میں ابو الحسن علیہ السلام کے ساتھ مکہ میں تھا تو آپ سے ایک شخص نے پوچھا: کیا آپ قرآن سے اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں جس کی تفسیر آپ نے نہیں سنی؟۔ امام ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا: قرآن ہم پر لوگوں سے پہلے نازل ہوا اور ہم پر ہی سب سے پہلے اس کی تفسیر بیان کی گئی پس ہم ہی اس کے حلال و حرام اور ناسخ و منسوخ کو جانتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ سفری ہے یا حضری اور کس رات میں نازل ہوئی اور کتنی آیات نازل ہوئیں اور کس کے متعلق نازل ہوئیں اور کس حوالے سے نازل ہوئیں پس ہم زمین پر اللہ کے حکماء ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کے گواہ ہیں یہی مراد ہے اللہ کے اس فرمان سے: ﴿سَنُكْتَبُ شَهَادَتَهُمْ وَ يُسْأَلُونَ﴾ ”عنقریب ہم ان کی گواہی لکھ دیں گے اور وہ سوال کئے جائیں گے“۔ (زخرف - ۱۹) فرمایا: شہادت ہمارے لیے ہے اور سوال مشہود سے ہوگا پس یہ علم ہے جو میں نے تیری طرف پہنچا دیا اور تجھے ادا کر دیا جو مجھ پر لازم تھا اگر تجھے قبول ہو تو شکر ادا کر اور اگر ترک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔

باب نمبر ﴿٩﴾

ائمہ کے لیے وہ قانون جاری ہوا جو رسول اللہ کے لیے
جاری ہوا اور آئمہ اللہ کی مخلوق پر امین، زمین کے ستون
اور اللہ کی زمین پر اس کی حجت ہیں

حدیث ① ﴿ حدیثنا علی بن حسان قال حدثنی أبو عبد اللہ الریاحی عن
أبي الصامت الحلواني عن أبي جعفر ع قال فضل أمير المؤمنين ع ما جاء أخذ
به وما نهى عنه انتهى عنه وجرى له من الطاعة بعد رسول الله ص مثل الذي
جرى لرسول الله والفضل لمحمد ص المتقدم بين يديه كالتقدم بين يدي
الله ورسوله و المتفضل عليه كالتفضل على الله و على رسوله ص و
المتفضل عليه في صغيرة أو كبيرة على حد الشريك بالله فإن رسول الله ص
باب الله الذي لا يؤتى إلا منه وسبيله الذي من سلكه وصل إلى الله وكذلك
كان أمير المؤمنين ع من بعده وجرى (في الأئمة) واحدا بعدوا احد جعلهم الله
أركان الأرض أن تميد بأهلها وعند الإسلام و رابطة على سبيل هداة ولا
يهتدى هاد إلا بهداهم ولا يضل خارج من هدى إلا بتقصير عن حقهم

لأنهم آمناء الله على ما هبط من علم أو عذر أو نذر والحجة البالغة على من في الأرض يجرى لاخرهم من الله مثل الذي جرى لأولهم ولا يصل أحد إلى شيء من ذلك إلا بعون الله وقال أمير المؤمنين أنا قسيم (الله بين) الجنة والنار لا يدخلها داخل إلا على أحد قسيمين وأنا الفاروق الأكبر وأنا الإمام لمن بعدى والمؤدى عن من كان قبلى ولا يتقدمنى أحد إلا أحمد ص وإني وإياك لعل سبيل واحد إلا أنه هو المدعو باسمه ولقد أعطيت الست علم المنايا والبلايا والوصايا والأنساب وفصل الخطاب وإني لصاحب الكرات ودولة الدول وإني صاحب العصا والميسم والدابة التي تكلم الناس.

ابی الصامت حلوانی نے ابو جعفر ع عليه السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المؤمنین ع عليه السلام کی فضیلت یہ ہے کہ جو کچھ وہ دیں اسے لے لیا جائے اور جس سے منع کریں اس سے رک جانا چاہیے، رسول اللہ کے بعد آپؑ کی اطاعت اسی طرح ہے جس طرح رسول اللہ کی اطاعت اور آپؑ کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح رسول اللہ کی فضیلت۔ آپؑ سے آگے بڑھنے والا اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنے والا ہے اور آپؑ پر فضیلت کا دعویٰ کرنے والا اللہ اور اس کے رسول پر فضیلت کا دعویٰ کرنے والا ہے پس جس نے آپؑ پر فضیلت کا دعویٰ کیا چاہے وہ فضیلت چھوٹی ہو یا بڑی وہ شرک باللہ کا مرتکب ہوا کیونکہ آپؑ رسول اللہ اور اللہ کا دروازہ ہیں کہ جس کے بغیر اندر داخل نہیں ہو جاسکتا اور اس کی وہ سبیل ہیں جس کی اتباع کرتے ہوئے اللہ کی طرف جایا جاتا ہے اور اسی طرح امیر المؤمنین ع عليه السلام کے بعد ائمہ ع عليه السلام میں ایک کے بعد دوسرا ہے جنہیں اللہ نے زمین پر ارکان قرار دیا تاکہ زمین اپنے باسیوں سمیت نہ دھنس جائے، یہ اسلام ہدایت کے راستے پر رابطہ ہیں کہ ہدایت پانے والا صرف انہی سے ہدایت پاسکتا ہے اور ہدایت سے نکلنے والا تہی گمراہ ہوگا جبکہ وہ ان

کے حق میں تفسیر کرتا ہو کیونکہ جو بھی علم عذر یا نذر آسمان سے نازل ہوتا ہے وہ اس کے امین ہوتے ہیں اور اہل زمین پر وہ اللہ کی حجتِ بالغہ ہیں ان میں سے آخری بھی اسی نوح پر چلتا ہے جس پر پہلا چلتا ہے اور یہ سب اللہ کی امداد کی وجہ سے ہے۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا جنت و دوزخ کے درمیان قسیم ہوں ان میں کوئی داخل ہونے والا داخل نہیں ہو سکتا مگر دو قسموں میں سے ایک (یعنی کافر یا مومن) اور میں فاروق اکبر ہوں میں اپنے بعد والے کے لیے امام ہوں اور جو مجھ سے قبل تھا اُس کی دعوت کی تبلیغ کرنے والا ہوں اور مجھ سے آگے احمد کے علاوہ کوئی نہیں بڑھ سکتا میں اور وہ ایک ہی راہ پر ہیں مگر آپؐ کو آپؐ کے اسم سے پکارا جاتا ہے اور مجھے سات چیزیں دی گئیں۔ علم المنايا۔ علم بلایا۔ علم وصایا۔ علم الانساب۔ فصل الخطاب۔ میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں، میں حکومتوں کی حکومت ہوں۔ میں صاحب عصاء و میسم ہوں اور میں دابة الارض ہوں جو لوگوں سے کلام کرے گا۔

حدیث ۲ ﴿﴾ حدیثنا عبد اللہ بن محمد (عن ابراہیم بن محمد) الشافعی عن بعض (من) رفعه إلى أبي عبد الله ع أنه قال الفضل لمحمد ص و هو المقدم على الخلق جميعا لا يتقدمه أحد و على ع المتقدم من بعده و المتقدم بين يدي على كالمقدم بين يدي رسول الله ص و كذلك يجرى (للأئمة من بعده) واحدا بعدوا احد جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بأهلها و رابطة على سبيل هداة لا يهتدى هاد من ضلالة إلا بهم ولا يضل خارج من هدى إلا بتقصير عن حقهم و أمناء الله على ما أهبط الله من علم أو عذر أو نذر و شهداؤا على خلقه و الحجة البالغة على من في الأرض جرى لأخرهم من الله مثل الذي جرى لأولهم فمن اهتدى بسبيلهم و سلم لأمرهم فقد

استمسک بحبل الله المتين و عروة الله الوثقى ولا يصل إلى شيء من ذلك إلا بعون الله وإن أمير المؤمنين قال أنا قسيم بين الجنة والنار لا يدخلها أحد إلا على أحد قسمي وإني الفاروق الأكبر و قرن من حديد وباب الإيمان وإني لصاحب العصا والميسم لا يتقدمني أحد إلا أحمد ص وإن رسول الله ص لي دعوى فيكسى (ثم يدعى فاكسى) ثم يدعى فيستنطق فينطق ثم أدعى فأنطق على حد منطقه و لقد أقرت لي جميع الأوصياء والأنبياء بمثل ما أقرت به لمحمد ص و لقد أعطيت السبع التي لم يسبقني إليها أحد علمت الأسماء والحكومة بين العباد وتفسير الكتاب وقسمة الحق من المغانم بين بني آدم فما شذ عنى من العلم شيء إلا و قد علمنيه المبارك و لقد أعطيت حرفاً يفتح ألف حرف و لقد أعطيت زوجتي مصحفاً فيه من العلم ما لم يسبقها إليه أحد خاصة من الله ورسوله.

ابراہیم بن محمد الثقفی نے اس سے بیان کیا جس نے اسے ابو عبد اللہ علیہ السلام تک مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: فضیلت محمدؐ کے لیے ہے آپؑ تمام مخلوق پر مقدم ہیں اور علیؑ آپؑ کے بعد متقدم ہیں آپؑ سے آگے بڑھنے والا رسول اللہ سے آگے بڑھنے والا ہے اور یہی معاملہ آپؑ کے بعد آنے والے ائمہ علیہم السلام کا ہے۔ اللہ نے ان کو زمین کے ارکان بنایا تاکہ زمین اپنے باسیوں سمیت دھنس نہ جائے۔ یہ ہدایت کے راستے پر رابطہ ہیں ہدایت پانے والا گمراہی سے صرف انہی کی وجہ سے ہدایت پاسکتا ہے اور ہدایت سے خارج ہونے والا صرف ان کے حق میں تقصیر کی وجہ سے گمراہ ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ کے نازل کردہ علم عذرونذر پر اس کے امین ہیں اور اللہ کی مخلوق پر اس کے گواہ ہیں اور اس کی زمین پر حجت بالغہ ہیں اللہ کی طرف سے ان کے آخر کے لیے جو احکام جاری ہیں وہی

احکام ان کے اول کے لیے بھی ہیں پس جس نے ان کے راستے سے ہدایت پائی اور اپنا معاملہ ان کے سپرد کیا تو اس نے اللہ کی مضبوط رسی کو تھام لیا اور اللہ کے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا اس تک وہ اللہ کی امداد کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا: میں جنت و دوزخ کے درمیان قسیم ہوں ان میں وہی جائے گا جو دو قسموں میں سے ایک سے ہوگا (یعنی کافر یا مومن) اور میں فاروق اکبر ہوں اور لوہے کا قلعہ ہوں اور ایمان کا دروازہ ہوں اور میں صاحب عصاء و میسم ہوں مجھ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا سوائے احمدؑ کے۔ پس رسول اللہ بلائے جائیں گے پھر انہیں لباس پہنایا جائے گا پھر میں بلایا جاؤں گا اور مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر آپؐ کو بات کرنے کا کہا جائے گا تو آپؐ بولیں گے پھر مجھے بلایا جائے گا پھر میں بھی آپؐ کی طرح بات کروں گا اور جس طرح محمدؑ کے لیے تمام اوصیاء و انبیاء سے اقرار لیا گیا اسی طرح میری ولایت کے لیے بھی اقرار لیا گیا اور مجھے سات چیزیں دی گئیں جن میں مجھ سے کوئی سبقت نہیں لے جاسکا۔ مجھے اسماء اور عباد کے درمیان حکومت کا علم دیا گیا اور کتاب کی تفسیر کا علم دیا گیا اور (مجھے وہ علم دیا گیا جس سے میں) بنی آدم کے درمیان مغنم سے حق کی تقسیم کرتا ہوں پس میرے علم سے کوئی چیز باہر نہیں مجھے ہر شئی کا علم دیا گیا جو مبارک ہے مجھے ایسا حرف دیا گیا جو ہزار حرف کو کھولتا ہے اور میری بیوی کو مصحف ملا جس میں وہ علم ہے جس کی طرف ان سے کوئی سبقت نہیں لے جاسکا۔ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے خاصہ ہے۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد و عبد الله بن عامر عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر الجعفی قال سمعت أبا عبد الله ع يقول (فضل أمير المؤمنين) ما جاء به النبي ص أخذ به و ما نهى عنه انتهى عنه جرى له من الفضل (مثل) ما جرى لمحمد ص و لمحمد الفضل على جميع من خلق الله

المتعقب عليه في شيء من أحكامه كالمتعقب على الله و على رسوله و الراد عليه في صغيرة أو كبيرة على حد الشرك بالله كان أمير المؤمنين بأب الله الذي لا يؤتى إلا منه و سبيله الذي من سلك بغيره هلك و كذلك جرى للأئمة الهدى واحدا بعد واحد جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بأهلها و الحجة البالغة (على) من فوق الأرض و من تحت الثرى و قال ع كان أمير المؤمنين كثيرا ما يقول أنا قسيم الله بين الجنة و النار و أنا الفاروق الأكبر و أنا صاحب العصا و الميسم و لقد أقرت لى جميع الملائكة و الروح و الرسل بمثل ما أقروا لمحمد ص و لقد حملت على مثل حملته و هى حمولة الرب تبارك و تعالى و إن رسول الله يدعى فيكسى و يستنطق فينطق ثم ادعى فأكسى فأستنطق فأنطق على حد منطقته و لقد أعطيت خصالا ما سبقنى إليها أحد قبلى علم المنايا و البلايا و الأنساب و فصل الخطاب فلم يفتنى ما سبقنى و لم يعزب عنى ما غاب عنى أنشر بإذن الله و أوذى عنه كل ذلك منا من الله مكنى فيه بعلمه.

مفضل بن عمر الجعفی نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ عليه السلام کو فرماتے ہوئے سنا: امیر المؤمنین عليه السلام کی یہ فضیلت ہے کہ جو کچھ نبی لائے وہ آپ نے لے لیا اور اسے اپنایا اور جس سے منع کیا اس سے رک گئے پس آپ کو بھی وہی فضیلت ملی جو محمد گولی اور محمد گوتام مخلوق پر فضیلت ہے۔ آپ کے احکام میں شک کرنے والا اللہ اور اُس کے رسول کے احکام میں شک کرنے والا ہے اور اس میں چھوٹی یا بڑی بات کو رد کرنے والا اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا ہے۔ امیر المؤمنین عليه السلام اللہ کا دروازہ ہیں جس کے بغیر اللہ تک نہیں پہنچا جاسکتا اور اللہ کی سبیل ہیں جس پر

چلے بغیر اللہ تک نہیں پہنچا جاسکتا پس جو دوسرے راستے پر چلے گا وہ ہلاک ہوگا یہی معاملہ آپؐ کے بعد دیگر ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اللہ نے انہیں زمین کے ارکان قرار دیا تا کہ زمین اپنے باسیوں سمیت دھنس نہ جائے۔ وہ زمین کے اوپر اور تحت الثریٰ میں حجتِ بالغہ ہیں۔ (پھر فرمایا) امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں جنت و دوزخ کے مابین اللہ کا قسیم ہوں، میں فاروق اکبر ہوں، میں صاحب عصاء و صاحب میسم ہوں۔ میرے لیے تمام فرشتوں، ارواح اور رسولوں سے اسی طرح اتر لیا گیا جس طرح محمدؐ کے لیے لیا گیا تھا اور مجھ پر بھی ایسا بوجھ ڈالا گیا ہے جس طرح ان پر ڈالا گیا تھا اور یہ بوجھ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہے پس پیغمبرؐ کو بلا یا جائے گا اور ان کو لباس پہنایا جائے گا پھر ان کو بولنے کا کہا جائے گا پس وہ بولیں گے۔ پھر مجھے بلا کر لباس پہنایا جائے گا پھر مجھے بولنے کا کہا جائے گا تو میں اپنے بولنے کے مقام پر بولوں گا۔ مجھے کچھ خصائص دیئے گئے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملے، مجھے علم منایا، علم بلایا، علم الانساب، فصل الخطاب دیا گیا پس جو مجھ سے پہلے گزر گیا وہ میرے علم سے باہر نہیں اور جو (بظاہر) مجھ سے غائب ہے وہ حقیقتاً مجھ سے غائب نہیں۔ میں اللہ کے حکم سے اسے نشر کرتا ہوں اور ادا کرتا ہوں پس جو کچھ ہم سے ہے بیشک وہ سب اللہ سے ہے اور اللہ نے مجھے یہ طاقت اپنے علم سے عطاء فرمائی۔

حدیث ۴۱ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم وأحمد بن زكريا عن محمد بن نعيم عن يزيد بن إبراهيم عن حدثه من أصحابه عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول قال أمير المؤمنين والله لقد أعطاني الله تبارك وتعالى تسعة أشياء لم يعطها أحدا قبلي خلا محمدا ص لقد فتحت لي السبل و علمت الأنساب و أجرى لي السحاب و علمت المنيا و البلايا و فصل الخطاب و لقد نظرت في الملكوت بأذن ربي فما غاب عني ما كان قبلي و لا فاتني (ما

يكون) من بعدى وإن بولايتى أكمل الله لهذه الأمة دينهم وأتم عليهم النعم ورضى لهم الإسلام إذ يقول يوم الولاية لمحمد ص يا محمد أخبرهم أنى (اليوم أكملت لهم دينهم وأتممت عليهم نعمتى ورضيت لهم الإسلام ديناً) وكل ذلك منا من الله من به على فله الحمد.

يزداد بن ابراهيم نے اس سے بیان کیا جس نے انہیں اپنے ساتھیوں سے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے نو چیزیں عطاء کیں جو مجھ سے پہلے محمدؐ کے علاوہ کسی کو عطاء نہیں کیں۔ میرے لیے راستے کھول دیئے گئے اور مجھے علم الانساب دیا گیا، میرے لیے بادل چلائے گئے، مجھے علم منایا و بلایا دیا گیا اور مجھے فصل الخطاب دیا گیا۔ جب میں نے ملکوت میں اپنے رب کے حکم سے نظر ڈالی تو جو شئی مجھ سے پہلے تھی وہ مجھ سے غائب نہ رہ سکی اور جو میرے بعد ہوگی وہ بھی میرے علم سے باہر نہ رہ سکی۔ میری ولایت سے اللہ نے اس امت کے دین کو کامل کیا اور ان پر اپنی نعمتیں تمام کیں ان کے لیے ان کے اسلام کو پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یوم ولایت محمدؐ کو حکم دیا اے محمدؐ! انہیں خبر پہنچا دو کہ بے شک میں نے آج ان کا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا یہ سب اللہ کی طرف سے احسان ہے اور یہ احسان علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے۔

حدیث ⑤ ﴿ حدثنا أبو الفضل العلوی عن سعید بن عیسیٰ الکریمی البصری قال حدثنا ابراهیم بن الحکم بن ظهیر عن ابيه عن شريك بن عبد الله عن عبد الأعلى التغلبی عن أبي وقاص عن سلمان الفارسی عن أمير المؤمنين ع قال سمعته يقول عندی علم المنایا و البلیایا و الوصایا و الأنساب و الأسباب و فصل الخطاب و مولد الإسلام و مولد الكفر و أنا

صاحب المیسر و أنا الفاروق الأكبر و أنا صاحب الکرات و دولة الدول
 فاسألونی عما یكون إلى یوم القیامة و عما کان علی عهد کل نبی بعثه الله.
 سلمان محمدیؓ امیر المؤمنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے فرمایا: میرے
 پاس علم منایا، بلایا، وصایا، انساب، اسباب، فصل الخطاب، مولد الاسلام اور مولد الکفر ہے۔ میں
 صاحب میسم ہوں۔ میں فاروق اکبر ہوں۔ میں بار بار حملہ کرنے والا اور میں تمام حکومتوں کی حکومت
 ہوں۔ تم مجھ سے ان چیزوں کے متعلق بھی پوچھو جو قیامت تک وجود میں آسکتی ہوں اور ہر نبی کے دور
 میں موجود ہوں جسے اللہ نے مبعوث فرمایا۔

حدیث ۶ ﴿﴾ (حدثنا أبو الفضل العلوی عن سعید بن عیسی البصری
 عن إبراهيم بن الحكم عن أبيه عن شريك عن عبد الأعلى التغلبي عن أبي
 وقاص عن سلمان الفارسی عن أمير المؤمنين ع) قال سمعته يقول عندي
 علم المنایا و البلایا و الوصایا و الأنساب (و الأسباب) و فصل الخطاب و
 مولد الإسلام و مولد الکفر (و أنا صاحب المیسر و أنا الفاروق الأكبر) و أنا
 صاحب الکرات و دولة الدول فاسألونی عما یكون إلى یوم القیامة .
 سلمان محمدیؓ امیر المؤمنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: میرے پاس علم منایا،
 بلایا، وصایا، انساب، اسباب، فصل الخطاب، مولد الاسلام اور مولد الکفر ہے۔ میں صاحب میسم
 ہوں اور میں فاروق اکبر ہوں، میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں، میں حکومتوں کی حکومت ہوں۔ تم مجھ
 سے ان چیزوں کے متعلق بھی پوچھو جو قیامت تک وجود میں آسکتی ہوں اور ہر نبی کے دور میں موجود
 ہوں جسے اللہ نے مبعوث فرمایا۔

باب نمبر ﴿۱۰﴾

ائمہ راسخون فی العلم ہیں جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب
میں فرمایا ہے

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن سیف بن
عمیرة عن ابی الصباح الكنانی قال قال أبو عبد الله ع یا أبا الصباح نحن قوم
فرض الله طاعتنا لنا الأنفال و لنا صفو المال و نحن الراسخون فی العلم و
نحن المحسودون الذین قال الله ﴿أَمْ یَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰی مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
فَضْلِهِ﴾.

ابو الصباح کنانی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو صباح! ہم وہ لوگ ہیں کہ اللہ
نے ہماری اطاعت لازم کر دی ہمارے لیے انفال ہیں ہمارے لیے صاف اور پسندیدہ مال ہیں ہم
راسخون فی العلم ہیں اور ہم وہ محسود ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿أَمْ یَحْسُدُونَ النَّاسَ
عَلٰی مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ”کیا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے
انہیں اپنے فضل سے دیا ہے“۔ (نساء۔ ۵۴)

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن اسماعیل عن
منصور عن ابن اذینة عن الفضیل بن یسار قال سألت أبا جعفر ع عن هذه

الرواية (ما من آية إلا ولها ظهر و بطن و ما فيه حرف إلا وله حد و) مطلع) ما
يعنى بقوله (لها ظهر و بطن)؟ قال ظهر و بطن هو تأويلها منه ما قد مضى و منه
ما لم يجيء بجري كما تجرى الشمس و القمر كلما جاء فيه تأويل شيء منه
يكون على الأموات كما يكون على الأحياء (قال الله تبارك تعالیٰ) ﴿وَمَا يَعْلَمُ
تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ و نحن نعلمه.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس روایت کے متعلق پوچھا کہ ہر
آیت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے قرآن میں کوئی ایسا حرف نہیں جس کا کوئی مطلع نہ ہو یعنی ہر
حرف کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔ آپ نے فرمایا: یہی ظاہر و باطن اُس کی تاویل ہے (ان
میں) کچھ وہ چیزیں ہیں جو گزر چکیں اور کچھ وہ ہیں جو ابھی واقع نہیں ہوئیں وہ ایسے چل رہی ہیں جیسے
سورج اور چاند چلتے ہیں کسی شے کی تاویل اسی طرح چلتی ہے جیسے موت و حیات چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ حالانکہ اس کی تاویل
سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اُن لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا۔ (آل
عمران۔ ۷)

حدیث ۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ
اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ إِنَّ الْقُرْآنَ فِيهِ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ فَأَمَّا الْمُحْكَمُ فَنُؤْمِنُ
بِهِ فَنَعْمَلُ بِهِ وَ نَدِينُ بِهِ وَ أَمَّا الْمُتَشَابِهُ فَنُؤْمِنُ بِهِ وَ لَا نَعْمَلُ بِهِ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ
تَبَارَكَ وَ تَعَالَى (فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ
الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ).

وہب بن حفص نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قرآن کریم میں محکم و متشابہ ہیں پس محکم

پر ایمان لاؤ اس پر عمل کرو اور اسی کو اپنا دین سمجھو اور متشابہ پر ایمان تو لاؤ مگر اس پر عمل نہیں کرو یہی مطلب ہے اللہ کے اس فرمان کا ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ ”پس وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ چاہنے اور اسے اپنے مطلب پر ڈھالنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور ان لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا۔“ (آل عمران - ۷)

حدیث ۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بَرِيدِ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَفْضَلُ الرَّاسِخِينَ قَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ جَمِيعَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مِنَ التَّنْزِيلِ وَالتَّأْوِيلِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَعْلَمْهُ تَأْوِيلَهُ وَأَوْصِيَاءُ مَا مِنْ بَعْدِهِ لَا يَعْلَمُونَ كَلِمَةً (وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ إِذَا قَالَ الْعَالِمُ فِيهِ بَعْلَمَ فَأَجَابَهُمُ اللَّهُ بِقَوْلِهِ) (يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا) وَالْقُرْآنَ لَهُ خَاصٌّ وَعَامٌّ وَمَحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ وَمُنَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ. بَرِيدِ عَجَلِيِّ نَعْنِي بِيَانِ كَيْفَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعْنِي اللَّهُ كَمَا قَالَ تَعَالَى (وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ) ”حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور ان لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا۔“ (آل عمران - ۷) رسول اللہ نے فرمایا: جو افضل الراسخین ہوتے ہیں اللہ انہیں ان تمام چیزوں کا علم دے دیتا ہے جن کا تعلق تاویل و تنزیل سے ہے اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ ان پر کچھ نازل تو کر دے مگر اس کی تاویل کا علم انہیں نہ دے۔ (پھر امام علیہ السلام نے فرمایا) پس آپ کے اوصیاء علیہم السلام جو آپ کے بعد آئے وہ ہر شئی کا علم رکھتے ہیں۔

پھر فرمایا: جو لوگ ان آیتوں کی تاویل نہیں جانتے اُن سے جب کوئی عالم علم کی بات کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں: اللہ فرماتا ہے ﴿يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ﴾ > كُلُّ مِمَّنْ عِنْدَ رَبِّنَا > ﴿وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے یہ سب (محکم اور تشابہ آیات) ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔ (آل عمران - ۷) پھر فرمایا: قرآن میں کچھ خاص حکم ہوتے ہیں اور کچھ عام حکم ہوتے ہیں کچھ محکم ہوتے ہیں اور کچھ تشابہ کچھ ناسخ اور کچھ منسوخ۔

حدیث ۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ وَعُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَنَحْنُ نَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ. ابو بصیر نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم اس کی تاویل جانتے ہیں۔

حدیث ۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ (عَنْ سَيْفٍ) عَنْ أَبِي الصَّبَاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا أَبَا الصَّبَاحِ نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا لَنَا الْأَنْفَالِ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ.

ابی صباح کنانی نے بیان کیا کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابو صباح! ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے ہمارے لیے انفال ہے اور ہمارے لیے پسندیدہ مال ہے ہم ہی راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن سے حسد کیا جاتا ہے جن کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا۔

حدیث ﷺ ④ حدثنا (محمد بن خالد) عن سيف بن عميرة عن أبي بصير
قال قال أبو جعفر نحن الراسخون في العلم ونحن نعلم تأويله
أبو بصير نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی اس کی تاویل
جانتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

ائمہ کو تمام علم دیا گیا جو ان کے سینوں میں ہے

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا یعقوب بن یزید و محمد بن الحسین عن ابن ابي عمير عن عمر بن اذينة عن برید بن معاوية عن ابي جعفر ع قال قلت له قول الله ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ﴾ قال ايانا عنی۔
برید بن معاویہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر ع سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ ان لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔“ (عنکبوت - ۴۹) آپ نے فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا محمد بن عبد الحمید عن سیف بن عمیرة عن ابي بصير عن ابي جعفر ع قال تلى هذه الآية ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ﴾ قلت انتم هم؟ قال ابو جعفر من عسى ان يكونوا؟۔
ابو بصیر نے ابو جعفر ع سے بیان کیا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ ان لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔“ (عنکبوت - ۴۹) میں نے عرض کیا اس سے مراد آپ ہیں؟۔ فرمایا اور کون ہو سکتا ہے۔

حدیث ۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّهُ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا قَالَ بَيْنَ دَفْتِي الْمَصْحَفِ قَلْتُ مِنْهُمْ جَعَلْتَ فِدَاكَ؟ قَالَ مَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا غَيْرِنَا.

ابو بصیر نے ابو جعفر علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ ان لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔“ (عنکبوت - ۴۹) پھر فرمایا: اے ابو محمد! اللہ کی قسم اللہ نے یہ نہیں کہا کہ مصحف (قرآن) کے دونوں اطراف کے درمیان (واضح آیتیں) ہیں۔ (ابو بصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے علاوہ کون ہو سکتے ہیں۔

حدیث ۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مَسْكَانٍ عَنْ حَجْرٍ عَنْ حَمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرَقِيِّ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ أَسْبَاطٍ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قَالَ نَحْنُ

حمران نے ابو جعفر علیہ السلام اور اسباط نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے متعلق بیان کیا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ ان لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔“ (عنکبوت - ۴۹) فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ يَزِيدَ عَنِ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا

الْعِلْمَ) قال هي الأئمة خاصة.

ہارون بن حمزہ نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؐ نے اس آیت کے متعلق ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے“۔ (عنکبوت - ۴۹) فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ⑥ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن أيوب بن حر عن حمران (بن اعين) قال سألت أبا عبد الله ع يقول عن قول الله تبارك و تعالی (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قلت أنتم هم؟ قال من عسى أن يكون؟

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے“۔ (عنکبوت - ۴۹) میں نے عرض کیا: اس سے مراد آپؐ ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: اور کون ہو سکتا ہے؟۔

حدیث ⑤ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل قال سألته عن قول الله تعالی (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال هم الأئمة.

محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ میں نے آپؐ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے“۔ (عنکبوت - ۴۹) اس سے کون مراد ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا:

اس سے مراد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ﷺ ⑧ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سوید عن یحییٰ الحلبي عن أيوب بن حر (وعن عمران) بن علی جمیعا عن أبي بصیر قال سألت أبا عبد الله ع عن هذه الآية (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) فقال والله ما قال في المصحف قلت فأنتم هم؟ قال فمن عسى أن يكون.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے“۔ (عنکبوت - ۴۹) آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے (فی صدور کہا ہے) فی مصحف (قرآن) نہیں کہا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس سے مراد آپ ہیں؟ فرمایا: اور کون ہوگا؟۔

حدیث ﷺ ⑨ حدثنا أحمد بن موسى عن الحسن بن موسى الخشاب عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ع في قول الله عز وجل (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال إيانا عني عبد الرحمان بن كشير نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے متعلق ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے“۔ (عنکبوت - ۴۹) فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ﷺ ⑩ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن ابن مسكان عن حجر عن حمران و عبد الله (بن) عجلان عن أبي جعفر ع في قول الله عز وجل (بَلْ

هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قَالَ نَحْنُ الْأُمَّةُ خَاصَّةٌ (وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ) فَرَزَعَمَ أَنْ مَن عَرَفَ الْإِمَامَ وَالْآيَاتَ مَن يَعْقِلُ ذَلِكَ.

حمران اور عبد اللہ بن عجمان نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے“۔ (عنکبوت - ۴۹) فرمایا: اس سے خاص طور پر ہم ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں ﴿وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾ ”حالانکہ انہیں عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا“۔ (عنکبوت - ۴۳) اور وہ عقلمند جو امام اور آیات کی معرفت رکھتے ہیں۔

حدیث ۱۱ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنِ سَلِيمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قَالَ هُمُ الْأُمَّةُ خَاصَّةٌ.

محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے“۔ (عنکبوت - ۴۹) آپ نے فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ۱۲ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الطَّيَالِسِيِّ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ الرَّجْسُ هُوَ الشُّكُّ وَلَا نَشْكُ فِي دِينِنَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قُلْتُ أَنْتُمْ هُمْ؟ قَالَ مَن عَسَى أَنْ يَكُونَ.

ابو بصیر نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: شک رجس ہے پس ہم کبھی بھی اپنے دین

میں شک نہیں کرتے پھر فرمایا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔“ (عنکبوت - ۴۹) (ابو بصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اس سے مراد کون ہیں؟ - آپ نے فرمایا: ہمارے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔

حدیث ۱۳ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد الجوهري عن محمد بن يحيى عن عبد الرحيم عن أبي جعفر ع قال إن هذا العلم انتهى إلى آي في القرآن ثم جمع أصابعه ثم قال (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ).

عبدالرحیم نے ابو جعفر عليه السلام سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: یہ علم قرآن کی کس آیت پر منتہی ہوا ہے پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو جمع کیا اور فرمایا ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ ”حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اُن لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا“۔ (آل عمران - ۷)۔

حدیث ۱۴ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن محبوب عن عبد العزيز العبدی قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله تعالى (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال (هم الائمة).

عبدالعزیز عبدی نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ عليه السلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔“ (عنکبوت - ۴۹) آپ نے فرمایا: اس سے مراد

حدیث ۱۵ ﴿ محمد بن الحسین عن جعفر بن بشر و الحسن بن علی بن فضال عن المثنی بن الحناط عن الحسن الصیقل قال قلت لأبی عبد اللہ ع (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال نحن وإيانا عني.

حسن صیقل نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔“ (عنکبوت - ۴۹) اس سے کون مراد ہے۔ آپ نے فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ۱۶ ﴿ حدثني محمد بن الحسين عن يزيد بن سعد عن هارون بن حمزة عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال هم الأئمة خاصة (وما يعقلها إلا العالمون) فزعم أن من عرف الإمام والآيات فمن يعقل ذلك.

ہارون بن حمزہ نے ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ”بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔“ (عنکبوت - ۴۹) اس سے مراد خاص طور پر ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں ﴿وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾ ”حالانکہ انہیں عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا“۔ (عنکبوت - ۴۳) اور وہ عقلمند جو امام اور آیات کی معرفت رکھتے ہیں۔

نوادِر

حدیث ① ﴿ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ سَلِيمَانَ (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمَانَ) عَنْ أَبِيهِ سَلِيمَانَ عَنْ سَدِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قُلْتُ لَهُ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قَالَ هُمُ الْأُمَّةُ (وَقَوْلُهُ تَعَالَى (قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ) قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الْأُمَّةُ وَالنَّبَأُ الْإِمَامَةُ).

سدیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان کے متعلق سوال کیا ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ﴾ ط ” بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔ (عنکبوت - ۴۹) فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اللہ کا قول ﴿قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿۶۵﴾ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿۶۸﴾﴾ (اے رسول) کہہ دو کہ وہ ایک عظیم خبر ہے۔ (مگر) تم اس سے روگردان ہو۔ (ص - ۶۸، ۶۷) فرمایا: جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا ہے وہ ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور عظیم خبر سے مراد امام ہے۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

ائمہ گو اسم اعظم دیئے گئے اور یہ کہ وہ کتنے حروف ہیں

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن الفضیل قال أخبرني شريس الوابشي عن جابر عن أبي جعفر ع قال إن اسم الله الأعظم على ثلاثة و سبعين حرفا و إنما كان عند آصف منها حرف واحد فتكلم به فحسف بالأرض ما بينه وبين سرير بلقيس ثم تناول السرير بيده ثم عادت الأرض كما كانت أسرع من طرفة عين و عندنا نحن من الاسم اثنان و سبعون حرفا و حرف عند الله استأثر به في علم الغيب عندة و لا حول و لا قوة إلا بالله العلي العظيم.

جابر نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا: اسم اعظم تہتر حروف ہیں اور آصف کے پاس ان میں سے ایک حرف تھا پس اُس نے اس اسم کے ذریعے کلام کیا تو تخت بلقیس سے لے کر آصف تک ساری زمین نیچے دھنس گئی، آصف نے اپنے ہاتھ سے اسے پکڑ لیا پھر زمین اسی طرح ہو گئی جس طرح پہلے تھی اور یہ سب چشم زدن میں ہوا۔ (پھر فرمایا) ہمارے پاس اسم اعظم کے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس پوشیدہ ہے۔ و لا حول و لا قوة إلا بالله العلي العظيم۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن

خالد عن زكريا بن عمران القمي عن هارون بن الجهم عن رجل من أصحاب أبي عبد الله ع لم يحفظ اسمه قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عيسى ابن مريم أعطى حرفين و كان يعمل بهما و أعطى موسى بن عمران أربعة أحرف و أعطى إبراهيم ثمانية أحرف و أعطى نوح خمسة عشر حرفا و أعطى آدم خمسة و عشرين حرفا و (إن الله جمع ذلك) لمحمد ص (و أهل بيته) و إن (اسم الله) الأعظم ثلاثة و سبعون حرفا أعطى الله محمدا ص اثنين و سبعين حرفا و حجب عنه حرفا واحدا

ہارون بن جہم نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے روایت کیا جس کا نام اسے یاد نہیں اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: عیسیٰ بن مریم کو دو حروف عطاء ہوئے تھے جن پر وہ عمل کرتے تھے اور موسیٰ کو چار حروف، ابراہیم کو آٹھ حروف، نوح کو پندرہ حروف جبکہ آدم کو پچیس حروف عطاء ہوئے تھے اور محمدؐ اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کیلئے اللہ نے یہ تمام حروف جمع کر دیئے پس اللہ کا اسم تہتر حروف پر مشتمل ہے جن میں سے محمدؐ کو بہتر حروف دیئے گئے اور ایک حرف آپؐ سے حجاب میں رکھا گیا۔

حدیث ۳ ﴿﴾ (حدثنا) أحمد بن محمد بن محمد عن أبي عبد الله البرقي يرفعه إلى أبي عبد الله ع قال إن الله عز وجل جعل اسمه الأعظم على ثلاثة و سبعين حرفا فأعطى آدم منها خمسة و عشرين حرفا و أعطى نوحا منها خمسة عشر حرفا و أعطى إبراهيم منها ثمانية أحرف و أعطى موسى منها أربعة أحرف و أعطى عيسى منها حرفين و كان يجيى بهما الموتى و يبرء بهما الأكمه و الأبرص و أعطى محمدا اثنين و سبعين حرفا و احتجب حرف لئلا يعلم (احد) ما في

نفسه و يعلم ما في انفس العباد.

ابو عبد اللہ برقی امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اپنا اسم اعظم تہتر حروف پر مشتمل کیا پس ان میں سے آدم کو پچیس حروف دیے، نوح کو پچیس حروف دیے، ابراہیم کو آٹھ، موسیٰ کو چار اور عیسیٰ کو دو حروف دیے وہ ان حروف کے ذریعے مردوں کو زندہ کرتے تھے اور مادرزاد اندھے اور برص والے کو ٹھیک کر دیتے تھے اور (اللہ نے) محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہتر حروف دیے جبکہ ایک حرف کو حجاب میں رکھتا کہ کوئی یہ نہ جان سکے کہ کس کے دل میں کیا ہے اور اللہ بندوں کے دلوں میں جو کچھ ہو جانتا ہے۔

حدیث ۴ ﴿﴾ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي عبد الله البرقي عن فضالة بن أيوب عن عبد الصمد بن بشير عن أبي عبد الله ع قال كان مع عيسى ابن مريم حرفان يعمل بهما و كان مع موسى ع أربعة أحرف و كان مع إبراهيم ستة أحرف و كان مع آدم خمسة و عشرون حرفا (و كان مع نوح ثمانية) و جمع ذلك كله لرسول الله ص إن اسم الله ثلاثة وسبعون حرفا و حجب عنه واحدا.

عبد الصمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس دو حروف تھے، موسیٰ کے پاس چار حروف، ابراہیم کے پاس چھ، آدم کے پاس پچیس اور نوح کے پاس آٹھ حروف تھے پس ان سب کو محمدؐ کے لئے جمع کر دیا گیا۔ بے شک اللہ کا نام تہتر حروف پر مشتمل ہے جن میں سے ایک کو اس نے حجاب میں رکھا۔

حدیث ۵ ﴿﴾ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن محمد بن حفص عن عبد الصمد بن بشير عن أبي عبد الله ع قال كان مع عيسى ابن مريم (حرفان يعمل

بہما و كان مع موسى ع أربعة و كان مع إبراهيم ستة و كان مع نوح ثمانية و كان مع آدم خمسة و عشرون و جمع ذلك كله لرسول الله ص إن اسم الله ثلاثة و سبعون و كان مع رسول الله منه اثنان و سبعون حرفا و حجب عنه واحد).
 عبد الصمد بن بشير نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس دو حروف تھے جن پر وہ عمل کرتے تھے اور موسیٰ کے پاس چار، ابراہیمؑ کے پاس چھ، نوحؑ کے پاس آٹھ اور آدمؑ کے پاس پچیس حروف تھے پس نبیؐ کے لیے ان سب کو جمع کر دیا گیا بے شک اللہ کا نام تہتر حروف پر مشتمل ہے نبیؐ کے پاس بہتر حروف تھے جبکہ ایک کو حجاب میں رکھا گیا۔

حدیث ۶ ﴿﴾ حدیثنا ابراہیم بن ہاشم عن محمد بن حفص عن عبد الصمد بن بشیر عن ابي عبد الله ع قال إن اسم الله الأعظم على ثلاثة وسبعين حرفا كان عند آصف منها حرف واحد فتكلم به فحسف بالأرض ما بينه وبين سرير بلقيس ثم تناول السرير بيده ثم عادت الأرض كما كان أسرع من طرفة عين و عندنا من الاسم اثنان و سبعون حرفا و حرف عند الله تعالى استناثر به في علم الغيب المكتوب.

عبد الصمد بن بشير نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ اللہ کا اسم اعظم تہتر حروف پر مشتمل ہے۔ آصف بن برخیا کے پاس ان میں سے ایک حرف تھا پس اس نے اس اسم کے ذریعے کلام کیا تو تخت بلقیس اور آصف کے درمیان تمام زمین دھنس گئی اُس نے تخت کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیا پھر زمین اسی طرح ہو گئی جس طرح پہلے تھی یہ سب چشمِ زدن میں ہوا۔ (پھر فرمایا) ہمارے پاس اسم اعظم سے بہتر حروف ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب میں اپنے پاس لکھ رکھا ہے۔

مشمول ہے اور آصف کو جو سلیمان کے کاتب تھے ایک حرف کی وحی کی جاتی تھی اور وہ حرف ”الف“ یا ”واو“ تھا پس انہوں نے اُس حرف کے ذریعے کلام کیا تو آصف بن برخیا کے لیے زمین نیچے ہو گئی حتیٰ کہ انہوں نے تخت پکڑ لیا۔ (پھر فرمایا) ہمارے پاس اسمِ اعظم سے اکہتر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس علمِ غیب میں پوشیدہ ہے۔

نوادِر

حدیث ① ﷺ حدثنا الحسن بن علي بن عبد الله عن الحسن بن علي بن فضال عن داود بن أبي يزيد عن بعض أصحابنا عن عمر بن حنظلة قال قلت لأبي جعفر ع إني أظن أن لي عندك منزلة؟ قال أجل قال قلت فإن لي إليك حاجة قال وما هي قال؟ قلت تعلمني الاسم الأعظم قال وتطبيقه؟ قلت نعم قال فادخل البيت قال فدخل البيت فوضع أبو جعفر يده على الأرض فأظلم البيت فأرعدت فرائص عمر فقال ما تقول؟ أعلمك؟ فقال لا قال فرفع يده فرجع البيت كما كان.

عمر بن حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کیا: میرا خیال ہے کہ میرا آپ کے پاس ایک مقام ہے؟۔ آپ نے فرمایا: ہاں!۔ میں نے کہا: پھر میری آپ سے ایک حاجت ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا حاجت ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے اسمِ اعظم سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کی طاقت رکھتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ (عمر بن حنظلہ کہتا ہے) پھر آپ گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی گھر میں داخل ہو گیا۔ پھر ابو جعفر علیہ السلام نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو گھر سیاہ تاریک ہو گیا (عمر بن حنظلہ کہتا ہے) میرے بغلوں کا گوشت تک کانپنے لگا۔ آپ نے فرمایا: اب کیا کہتا ہے کیا تجھے سکھاؤں؟۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین سے اٹھایا تو گھر اسی طرح ہو گیا جس طرح پہلے تھا۔

حدیث ② ﷺ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن علي بن الحكم عن شعيب

العقرقونی عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال كان سليمان عنده اسم الله الأكبر الذي إذا سأله (به) أعطى وإذا دعا به أجاب ولو كان اليوم لاحتاج إلينا.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: سلیمانؑ کے پاس اللہ کا اسم اکبر تھا جس کے ذریعے وہ جو سوال کرتے پورا ہو جاتا اور جو دعا کرتے قبول ہو جاتی۔ (پھر فرمایا) اگر آج وہ ہوتے تو ہمارے ہی محتاج ہوتے۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا الحسين بن محمد بن عامر عن معلى بن محمد عن أحمد بن محمد بن عبد الله عن علي بن محمد النوفلي عن أبي الحسن العسكري ع قال سمعته يقول اسم الله الأعظم ثلاثة وسبعون حرفاً وإنما كان عند آصف منه حرف واحد فتكلم فانخرقت له الأرض فيما بينه وبين سبأ فتناول عرش بلقيس حتى صيرة إلى سليمان ثم انبسطت الأرض في أقل من طرفة عين و عندنا منه اثنان و سبعون حرفاً و حرف عند الله استأثر به في علم الغيب.

علی بن محمد نوفلی نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اللہ کا اسم اعظم تہتر حروف پر مشتمل ہے اور آصف کے پاس ان حروف میں سے ایک حرف تھا پس اس نے اس حرف کے ساتھ کلام کیا تو آصف کے لیے زمین تخت بلقیس تک دھنس گئی پھر انہوں نے تخت پکڑ لیا حتیٰ کہ وہ سلیمانؑ کے پاس آ گیا پھر زمین بچھ گئی اور یہ سب چشم زدن میں ہوا۔ (پھر فرمایا) ہمارے پاس بہتر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس علم غیب میں پوشیدہ ہے۔

الجزء خامس



باب نمبر ﴿١﴾

ائمہ کے پاس اسم اعظم اور کتاب کا علم ہوتا ہے

حدیث ﴿١﴾ حدیثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثني يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن (عبد الله بن بكير) عن أبي عبد الله ع قال كنت عندة فذاكروا سليمان و ما أعطى من العلم و ما أوتي من الملك (قال) فقال لي و ما أعطى سليمان بن داود؟ إنما كان عندة حرف واحد من الاسم الأعظم و صاحبكم الذي قال الله (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) و كان و الله عند علي ع علم الكتاب فقلت صدقت و الله جعلت فداك.

عبداللہ بن بکیر نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپ کے سامنے سلیمان بن داؤد کا تذکرہ کیا گیا کہ انہیں علم سے کیا عطاء ہوا تھا اور انہیں ملک سے کیا عطاء ہوا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: سلیمان بن داؤد کو کیا عطاء کیا گیا؟ ان کے پاس تو اسم اعظم کا ایک حرف تھا اور تمہارا صاحب وہ ہے جس کے متعلق اللہ فرماتا ہے ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ (اے رسول) تم کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔ (رعد - ۴۳) فرمایا: اللہ کی قسم! علیؑ علیہ السلام کے پاس ہر کتاب کا علم موجود تھا۔ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں آپ نے سچ کہا۔

حدیث ﴿۲﴾ ﴿۲﴾ حدیثنا أحمد بن موسى عن الحسن (بن موسى) الخشاب (عن علی بن حسان) عن عبد الرحمن بن كثير الهاشمي عن أبي عبد الله ع قال (قال الذي عنده علم من الكتاب أنا آتيك به قبل أن يرتد إليك ظفرك) قال ففرج أبو عبد الله ع بين أصابعه فوضعها على صدره ثم قال (وعندنا والله) علم الكتاب كله.

عبد الرحمن بن كثير ہاشمی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ ظَرْفُكَ﴾ ”جس کے پاس کتاب کا کچھ تھوڑا علم تھا اُس نے کہا کہ میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں پیشتر اس کے کہ تیری نگاہ تیری طرف پھر آئے۔“ (ممل۔ ۴۰) (عبد الرحمن کہتے ہیں) پھر ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی انگلیاں کھولیں اور انہیں اپنے سینے پر رکھ کر فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔

حدیث ﴿۳﴾ ﴿۳﴾ حدیثنا إبراهيم بن هاشم عن محمد بن سليمان عن ابيه عن سدير) قال كنت أنا و أبو بصير و ميسر و يحيى البزاز و داود الرقي في مجلس أبي عبد الله ع إذ خرج إلينا و هو مغضب فلما أخذ مجلسه قال يا عجباً لأقوام يزعمون أن نعلم الغيب و ما يعلم (الغيب) إلا الله لقد هممت بضرب خادمتي فلانة فذهبت عني فما عرفتها في أي (البيوت من الدار) هي فلما أن قام من مجلسه و صار في منزله دخلت أنا و أبو بصير و ميسر على أبي عبد الله ع فقلنا له جعلنا فداك سمعناك تقول كذا و كذا في أمر خادمك و نحن نعلم أنك تعلم علماً كثيراً إلى علم الغيب قال فقال يا سدير ما تقرأ القرآن؟ قال قلت قرأناه جعلت فداك قال فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله (قال

الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ؟ قَالَ قُلْتُ جَعَلْتَ فِدَاكَ قَدْ قَرَأْتَهُ قَالَ فَهَلْ عَرَفْتَ الرَّجُلَ وَعَلِمْتَ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ قُلْتُ فَأَخْبِرْنِي (حتى أعلم) قَالَ قَدَرُ قَطْرَةٍ مِنَ الْمَطَرِ الْجُودُ فِي الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ مَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ قُلْتُ جَعَلْتَ فِدَاكَ مَا أَقَلُّ هَذَا قَالَ يَا سَدِيرُ مَا أَكْثَرُ إِنْ لَمْ يَنْسِبْهُ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي أَخْبَرَكَ (به) يَا سَدِيرُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) كَلَهُ؟ قَالَ وَأَوْ مَا بَيَدَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ عِلْمُ الْكِتَابِ كَلَهُ وَاللَّهُ عِنْدَنَا ثَلَاثًا.

سدیر نے بیان کیا کہ میں، ابوبصیر، میسر، یحییٰ بزاز اور داؤد رقی امام ابو عبد اللہ کی مجلس میں موجود تھے کہ آپؑ ہمارے پاس آئے جبکہ آپؑ غضبناک حالت میں تھے جب بیٹھنے لگے تو فرمایا: ان لوگوں کے لیے تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم علمِ غیب جانتے ہیں حالانکہ علمِ غیب اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ (پھر فرمایا) میں نے ابھی ابھی اپنی ایک کنیز کو (اُس کی کسی غلطی پر) ڈانٹا تو وہ گھر کے کسی کمرے میں چلی گئی مگر مجھے نہیں معلوم وہ کون سے کمرے میں چھپ گئی ہے۔ (سدیر کہتے ہیں) جب مجلس برخاست ہوئی اور سب اپنے گھروں کو لوٹ گئے تو میں، میسر اور ابوبصیر ابو عبد اللہ عَلَيْهِ السَّلَامُ کے پاس گئے۔ میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے آپؑ کو کنیز کے معاملے پر ایسا ایسا کہتے سنا جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپؑ عَلَيْهِ السَّلَامُ علمِ کثیر رکھتے ہیں جو علمِ غیب کی طرف منسوب ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے سدیر! کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں پڑھا ہے۔ فرمایا: پس کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ط﴾ جس کے پاس کتاب کا کچھ تھوڑا علم

تھا اُس نے کہا کہ میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں پیشتر اس کے کہ تیری نگاہ تیری طرف پھر آئے۔“ (ممل - ۴۰) (سدیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: میں آپؐ پر قربان جاؤں میں نے یہ پڑھا ہے۔ فرمایا: تم نے اس آدمی کو پہچان لیا اور جو کچھ اس کے پاس کتاب سے علم تھا وہ بھی معلوم کر لیا۔ میں نے عرض کیا مجھے آپؐ بتائیں یہاں تک کہ میں جان لوں؟ فرمایا: بارش کے ایک قطرے کی بحر اخضر سے کیا نسبت ہو سکتی ہے اور اس علم کی علم الکتاب سے کیا نسبت ہوگی۔ میں نے عرض کیا: میں آپؐ پر قربان جاؤں اس سے کم کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اے سدیر! اس کا اکثر اگرچہ علم کی طرف منسوب نہیں ہے جس کی میں تجھے خبر دیتا ہوں۔ اے سدیر تو نے یہ بھی پڑھا ہے ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿﴾ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔ (رعد - ۴۳) اس سے کُل علم مراد ہے اللہ کی قسم! یہ ہمارے پاس ہے تین دفعہ کہا اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

حدیث ۴۱ ﴿﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع فِي هَذِهِ الْآيَةِ (قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ) وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع.

جابر نے بیان کیا کہ ابو جعفرؑ علیؑ صلواتہ والسلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا: ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿﴾ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔ (رعد - ۴۳) اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ⑤ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ (بْنِ عَلِيٍّ) بْنِ فَضَالٍ (عَنْ أَبِيهِ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكِيرٍ عَنْ نَجْمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قَالَ عَلِيُّ ع عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ.

نجم نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ﴿ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ فرمایا: اس سے مراد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔

حدیث ⑥ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِرْوَانَ عَنْ نَجْمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قَالَ صَاحِبُ عِلْمِ الْكِتَابِ عَلِيُّ ع.

نجم نے امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ﴿ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ فرمایا: صاحب علم کتاب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ④ ﴿ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى (عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قَالَ إِيَّانَا عَنِّي وَعَلِيُّ ع أَوْلَنَا وَأَفْضَلْنَا وَخَيْرَنَا.

عبد الرحمن بن کثیر نے ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق روایت کیا ﴿ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴾ فرمایا: صاحب علم کتاب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿﴾ فرمایا: اس سے ہم مراد ہیں اور علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں اول، افضل اور بہتر ہیں۔

حدیث ﴿﴾ ۸ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد عن الربيع بن محمد عن النضر بن سويد عن موسى بن بكر عن فضيل بن يسار عن أبي عبد الله ع في قول الله تعالى (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قال علي ع.

فضیل بن یسار ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ اس سے مراد علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ﴿﴾ ۹ ﴿﴾ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن أحمد بن عمر عن أبي الحسن الرضا ع في قول الله عز وجل (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قال (امير المؤمنين ع الذي عنده علم الكتاب).

احمد بن عمر نے روایت کیا ہے کہ امام ابو الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق فرمایا ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ اس سے مراد امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔

حدیث ﴿﴾ ۱۰ ﴿﴾ حدثنا عبد الله بن أحمد عن الحسن بن موسى عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن مثنى قال سألته عن قول الله عز وجل (وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قال نزلت في علي ع بعد رسول الله ص وفي الأئمة بعده.

شئی نے بیان کیا کہ میں نے امام علیؑ سے اللہ کے فرمان ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ کے متعلق سوال کیا پس آپؑ نے فرمایا: یہ رسولؐ کے بعد علیؑ اور ائمہ علیہم السلام کے متعلق ہے۔

حدیث ۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبُرْقِيِّ عَنِ نَصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدُهُ إِذْ مَرَّ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَقُلْتُ جَعَلْتُ فِدَاكَ هَذَا ابْنُ الذِّي يَقُولُ النَّاسُ) عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَلِيٌّ نَزَلَتْ فِيهِ خَمْسُ آيَاتٍ أَحَدُهَا (قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ) وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ)۔

یحییٰ الحلبی نے ایک ساتھی سے بیان کیا کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کے پاس مسجد میں تھا اور آپؑ سے باتیں کر رہا تھا کہ اچانک عبد اللہ بن سلام کے لڑکوں میں سے ایک وہاں سے گزرا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ اُس شخص کا بیٹا ہے جو لوگوں کو کہتا ہے عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ یعنی اُس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں یہ بات بس اور بس علیؑ کے متعلق ہے۔ (پھر فرمایا) امیر المؤمنین کے متعلق پانچ سو آیات نازل ہوئیں جن میں سے ایک یہ ہے ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔ (رعد - ۴۳)

حدیث ۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَيَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ (عَنْ عَمْرِ بْنِ أُذَيْنَةَ) عَنْ بَرِيدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ) وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قَالَ إِيَّانَا عَنِ عَلِيِّ ع

أولنا وعلی أفضلنا وخیرنا بعد النبی ص.

برید بن معاویہ نے بیان کیا کہ میں نے ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ اس آیت سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد نبی ہم میں اول، افضل اور بہتر ہیں۔

حدیث ۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع.

محمد بن فضیل نے ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ فرمایا: اس سے مراد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَرِّ عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَالنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ عَاصِمِ بْنِ حَمِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَفَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالنَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ جَابِرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع.

ابو بصیر ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور جابر امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ آپ نے فرمایا: اس سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ عَثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَأَلْتَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قُلْتُ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع؟ قَالَ فَمَنْ عَسَى (أَنْ يَكُونَ) غَيْرَهُ؟.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ میں نے کہا: کیا اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں؟ آپ نے فرمایا: آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔

حدیث ۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَزَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَثْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَا) قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع هَذَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَزْعُمُ أَنَّ أَبَاكَ الَّذِي يَقُولُ اللَّهُ (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قَالَ كَذَبَ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

عبد اللہ بن عطاء نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا: یہ عبد اللہ ابن سلام کا بیٹا ہے اس کا باپ کہتا ہے کہ ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ اس آیت سے مراد وہ خود ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

حدیث ۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ فَضَالٍ عَنِ مِثْنَى الْحَنَاطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ

اللہ عز و جل (قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قال نزلت في علي ع (انه) عالم هذه الأمة بعد رسول الله ص.

عبداللہ بن عجان نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ﴿قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ فرمایا: یہ آیت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازل ہوئی اور آنحضرت کے بعد آپ اس امت کے عالم ہیں۔

حدیث ۱۸ ﴿ حدیثنا عبد اللہ بن محمد عن محمد بن رواحہ عن الحسن بن علی بن النعمان عن محمد بن مروان عن فضیل بن یسار عن ابي جعفر ع في قول الله عز و جل (قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قال نزلت في علي بن ابي طالب انه عالم هذه الأمة بعد النبي ص.

فضیل بن یسار نے امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ﴿قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿ فرمایا: یہ آیت علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازل ہوئی اور وہ نبی کے بعد اس امت کے عالم ہیں۔

حدیث ۱۹ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسن عن النضر بن شعیب عن محمد بن الفضیل عن ابي حمزة الثمالي (قال سمعت ابي جعفر ع) يقول في قول الله تبارك و تعالی (وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قال الذي عنده علم الكتاب هو علي بن ابي طالب.

ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کے اس فرمان کے متعلق کہتے ہوئے سنا ﴿وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ ”اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے“ اس سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ﷺ ﴿۲۰﴾ حدثنا أبو الفضل العلوی قال حدثني سعيد بن عيسى الكريزي البصري عن إبراهيم بن الحكم بن ظهير عن أبيه عن شريك بن عبد الله عن عبد الأعلى التغلبي عن أبي وقاص عن سلمان الفارسي رة عن أمير المؤمنين ع في قول الله تبارك وتعالى قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ فقال أنا هو الذي عنده علم الكتاب وقد صدقه الله وأعطاه الوسيلة في الوصية (اذلا) يخلى أمة من وسيلته إليه وإلى الله قال (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ).

سلمان محمدی نے امیر المؤمنین علیؑ سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ (اے رسول) تم کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔ (رعد۔ ۳۳) کے متعلق فرمایا: میں ہی وہ شخص ہوں جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے اور بے شک اللہ نے اس کی تصدیق کی اور مجھے وصیت کے ذریعے وسیلہ قرار دیا کیونکہ آپ کی امت اللہ کی طرف جانے کے لئے وسیلہ کی محتاج ہے۔ پھر فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾ ”اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف (پہنچنے کے لئے) وسیلہ تلاش کرو“۔ (مائدہ۔ ۳۵)

باب نمبر ﴿۲﴾

ائمہ کے پاس اسم اعظم ہوتا ہے جس کے ذریعے اگر وہ
اللہ سے سوال کریں تو اللہ انہیں عطاء کرتا ہے

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن عبد الله بن بحر عن عبد الله مسكان عن أبي بصير عن أبي المقدام عن جويرية بن مسهر قال أقبلنا مع أمير المؤمنين ع من قتل الخوارج حتى إذا قطعنا في أرض بابل حضرت صلاة العصر قال فنزل أمير المؤمنين ونزل الناس فقال أمير المؤمنين يا أيها الناس إن هذه الأرض ملعونة وقد عذبت من الدهر ثلاث مرات وهي إحدى الموثفكات وهي أول أرض عبد فيها وشن إنه لا يحل لنبی و(لا) لوصی نبی أن یصلی فیها فأمر الناس فمالوا عن جنبی الطريق یصلون و ركب بغلة رسول الله فمضى عليها قال جويرية فقلت والله لأتبعن أمير المؤمنين ولأقلدنه صلاة اليوم قال فمضيت خلفه فوالله ما جزنا جسر سورا حتى غابت الشمس قال فسببته أو هممت أن أسبه قال (فالتفت الي) فقال يا جويرية أذن قال فقلت نعم يا أمير المؤمنين قال فنزل ناحية فتوضأ ثم قام فنطق بكلام لا أحسبه إلا بالعبرانية ثم نادى بالصلاة (قال) فنظرت و

اللہ إلى الشمس قد خرجت من بين جبلين لها صرير فصلی العصر و صلیت معه قال فلما فرغنا من صلاتنا عاد الليل كما كان (قال) فالتفت إلى فقال يا جویریة (بن مسهر) إن الله يقول ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ فَإِنِ سَأَلْتَ الله بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ فَرَدَّ عَلَى الشَّمْسِ.

جویریہ بن مسھر نے بیان کیا کہ ہم خوارج کو قتل کر کے امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ آرہے تھے جب ہم نے بابل کی سرزمین طے کر لی تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا پس امیر المؤمنین علیہ السلام سواری سے اترے اور دوسرے لوگ بھی اترے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! یہ زمین ملعون ہے یہ تین دفعہ عذاب میں مبتلا ہو چکی ہے اور ایک دفعہ ہونا ہے یہ پہلی زمین ہے جس پر بتوں کو پوجا گیا پس اس سرزمین پر کسی نبی یا وصی کے لئے نماز پڑھنا مناسب نہیں پس لوگوں کو حکم دیا تو وہ راستے کی دائیں اور بائیں جانب سے ہٹ گئے تاکہ نماز پڑھیں پھر آپؐ نبی کی خچر پر بیٹھ کر چلے گئے۔ (جویریہ کہتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی قسم! میں امیر المؤمنین علیہ السلام کی پیروی کروں گا اور آج میں اپنی نماز میں آپؐ کی تقلید کروں گا پس میں آپؐ کے پیچھے چلا گیا ہم ابھی سوراء کے پل سے نہیں گزرے تھے کہ سورج غائب ہو گیا میں نے ارادہ کیا کہ اسے بُرا بھلا کہوں پھر میں نے آپؐ کی طرف توجہ کی تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: جویریہ! اذان کہو۔ میں نے کہا: ہاں امیر المؤمنین علیہ السلام۔ (جویریہ کہتے ہیں) آپؐ ایک کنارے پر اترے وضو کیا پھر اٹھے تو کچھ کلمات کہے جو میرا خیال ہے عبرانی زبان میں تھے۔ پھر نماز کی نداء دی تو میں نے دیکھا کہ سورج دو پہاڑوں سے نکل آیا۔ آپؐ نے عصر کی نماز پڑھی میں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو رات دوبارہ لوٹ آئی جس طرح پہلے تھی۔ آپؐ نے میری طرف توجہ کی اور فرمایا: اے جویریہ بن مسھر! اللہ فرماتا ہے ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ ”پس تُو اپنے عظمت والے رب کے اسم کی تسبیح کرتا رہے“۔ (واقعہ - ۹۶) میں

نے اپنے رب کے عظیم اسم کے ذریعہ سوال کیا پس اس نے میرے لئے سورج کو واپس لوٹا دیا۔

حدیث ۲ ﴿﴾ حدیثنا إبراہیم بن إسحاق عن عبد اللہ بن حماد عن أبي بصير و داود الرقي (عن معاوية بن عمار الدهني و معاوية بن وهب عن ابن سنان قال) كنا بالمدينة حين بعث داود بن علي إلى المعلى بن خنيس فقتله فجلس أبو عبد الله فلم يأته شهرا قال فبعث إليه أن ائتني فأبي أن يأتيه فبعث إليه خمس نفر من الحرس فقال ائتوني فإن أبي فائتوني به أو برأسه فدخلوا عليه وهو يصلي ونحن نصلي معه الزوال فقالوا (له) أجب داود بن علي قال فإن لم أجب؟ قال أمرنا أن نأتيه برأسك فقال وما أظنكم تقتلون ابن رسول الله قالوا ما ندري ما تقول وما نعرف إلا الطاعة قال انصرفوا فإنه خير لكم في دنياكم و آخرتكم قالوا والله لا ننصرف حتى نذهب بك معنا أو نذهب برأسك قال فلما علم أن القوم لا ينصرفون إلا (به أو) بذهاب رأسه و خاف على نفسه قالوا رأينا قدر رفع يديه فوضعها على منكبه ثم بسطها ثم دعا بسبابته فسمعناه يقول الساعة الساعة (حتى سمعنا) صراخا عاليا فقالوا له قم فقال لهم أما إن صاحبكم قدمات وهذا الصراخ عليه فابعثوا رجلا منكم فإن لم يكن هذا الصراخ عليه فمت معكم قال فبعثوا رجلا منهم فما لبث أن أقبل فقال يا هؤلاء قدمات صاحبكم وهذا الصراخ عليه فانصرفوا فقلت له جعلنا الله فداك ما كان حاله؟ قال قتل مولاى المعلى بن خنيس فلم آتته منذ شهر فبعث إلى أن آتته فلما أن كان الساعة لم آتته فبعث إلى ليضرب عنقي فدعوت الله بأسمه الأعظم فبعث إليه ملكا بحربة

فقطعنه فی مذا کبر لا فقتله فقلت له فرغ الیدین (ما هو)؛ قال الابطہال فقلت فوضع یدیک وجمعها؟ قال التصرع قلت ورفع الإصبع؟ قال البصبصة.

معاویہ بن وہب نے ابن سنان سے بیان کیا کہ ہم مدینہ میں تھے جب داؤد بن علی نے معلیٰ بن خنیس کی طرف آدمی بھیجا جس نے اسے قتل کر دیا پس ابو عبد اللہ علیہ السلام ایک مہینہ تک اس کی طرف نہ آئے۔ اُس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے پاس آئیں پس آپ نے آنے سے انکار کر دیا تو اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ امام علیہ السلام کو اس کے پاس لائیں اور اگر وہ آنے سے انکار کریں تو آپ کا سر لے کر آئیں۔ جب سپاہی آپ کے پاس آئے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے پس داؤد بن علی کے سپاہیوں نے امام سے کہا داؤد بن علی کے پاس چلیے۔ آپ نے فرمایا: اگر نہ چلوں۔ وہ کہنے لگے ہمیں حکم ہے کہ ہم آپ کا سر لے کر آئیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے تم رسول کے بیٹے کو قتل کرو گے؟۔ انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے آپ کیا کہہ رہے ہیں ہم تو صرف اطاعت کو جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ یہ تمہارے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہوگا۔ وہ کہنے لگے ہم واپس نہیں جائیں گے یا آپ کو لے کر جائیں گے یا آپ کا سر لے کر جائیں گے۔ جب آپ نے جان لیا کہ یہ لوگ مجھے یا میرے سر کو لئے بغیر واپس نہیں جائیں گے تو آپ اپنی جان کا خطرہ محسوس کرنے لگے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے پھر انہیں کندھوں پر رکھا پھر پھیلا یا پھر دعا کی پس ہم نے سنا وہ کچھ فرما رہے تھے کہ ”ابھی اسی وقت، اسی وقت“ یہاں تک کہ ہمیں چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں پس سپاہیوں نے آپ سے کہا اٹھیئے۔ آپ نے اُن سے فرمایا: تمہارا آقا مر گیا یہ چیخ و پکار اسی کے لیے ہے پس تم کوئی آدمی بھیج کر معلوم کرو اگر یہ چیخ و پکار اس کے لیے نہیں تو میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ انہوں نے ایک آدمی بھیجا لیکن زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ واپس آ گیا اور کہنے لگا اے لوگو! تمہارا آقا مر گیا اور یہ چیخ و پکار اسی

کے لیے ہے لہذا تم واپس چلو۔ (ابن سنان کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے اس کا کیا معاملہ تھا۔ آپ نے فرمایا: اس نے معلیٰ بن خنیس کو قتل کیا تھا پس ایک مہینہ سے میں اس کے پاس نہیں گیا تو اس نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں اس کے پاس آؤں میں پھر بھی نہیں گیا تو اس نے آدمی بھیجے جو مجھے قتل کرنے آئے تھے پس میں نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعے دعا کی تو اللہ نے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کو شرم گاہ میں ایک چھوٹا نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ (ابن سنان کہتے ہیں) میں نے پوچھا: آپ کا ہاتھ اٹھانا کیسا تھا؟۔ آپ نے فرمایا: فریاد کرنا۔ میں نے کہا: پھر ہاتھوں کو رکھتا اور جمع کرنا۔ آپ نے فرمایا: عاجزی سے دعا کرنا۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن عبد اللہ بن جبلة عن ابی الجارود قال سمعت جویریة یقول أسی (بنا علی بن ابی طالب ع) من کربلاء إلی الفرات فلما صرنا ببابل قال لی أی موضع یسمی هذا یا جویریة؟ (قال) قلت هذه بابل یا أمیر المؤمنین قال أما إنه لا یجل لنبی ولا وصی نبی أن یرضی بأرض قد عذبت مرتین قال قلت (هذه العصر قد وجبت الصلاة یا أمیر المؤمنین ع) قال قد أخبرتك أنه لا یجل لنبی ولا لوصی نبی أن یرضی بأرض قد عذبت مرتین وهی تتوقع الثالثة إذا طلع کوکب الذنب وعقد جسر بابل قتل علیه مائة ألف تخوضه الخیل إلی السنابک قال جویریة قلت و اللہ لأقلدن صلاتی الیوم أمیر المؤمنین وعطف علی ع برأس بغلة رسول اللہ ص الدلیل حتی جاز سورا قال لی أذن بالعصر یا جویریة فأذنت و خلا علی ناحية فتکلم بکلام له سریانی أو عبرانی فرأیت الشمس صریرا و انقضاضا حتی عادت بیضاء نقیة قال ثم قال أقم فأقمت ثم صلی بنا فصلینا معه فلما

سلم اشتبكت النجوم فقلت وصى نبى ورب الكعبة.

جویر یہ نے بیان کیا کہ ہم رات کو علیؑ کے ساتھ کر بلا سے فرات کی طرف جا رہے تھے جب سرزمین بابل پہنچے تو مجھ سے فرمایا: جویر یہ! یہ کونسی جگہ ہے؟۔ میں نے کہا: امیر المؤمنینؑ یہ بابل ہے۔ فرمایا: کسی نبی یا وصی کے لیے مناسب نہیں کہ ایسی زمین پر نماز پڑھے جس پر دو دفعہ عذاب آچکا ہو۔ (جویر یہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا امیر المؤمنین عصر کا وقت ہو چکا ہے نماز فرض ہو گئی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: میں نے تم سے کہا ہے کہ کسی نبی یا وصی کے لیے اُس زمین پر نماز پڑھنا مناسب نہیں جس پر دو مرتبہ عذاب آچکا ہو اور اس پر تیسری دفعہ عذاب متوقع ہے جبکہ دمدار ستارہ طلوع ہوگا اور بابل کا پل محراب والا بنایا جائے گا۔ اس زمین پر ایک لاکھ آدمی قتل ہوئے اس حالت میں کہ گھوڑے انہیں گھسیٹ رہے تھے۔ (جویر یہ کہتے ہیں) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں امیر المؤمنینؑ کی پیروی کروں گا اور آج اپنی نماز میں امیر المؤمنین کی تقلید کروں گا پس علیؑ نے رسول اللہ کے نچر دلدل کا رخ موڑا اور چل دیئے یہاں تک کہ سور سے گزر گئے۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے جویر یہ! عصر کی اذان کہو۔ (جویر یہ کہتے ہیں) میں نے اذان کہی اور علیؑ نے کچھ کلمات کہے جو سریانی یا عبرانی زبان میں تھے پس میں نے سورج کو آواز کرتے اور چٹختے دیکھا حتیٰ کہ وہ سفید و چمکدار ہو گیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اقامت کہو۔ میں نے اقامت کہی۔ پھر آپؑ نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہم نے ساتھ نماز پڑھی جب سلام پھیرا تو ستارے نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! میں نبی کا وصی ہوں۔

حدیث ۳۱ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن أحمد بن عبد الله عن الحسين بن المختار عن أبي بصير عن عبد الواحد الأنصاري عن أم المقدم الثقفية قالت قال (لی) جویریة بن مسهر قطعنا مع أمیر

المؤمنین علی بن ابی طالب ع جسر الصراة فی وقت العصر فقال إن هذه الأرض معذبة لا ينبغي لنبی ولا وصی نبی أن یصلی فیها فمن أراد منكم أن یصلی فلیصل قال فتفرق الناس یمنة و یسرة یصلون قال قلت أنا والله لأقلدن هذا الرجل صلاتی الیوم ولا أصل حتی یصلی قال فسرنا وجعلت الشمس تسفل قال وجعل یدخلنی من ذلك أمر عظیم (قال) حتی وجب الشمس و قطعنا الأرض قال فقال یا جویریة أذن فقلت تقول لی أذن وقد غابت الشمس قال أذن فأذنت ثم قال لی أقم فأقمت فلما قلت قد قامت الصلاة رأیت شفתיه یتحركان و سمعت کلاما كأنه کلام عبرانية قال فارتفعت الشمس حتی صارت فی مثل وقتها فی العصر (فصلی) فلما انصرف هوت إلی مکانها و اشتبکت النجوم قال فقلت إنی أشهد أنك وصی رسول الله ص قال فقال لی یا جویریة أ ما سمعت الله یقول (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ)؛ فقلت بلی قال فإنی سألت (الله) ربی باسمه العظیم فردها الله علی.

جویریہ بن مسہر نے بیان کیا کہ ہم نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ صراة کا پل عصر کے وقت طے کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ زمین عذاب والی ہے کسی نبی یا وصیؑ نبی کو سزاوار نہیں کہ یہاں نماز پڑھے پس جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ نماز پڑھ لے۔ (جویریہ کہتے ہیں) لوگ دائیں بائیں بکھر گئے اور نماز پڑھنے لگے۔ میں نے کہا میں آج کی دونوں نمازوں میں امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقلید کروں گا اور اس وقت تک نماز نہیں پڑھوں گا جب تک آپؑ نہ پڑھیں۔ پس ہم چل پڑے اور سورج غروب ہونے لگا اور میرے دل میں اس سے عظیم امر آ رہا تھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ہم نے اُس زمین کو طے کر لیا تو امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جویریہ! اذان کہو۔ (جویریہ

کہتے ہیں) میں نے کہا آپؐ اذان کا کہہ رہے ہیں اور سورج غروب ہو چکا ہے۔ آپؐ نے پھر فرمایا: اذان کہو۔ پس میں نے اذان کہی۔ پھر فرمایا: اقامت کہو۔ میں نے اقامت کہی۔ (جویریہ کہتے ہیں) جب میں نے قد قامت الصلاة کہا تو دیکھا آپؐ کے ہونٹ حرکت کر رہے تھے میں نے سنا آپؐ عبرانی میں کلام کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ سورج (عصر کے مقام) کی طرف پلٹ رہا ہے یہاں تک کہ عصر کے وقت کو پہنچ گیا پھر آپؐ نے نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو ستارے نظر آنے لگے۔ (جویریہ کہتے ہیں) میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ رسول اللہ کے وصی ہیں۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: جویریہ! تو نے اللہ کا فرمان سنا ہے ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ پس تو اپنے عظمت والے رب کے اسم کی تسبیح کرتا رہے۔ (واقعه۔ ۹۶)۔ (جویریہ کہتے ہیں) میں نے کہا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعے سوال کیا تو اللہ نے سورج کو پلٹا دیا۔

باب نمبر ﴿۳﴾

اماموں پر لیلۃ القدر میں وہ باتیں القاء کی جاتی ہیں
جو سال بھر پیش آتی ہوں

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا یعقوب بن یزید عن محمد بن أبی عمیر عن الحسن بن موسیٰ عن ابن بکیر عن أبی عبد اللہ ع قال إن لیلۃ القدر یکتب ما ینزل فیہا فی السنۃ إلی مثلہا من خیر أو شر أو موت أو حیاة أو مطر و یکتب فیہا وفد الحاج ثم یفضی ذلک إلی أهل الأرض فقلت إلی من من أهل الأرض؟ فقال إلی من تری؟

ابن بکیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: لیلۃ القدر میں سال بھر پیش آنے والے کام چاہے خیر و شر ہو، موت و حیات ہو یا بارش ہو وہ لکھ دیے جاتے ہیں اور اس میں حاجیوں کے وفد بھی لکھے جاتے ہیں پھر اسے اہل ارض کی طرف پہنچایا جاتا ہے۔ میں نے کہا: اہل ارض میں کس پر؟۔ فرمایا: تو کس کے متعلق تصور کرتا ہے؟ بے شک ہم پر۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن علی بن الحکم عن سیف بن عمیرۃ عن داود بن فرقد قال سألتہ عن قول اللہ عز و جل (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ) قال ینزل فیہا ما ینزل من السنۃ إلی السنۃ

من موت أو مولود قلت له إلى من؟ فقال إلى من عسى أن يكون؟ إن الناس في تلك الليلة في صلاة و دعاء و مسألة و صاحب هذا الأمر في شغل (تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ) إليه بأمور السنة من غروب الشمس إلى طلوعها (وَمِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ) له إلى أن يطلع الفجر.

داؤد بن فرقد نے بیان کیا کہ میں نے آپؐ سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ ”ہم نے اُسے نازل کیا لیلۃ القدر میں۔ اور تو کیا جانے لیلۃ القدر کیا ہے“۔ (قدر - ۱، ۲) آپؐ نے فرمایا: اس میں وہ چیزیں نازل ہوتی ہیں جو ایک سال سے دوسرے سال تک پیش آئیں گی چاہے موت ہو یا حیات۔ میں نے پوچھا: کس کی طرف (نازل ہوتی ہیں)؟ آپؐ نے فرمایا: کس کی طرف ہو سکتی ہیں؟ لوگ تو اس رات میں نماز پڑھتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں اور اس امر کا صاحب مشغول ہوتا ہے کیونکہ اُس پر ملائکہ غروبِ شمس سے طلوعِ شمس تک سال بھر کے امور لے کر نازل ہوتے ہیں۔ وہ کُل امر لے کر آتے ہیں اور یہ صاحب امر کے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے پس طلوعِ شمس تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا العباس بن معروف عن سعدان بن مسلم عن عبد الله بن سنان قال سألته عن النصف من شعبان فقال ما عندى فيه شيء ولكن إذا كانت ليلة تسع عشر من شهر رمضان قسم فيها الأرزاق و كتب فيها الآجال و خرج فيها صكك الحاج و أطلع الله إلى عبادة فغفر الله لهم إلا شارب الخمر فإذا كانت ليلة ثلاثة و عشرين فيها يفرق كل أمر حكيم ثم ينهى ذلك و يمضى قال قلت إلى من؟ قال إلى صاحبكم و لولا ذلك لم يعلم.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے نصف شعبان (یعنی ۱۵ شعبان) کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس اس کے متعلق کوئی خبر نہیں لیکن جب رمضان کی انیسویں رات ہوتی ہے تو اس میں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور موت کے وقت لکھے جاتے ہیں اور ان میں حاجیوں کے وفد نکلتے ہیں اس رات جب اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے تو انہیں معاف کر دیتا ہے مگر شراب پینے والے کو معاف نہیں کرتا جب ۲۳ رات ہوتی ہے تو اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے پھر اسے جاری کر کے منسوب کر دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: کس کی طرف؟ فرمایا: تمہارے امام عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف اور اگر وہ نہ ہوتا تو نہیں جانا جاسکتا تھا (اس سال میں کیا ہوگا)۔

حدیث ﴿۴﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمَغِيرَةَ الْبَصْرِيِّ (وَعَنْ عَمْرٍو) عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ عَمَّنْ رَوَاهُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ (فِيهَا يُفَرَّقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ) قَالَ تِلْكَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَكْتُبُ فِيهَا وَفَدَّ الْحَاجَّ وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ (أَوْ مَوْتٍ) أَوْ حَيَاةٍ وَيُحَدِّثُ اللَّهُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا يَشَاءُ ثُمَّ يَلْقِيهِ إِلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ الْمَغِيرَةَ النَّصْرِيُّ قُلْتُ وَمَنْ صَاحِبُ الْأَرْضِ؟ قَالَ صَاحِبُكُمْ.

ہشام نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ عَلَيْهِ السَّلَام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا ﴿فِيهَا يُفَرَّقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾ ”اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے“۔ (دخان - ۴) آپ نے فرمایا: یہ لیلۃ القدر ہے اس میں حاجیوں کا وفد بھی لکھا جاتا ہے اور جو کچھ اس میں اطاعت معصیت، موت و حیات ہوگی سب لکھا جاتا ہے اور وہ بھی جو اللہ کی مشیت کے مطابق دن و رات میں ظہور کرے گا۔ پھر اسے صاحب الارض کی طرف القاء کیا جاتا ہے۔ (حارث کہتا ہے) میں نے

عرض کیا: صاحب الارض کون ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارا صاحب یعنی میں۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن عمران الهمداني عن يونس عن داود بن فرقد عن أبي المهاجر عن أبي الهذيل عن أبي جعفر ع قال قال يا أبا الهذيل إننا لا نخفي علينا ليلة القدر إن الملائكة (يطوفون بنا) فيها.

ابو الھذیل نے بیان کیا کہ ابو جعفر ع الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابو الھذیل یقیناً لیلۃ القدر میں کوئی شئی ہم سے مخفی نہیں ہوتی اس رات ملائکہ ہم پر نازل ہوتے ہیں۔

حدیث ⑥ ﷺ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن الحسن بن موسى عن سعيد بن يسار قال كنت عند المعلی بن خنيس إذ جاء رسول أبي عبد الله ع فقلت له سله عن ليلة القدر فلما رجع قلت له سألته؟ قال نعم فأخبرني بما أردت وما لم أرد قال إن الله يقضي فيها مقادير تلك السنة ثم يقذف به إلى الأرض فقلت إلى من؟ فقال إلى من ترى يا عاجز أو يا ضعيف.

سعید بن یسار نے بیان کیا کہ میں معلی بن خنيس کے پاس تھا کہ اچانک اس کے پاس امام ابو عبد اللہ ع الصلوٰۃ والسلام کا اپیلی آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ امام سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھنا جب وہ لوٹا تو میں نے کہا تم نے امام سے پوچھا ہے؟ کہنے لگا ہاں! پوچھا تھا پھر امام نے فرمایا: اللہ اس رات میں اس سال کی تقدیریں لکھ دیتا ہے پھر اسے زمین کی طرف نازل کرتا ہے۔ میں نے پوچھا: کس کی طرف؟۔ آپؐ نے فرمایا: اے ضعیف تو کس کے متعلق تصور کرتا ہے۔ (بے شک ہماری طرف)۔

حدیث ④ ﷺ حدثنا محمد بن عيسى عن علي بن إسماعيل عن الحسن بن موسى عن معلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع قال إذا كان ليلة القدر كتب الله فيها ما يكون قال ثم يرحى به قال قلت إلی من؟ قال إلی من تری یا أحمق؟

معلى بن خنيس نے بیان کیا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو اللہ جو کچھ بھی ہونا ہوتا ہے اس میں لکھ دیتا ہے پھر اسے نازل کرتا ہے۔ (معلى بن خنيس کہتے ہیں) میں نے کہا کس کی طرف؟۔ آپ نے فرمایا: اے احمق! تو کس کے متعلق تصور کرتا ہے (بے شک ہماری طرف)۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن علي بن الحكم وغيره عن سيف بن عميرة عن حسان عن ابن داود عن بريدة قال كنت جالسا مع رسول الله ص و علي ع معه إذ قال يا علي أ لم أشهدك معي سبعة مواطن الموطن الخامس ليلة القدر خصصنا ببركتها ليست لغيرنا.

بریدہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ کے پاس بیٹھا تھا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آپ کے پاس موجود تھے اچانک آپ نے فرمایا: اے علی! میں نے تجھے اپنے ساتھ، سات مقامات پر گواہ بنایا جن میں پانچویں جگہ لیلۃ القدر تھی اس کی برکتیں ہمارے لیے مخصوص ہیں جو کسی دوسرے کو حاصل نہ ہو سکیں۔

حدیث ⑥ ﷺ حدثنا محمد بن عيسى عن علي بن إسماعيل عن الحسن بن موسى عن معلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع قال إذا كان ليلة القدر كتب الله فيها ما يكون ثم يرحى به قال قلت إلی من؟ قال إلی من تری یا أحمق.

معلیٰ بن خنیس نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو اللہ اس میں وہ سب کچھ لکھ دیتا ہے جو ہونا ہوتا ہے پھر اسے نازل کر دیتا ہے۔ میں نے کہا کس کی طرف؟۔ آپ نے فرمایا: اے احمق! تو کس کے متعلق خیال کرتا ہے۔ (بے شک ہماری طرف)۔

حدیث ⑩ ﴿ حدیثنا سلمة بن الخطاب قال حدثنا عبد الله بن محمد عن عبد الله بن القاسم عن محمد بن حمران عن أبي عبد الله ع قال قلت له إن الناس يقولون إن ليلة النصف من شعبان تكتب فيه الآجال وتقسم فيه الأرزاق وتخرج صكك الحاج فقال ما عندنا في هذا شيء ولكن إذا كانت ليلة تسع عشر من شهر رمضان يكتب فيها الآجال ويقسم فيها الأرزاق ويخرج صكك الحاج ويطلع الله على خلقه فلا يبقى مؤمن إلا غفر له إلا شارب مسكر فإذا كانت ليلة ثلاث وعشرين فيها يُفَرَّقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ أَمْضَاهَا ثُمَّ أَنَهَا قَالَ قُلْتُ إِيَّيْ مَنْ جَعَلْتَ فِدَاكَ؟ فَقَالَ إِيَّيْ صَاحِبِكُمْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَعْلَمْ مَا يَكُونُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ.﴾

محمد بن حمران نے بیان کیا میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ نصف شعبان کی رات موت کے اوقات بھی لکھے جاتے ہیں اور رزق بھی تقسیم ہوتے ہیں اور حاجیوں کے وفد بھی نکلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس کے متعلق ہمارے پاس کوئی خبر نہیں لیکن جب رمضان کی انیسویں رات ہوتی ہے تو اس میں لوگوں کی اموات لکھی جاتی ہیں اور ان میں رزق تقسیم کیے جاتے ہیں اور حاجیوں کے وفد بھی لکھے جاتے ہیں اور اللہ اپنی مخلوق کو دیکھتا ہے تو شرابی کے علاوہ کوئی مومن باقی نہیں رہتا مگر یہ کہ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر جب تیسویں رات ہوتی ہے تو ﴿فِيهَا يُفَرَّقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾ ”اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے“۔ (دخان۔ ۴) پھر اس کو جاری کر کے

منسوب کر دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں کس کی طرف؟ فرمایا: تمہارے اس امام کی طرف اور اگر وہ نہ ہوتا تو نہ جانا جاسکتا تھا کہ اس سال میں کیا ہوگا۔

حدیث ⑩ ﴿ حَدَّثَنَا (الحسن بن احمد عن أحمد بن محمد) عن الحسن بن العباس بن الحریش قال عرضت هذا الكتاب على أبي جعفر ع فأقر به قال قال أبو عبد الله ع قال علي ع في صبح أول ليلة القدر التي كانت بعد رسول الله ص سلوني فوالله لأخبرنكم بما يكون إلى ثلاثمائة وستين يوماً من الدر فما دونها فما فوقها ثم لأخبرنكم بشيء من ذلك لا بتكلف ولا برأى ولا بأداء في علم إلا من علم الله وتعليمه والله لا يسألني أهل التوراة ولا أهل الإنجيل ولا أهل الزبور ولا أهل الفرقان إلا فرقت بين كل أهل كتاب بحكم ما في كتابهم قال قلت لأبي عبد الله ع أ رأيت ما تعلمونه في ليلة القدر (لسنة) هل تمضي تلك السنة وبقی منه شيء لم تتكلموا به؟ قال لا والذي نفسي بيده لو أنه فيما علمنا في تلك الليلة أن أنصتوا لأعدائكم لنصتنا فالنصت أشد من الكلام.

حسن بن عباس بن حریش نے بیان کیا کہ یہ تحریر امام ابو جعفر علیہ السلام پر پیش ہوئی تو آپ نے اس کا اقرار کیا اور فرمایا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: علی نے بعد رسول اللہ پہلی لیلۃ القدر کی صبح فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھ لو میں تمہیں وہ کچھ بتاؤں گا جو ۳۶۰ دنوں میں ہوگا چاہے چھوٹی ہو یا اس سے بھی چھوٹی شئی پھر میں تمہیں ان چیزوں کی خبر دوں گا مگر نہ تکلف سے نہ رائے سے اور نہ علم میں کسی دعوے سے مگر علم اللہ سے جو اُس نے مجھے تعلیم دیا۔ اللہ کی قسم! نہیں سوال کرتے مجھ سے اہل تورات، اہل انجیل، اہل زبور اور اہل قرآن مگر یہ کہ میں تمام اہل کتاب کے درمیان اُن کی

کتابوں کے مطابق فیصلہ کرتا۔ (راوی کہتا ہے) میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: آپ مجھے بتائیں کہ جو علم آپ کو لیلۃ القدر میں عطاء کیا جاتا ہے وہ پورے سال باقی رہتا ہے اور کیا آپ سب کچھ بتا دیتے ہیں؟۔ آپ نے فرمایا: نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس رات ہمارے علم میں یہ ہو کہ اپنے دشمنوں کے لیے خاموش رہو تو ہم خاموش رہیں گے پس خاموشی کلام سے شدید ہوگی۔

حدیث ۱۴ ﴿﴾ و بهذا الإسناد قال لما قبض رسول الله ص هبط جبرئيل و معه الملائكة و الروح الذين كانوا يهبطون في ليلة القدر قال ففتح لأمير المؤمنين ع بصره فرأهم من منتهى السماوات إلى الأرض يغسلون النبي ص معه و يصلون معه عليه و يحفرون له و الله ما حفر له غيرهم حتى إذا وضع في قبره نزلوا مع من نزل فوضعوه فتكلم و فتح لأمير المؤمنين ع سمعه فسمعه يوصيهم به فبكي و سمعهم يقولون لا نألو جهدا و إنما هو صاحبنا بعدك إلا أنه ليس يعايننا ببصره بعد مرتنا هذه حتى إذا مات أمير المؤمنين ع رأى الحسن و الحسين مثل ذلك الذي رأى و رأى النبي ص أيضا يعين الملائكة مثل الذي صنعوه بالنبي حتى إذا مات الحسن رأى منه الحسين مثل ذلك و رأى النبي ص و عليا ع يعينان الملائكة حتى إذا مات الحسين رأى علي بن الحسين منه مثل ذلك و رأى النبي ص و عليا ع و الحسن (و الحسين) يعينون الملائكة حتى إذا مات علي بن الحسين ع رأى محمد بن علي ع مثل ذلك و رأى النبي ص و عليا ع و الحسن و الحسين ع (و علي بن الحسين ع) يعينون الملائكة حتى إذا مات محمد بن علي رأى جعفر مثل ذلك

ورأى النبي ص وعلياً ع والحسن والحسين وعلی بن الحسين (و محمداً علیه السلام) يعينون الملائكة حتى إذا مات جعفر رأى موسى منه مثل ذلك (و) هكذا یجرى إلى آخرنا.

اسی اسناد سے ہے کہ جب رسول اللہ کی وفات ہوئی تو جبرائیل آئے اور ان کے ساتھ فرشتے اور روح بھی تھے جو کہ لیلۃ القدر میں نازل ہوتے ہیں امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمان سے لے کر زمین تک اپنی نظر دوڑائی تو ان فرشتوں کو اپنے ساتھ پایا جو آپ کے ساتھ مل کر رسول اللہ کو غسل دے رہے تھے پس انہوں نے آپ پر نماز پڑھی اور رسول اللہ کی قبر کھودی۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ کی قبر ان کے علاوہ اور کسی نے نہیں کھودی یہاں تک کہ جب آپ کو قبر میں لٹایا گیا تو وہ فرشتے بھی قبر میں اترے اور انہوں نے رسول اللہ کو قبر میں لٹایا پھر انہوں نے کلام کیا تو امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا کہ رسول اللہ ان فرشتوں کو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وصیت کر رہے ہیں پس آپ رو پڑے اور فرشتوں سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے ہم اس میں بے حد جدوجہد کریں گے آپ کے بعد یہ ہمارا مولا ہے لیکن یہ آج کے بعد اپنی بصارت سے ہمارا معائنہ نہیں کریں گے۔ پھر جب امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہو گئے تو حسن و حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی دیکھا جس طرح امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی کو دیکھا تھا اور فرشتوں نے ان کے ساتھ بھی وہی رویہ اختیار کیا جیسا کہ امیر المؤمنین کے ساتھ کیا تھا۔ یہاں تک کہ جب امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی کچھ دیکھا جیسا انہوں نے نبی کو اور مولا امیر المؤمنین کو دیکھا تھا اور فرشتوں کا معائنہ کیا تھا۔ اسی طرح جب امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی چیز دیکھی اور آپ نے نبی علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی امداد کر رہے ہیں۔ جب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح دیکھا اور انہوں نے نبی علی، حسن، حسین اور علی بن حسین کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی مدد

کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ جب محمد بن علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو امام جعفر صادقؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح دیکھا اور انہوں نے نبیؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی بن حسینؑ اور محمد بن علیؑ کو فرشتوں کی امداد کرتے ہوئے دیکھا جب امام جعفر صادقؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت ہوئی تو موسیٰ کاظمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح دیکھا اور اسی طرح ہمارے آخر تک سلسلہ چلتا رہے گا۔

حدیث ۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمَانَ الدِّيلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ إِنَّ نَظْفَةَ الْإِمَامِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِذَا وَقَعَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَعَ وَهُوَ وَاضِعٌ يَدَاهُ إِلَى الْأَرْضِ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ (قَالَ) قُلْتُ جَعَلْتَ فِدَاكَ وَلَمْ ذَاكَ؟ قَالَ لِأَنَّ مَنَادِيًا يَنَادِيهِ مِنْ جَوْ السَّمَاءِ مِنْ بَطْنِ الْعَرْشِ مِنَ الْأَفْقِ الْأَعْلَى يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَيْتَ فَيُنَادِيكَ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي وَعَيْبَةُ عِلْمِي لَكَ وَلِمَنْ تَوْلَاكَ أَوْجِبْتَ رَحْمَتِي وَمَنْحْتَ جَنَانِي وَأَحَلَّتْ جَوَارِي ثَمَّ وَعَزَّتِي وَجَلَالِي لِأَصْلِدِينَ مِنْ عَادَاكَ أَشَدَّ عَذَابِي وَإِنْ أَوْسَعَتْ عَلَيْهِمْ فِي دُنْيَايَ مِنْ سَعَةِ رِزْقِي قَالَ فَيَاذَا انْقَضَى صَوْتُ الْمَنَادِي أَجَابَهُ هُوَ (شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ) فَيَاذَا قَالَهَا أَعْطَاهُ الْعِلْمَ الْأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْآخِرَ وَاسْتَحَقَّ زِيَادَةَ الرُّوحِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

محمد بن سلیمان دیلمی اپنے باپ سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: امام کا نطفہ جنت سے ہوتا ہے اور جب وہ اپنی ماں کے بطن سے ظہور کرتا ہے تو اپنا ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور سر آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔ میں نے کہا: اللہ مجھے آپؑ پر فدا کرے ایسا کیوں ہوتا ہے؟۔ فرمایا: کیونکہ منادی اُسے آسمان کی فضاء سے بطنان العرش سے افق الاعلیٰ سے ندا دیتا ہے۔ اے فلاں بن فلاں ثابت رہ بے شک تو میری مخلوق سے میرا پسندیدہ ہے اور میرے علم کا برتن ہے میں

نے تیرے لیے اور جو تجھے دوست رکھے اُس کے لیے اپنی رحمت واجب کر دی اور میں نے اُس کیلئے اپنی جنت بخش دی اور اپنی پناہ حلال کر دی۔ میری عزت و جلال کی قسم! جو تجھ سے دشمنی رکھے گا میں اسے شدید عذاب میں داخل کروں گا اگرچہ دنیا میں اس کے لیے رزق کشادہ کر دوں۔ فرمایا: جب منادی کی آواز آتی ہے تو امام اسے جواب دیتا ہے ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَالْمَلِكُ كُنَّةٌ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ط﴾ ”اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ بے شک اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور کل فرشتوں اور صاحبانِ علم نے جو عدل کے ساتھ قائم ہیں (بہی گواہی دی)۔“ (آل عمران - ۱۸) جب امام یہ کہتا ہے تو اس کو اول و آخر کا علم عطاء ہو جاتا ہے اور لیلۃ القدر میں روح کا مستحق ہو جاتا ہے۔

حدیث ۱۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ حَرِيشٍ أَنَّهُ عَرَضَهُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع فَأَقْرَبَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الْقَلْبَ الَّذِي يَعَايِنُ مَا يَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِعَظِيمِ الشَّأْنِ قَلَّتْ وَ كَيْفَ ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ (يَكْتَبُ عَلَى قَلْبِ ذَلِكَ الرَّجُلِ) بِمَدَادِ النُّورِ (فَذَلِكَ جَمِيعُ الْعِلْمِ) ثُمَّ يَكُونُ الْقَلْبُ مَصْحُفًا لِلْبَصْرِ (وَيَكُونُ الْأُذُنُ وَعِيَّةً لِلْبَصْرِ) وَيَكُونُ اللِّسَانُ مَتْرَجًا لِلْأُذُنِ إِذَا أَرَادَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عِلْمَ شَيْءٍ نَظَرَ بِبَصَرِهِ وَ قَلْبُهُ فَكَأَنَّهُ يَنْظُرُ فِي كِتَابٍ قَلَّتْ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَيْفَ الْعِلْمُ فِي غَيْرِهَا؟ أَيْشِقُ الْقَلْبُ فِيهِ أَمْ لَا؟ قَالَ لَا يَشِقُ (وَ) لَكِنَّ اللَّهَ يَلْهَمُ ذَلِكَ الرَّجُلَ بِالْقَدْرِ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَخِيلَ إِلَى الْأُذُنِ أَنَّهَا تَكَلِّمُ بِمَا شَاءَ اللَّهُ (مَنْ) عِلْمُهُ وَ اللَّهُ وَاسِعٌ عَلَيْهِ.

حسن بن عباس بن حریش نے بیان کیا کہ انہوں نے اس (روایت) کو ابو جعفر علیہ السلام پر پیش کیا تو

آپؐ نے اس کا اقرار کیا اور فرمایا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وہ دل جو اس چیز کا معائنہ کرتا ہے جو لیلۃ القدر میں نازل ہوتا ہے بڑا عظیم الشان ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کیسے ہوتا ہے۔ فرمایا: ایسے شخص کے دل پر نور کی سیاہی سے تمام علم لکھ دیا جاتا ہے پھر قلب بصارت کے لیے مصحف بن جاتا ہے اور کان بصارت کے لیے یاد کرنے لگتے ہیں اور زبان کانوں کے لیے ترجمان بن جاتی ہے جب ایسا شخص کسی شئی کے علم کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اپنی بصارت و بصیرت سے اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ کتاب میں دیکھ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ علم اس کے غیر میں کیسے ہوتا ہے کیا یہ علم اس کے دل میں دشوار ہوتا ہے یا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: دشوار نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل میں الھام کرتا ہے یہاں تک کہ اسے یہ خیال آتا ہے کہ وہ اللہ کے علم سے اور اس کی مرضی سے کلام کر رہا ہے اور اللہ وسعت و علم والا ہے۔

حدیث ۱۵ ﴿﴾ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن محمد بن عبد الله عن يونس عن عمر بن يزيد قال قلت لأبي عبد الله ع أ رأيت من لم يقر بما أتكم في ليلة القدر كما ذكرت ولم يجده؟ قال أما إذا قامت عليه الحجة من يثق به في علمنا فلم يقر به فهو كافر وأما من لا يسمع ذلك فهو في عذر حتى يسمع (ثم قال ع) (يؤمن بالله ويؤمن للمؤمنين).
عمر بن يزيد نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: کیا آپؐ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو اس بات کا اقرار نہیں کرتا کہ آپؐ کے پاس لیلۃ القدر میں کوئی چیز نازل ہوتی ہے جیسا کہ یہ مذکور ہے اور وہ شخص اس کا انکار بھی نہیں کرتا۔ امامؐ نے فرمایا: اگر اُس کے پاس ایسی دلیل پہنچ جائے جو ہمارا علم تسلیم کرنے پر اُسے مجبور کرے اور پھر بھی وہ اقرار نہ کرے تو وہ کافر ہے اور جس کے پاس کوئی دلیل نہیں پہنچی وہ کشمکش کا شکار ہے اور معذور ہے یہاں تک کہ وہ سن لے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت

پڑھی ﴿يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِمَا مَنَيْنَ﴾ 'وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات (بھی) مانتا ہے'۔ (توبہ۔ ۶۱)۔

حدیث ۱۶ ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد (و أحمد بن إسحاق) عن القاسم بن يحيى عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله ع قال (سمعتہ يقول) كان علي بن أبي طالب ع (كثيرا ما يقول) ما التقينا عند رسول الله ع التيمي وصاحبه وهو يقول (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ) ويتخشع ويبكي فيقولان ما أشد رقتك بهذه السورة؟ فيقول لهما إنما رقت لهما رأيت عيناى ووعاء قلبى ولما يرى قلب هذا من بعدى يعنى عليا ع فيقولان (وما الذى رأيت) وما الذى يرى؟ فيتلو هذا الحرف (تَنْزِيلَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا يَأْتِنُ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ) قال ثم يقول هل بقى شىء بعد قوله تبارك و تعالى (كُلِّ أَمْرٍ) فيقولان لا فيقول هل تعلمان من المنزل إليه بذلك؟ فيقولان لا والله يا رسول الله فيقول نعم فهل تكون ليلة القدر من بعدى؟ فيقولان نعم قال فهل تنزل الأمر فيها؟ فيقولان نعم فيقول إلى من؟ فيقولان لا ندرى فى أخذ برأسى فيقول إن لم تدرياً هو هذا من بعدى قال فإن كانا يعرفان تلك الليلة بعد رسول الله من شدة ما يدخلها من الرعب.

قاسم بن یحیی نے کسی دوست سے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: علی بن ابی طالب علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے: ہم رسول اللہ کے پاس ایک تیمی اور اس کے ایک ساتھی سے ملے جبکہ آپ یہ پڑھ رہے تھے ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ ہم نے اُسے نازل کیا لیلة القدر میں، اور آپ عاجزی کے ساتھ رو رہے تھے۔ اُن دونوں نے کہا: آپ اس سورہ کو پڑھنے

کے بعد اتنی زیادہ رقت سے کیوں رو رہے ہیں۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا: میں نے جو گریہ کیا وہ اس لیے کیا کہ میری آنکھوں نے کچھ دیکھا جس کے لیے میرا دل نرم ہوا ہے اور اسلئے بھی کہ اس (امیر المؤمنین) کے دل نے بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا: آپؐ نے کیا دیکھا؟۔ آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿تَنْزِيلُ الْمَلَكِ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ﴾ اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے اذن سے کُل امر لے کر اترتے ہیں۔ (راوی کہتا ہے) رسول اللہ نے فرمایا: کیا اللہ کے اس فرمان (مِنْ كُلِّ أَمْرٍ) کے بعد بھی کوئی شئی باقی رہ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم دونوں اس شئی کو جانتے ہو جو اس کے ساتھ نازل ہوئی۔ انہوں نے کہا: نہیں خدا کی قسم اے اللہ کے رسول ہم نہیں جانتے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! کیا لیلۃ القدر میرے بعد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا اس میں کوئی امر نازل ہوگا۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کے پاس نازل ہوگا۔ انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے۔ (امیر المؤمنین کہتے ہیں) اس کے بعد رسول اللہ نے میرے سر کو پکڑا اور فرمایا: اگر تم دونوں نہیں جانتے تو جان لو یہ وہی شخص ہے جس کے پاس میرے بعد اللہ کے کُل امر نازل ہوں گے۔ (امیر المؤمنین فرماتے ہیں) وہ دونوں رسول اللہ کے بعد اس رات کے متعلق شدید اختلاف رکھتے تھے۔

باب نمبر ﴿۴﴾

رسول اللہ ہر زبان میں لکھ، پڑھ سکتے تھے

حدیث ① ﴿ حدیثنا أحمد بن محمد عن أبي عبد الله البرقي عن جعفر بن محمد الصوفي قال سألت أبا جعفر ع محمد بن علي الرضا ع وقلت له يا ابن رسول الله لم سمي النبي الأُمِّي؟ قال ما يقول الناس؟ قال قلت له جعلت فداك يزعمون (أما سمي النبي الأُمِّي) لأنه لم يكتب فقال كذبوا عليهم لعنة الله أنى يكون ذلك (والله تبارك وتعالى يقول) في محكم كتابه (هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ) فكيف كان يعلمهم ما لا يحسن والله لقد كان رسول الله ص يقرأ و يكتب باثنين و سبعين أو بثلاثة و سبعين لساناً و إنما سمي الأُمِّي لأنه كان من أهل مكة و مكة من أمهات القرى و ذلك قول الله تعالى (في كتابه) (لِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا).

جعفر بن محمد صوفی نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی الرضا ع (علیہ السلام) سے پوچھا: اے فرزند رسول اللہ! نبی علیہ السلام کا نام امی کیوں رکھا گیا؟۔ آپ نے فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں وہ کہتے ہیں آپ کو امی اس لیے کہتے تھے کہ آپ لکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو، یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی محکم کتاب

میں فرماتا ہے ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ ”وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے ام القریٰ کے رہنے والوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان پر اس کی آیتیں (احکام) پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے“۔ اگر آپ اچھی طرح لکھ، پڑھ نہیں سکتے تھے تو لوگوں کو کیسے سکھا سکتے تھے اللہ کی قسم! آپ لکھ، پڑھ سکتے تھے اور آپ بہتر یا بہتر زبانوں میں کلام کر سکتے تھے لیکن آپ گواہی اس لیے کہتے ہیں کہ آپ اہل مکہ سے تھے اور مکہ امہات القریٰ میں سے ہے اور یہی مفہوم ہے اس آیت کا ﴿لَتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا﴾ ”تا کہ تو اُمّ القریٰ (کے رہنے والوں) کو اور جو اس کے ارد گرد ہیں ان کو ڈرائے“۔ (شوریٰ۔ ۴)۔

حدیث ۲ ﴿ حدیثنا عبد اللہ بن عامر عن عبد الرحمن بن ابی نجران عن یحییٰ بن عمران عن ابیہ عن ابی عبد اللہ ع أنه سئل عن قول الله تبارك وتعالى (وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَ كُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ) قال بكل لسان. یحییٰ بن عمران نے امام ابو عبد اللہ ع سے روایت کیا کہ آپ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا ﴿وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَ كُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ﴾ ”اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں ڈراؤں اور (میرے بعد) وہ (ڈرائے) جس کو یہ قرآن پہنچے“۔ (انعام۔ ۱۹)۔ فرمایا: ہر زبان کے ذریعے۔

حدیث ۳ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسین عن شریف بن سابق التفلیسی عن الفضل بن ابی قرۃ عن ابی عبد اللہ ع فی قول الله عز و جل (اجعلنی علی خزائن الأرض اِنِّی حَفِیظٌ عَلِیْمٌ) قال حفیظ بما تحت یدی علیہم بكل لسان. فضل بن ابی قرہ نے امام ابو عبد اللہ ع سے قرآن کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ﴿اجعلنی

عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْكُمْ ﴿٢٠﴾ ”تم مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو یقیناً میں بہت حفاظت کرنے والا (اور) بہت علم رکھنے والا ہوں“۔ (یوسف - ۵۵)۔ فرمایا: (حَفِيظٌ) یعنی دستِ قدرت سے حفاظت کرنے والا ہوں اور (عَلَيْكُمْ) یعنی ہر زبان کو جاننے والا ہوں۔

حدیث ۴ ﴿ حدیثنا عبد اللہ بن محمد عن الحسن بن موسی الخشاب عن علی بن اسباط أو غیرہ قال قلت لأبی جعفر ع إن الناس یزعمون أن رسول اللہ لم یکن یکتب ولا یقرأ؟ فقال کذبوا العنہم اللہ أنى ذلك وقد قال اللہ (هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْأُمَمِیْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِہِ وَیُرِکِیْہُمْ وَیُعَلِّمُہُمْ الْکِتَابَ وَ الْحِکْمَةَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلِ لَفِی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ) فیکون أن یرعلہم الکتب والحکمة و لیس یحسن أن یرقرأ و یرکتب؟ قال قلت فلم سمی النبی أمیا؟ قال نسب إلی مکة و ذلك قول اللہ عز و جل (لِشُنْدَرٍ أُمُّ الْقُرَیْ وَ مَنْ حَوَّلَهَا) فأم القرى مکة فقیل أحمی لذلك.

علی بن اسباط یا کسی اور نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو جعفر (علیہ السلام) سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ لکھ، پڑھ نہیں سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں اللہ ان پر لعنت کرے یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْأُمَمِیْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِہِ وَیُرِکِیْہُمْ وَیُعَلِّمُہُمْ الْکِتَابَ وَ الْحِکْمَةَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلِ لَفِی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ﴾ ”وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے ام القری کے رہنے والوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان پر اس کی آیتیں (احکام) پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے“۔ (جمعہ - ۲) فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ لوگوں کو کتاب و حکمت سکھائیں اور خود اچھی طرح پڑھ، لکھ نہ سکیں۔ (راوی کہتا

ہے) میں نے پوچھا: پھر آپ کو امی کیوں کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: آپ گو مکہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا ﴿لَتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا﴾ ”تاکہ تو امہ القُرَی (مکے والوں) کو اور جو اس کے ارد گرد ہیں اُن کو ڈرائے“۔ (شوریٰ۔ ۷) یعنی امہ القری (بستیوں کی ماں) مکہ کو کہتے ہیں اور آپ گو مکہ کی طرف منسوب کر کے امی کہا جاتا ہے۔

حدیث ۵ ﴿﴾ حدیثنا الحسن بن علی عن أحمد بن هلال عن خلف بن حماد عن عبد الرحمن بن الحجاج قال قال أبو عبد الله ع إن النبي ص (قد) كان يقرأ ويكتب ويقرأ ما لم يكتب.

عبدالرحمن بن حجاج نے روایت کیا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: نبیؐ لکھ بھی سکتے تھے اور پڑھ بھی سکتے تھے بلکہ جو نہ لکھتے اسے بھی پڑھ سکتے تھے۔

باب نمبر ﴿۵﴾

امیر المؤمنین اور اولی العزم میں کون زیادہ علم والا ہے

۲

حدیث ① ﴿ حدیثنا علی بن إسماعیل عن محمد بن عمرو الزیات عن عبد الله بن الولید قال قال لی أبو عبد الله ع أى شیء تقول الشيعة فی عیسی و موسى و أمير المؤمنین ع (علی)؟ (قال) فقلت يقولون إن عیسی و موسى أفضل من أمير المؤمنین ع قال فقال أیزعمون أن أمير المؤمنین ع قد علم ما علم رسول الله؟ قلت نعم ولكن لا يقدمون علی اولی العزم من الرسل أحدا قال أبو عبد الله ع فخاصهم بكتاب الله قال قلت (و فی أى موضع منه أخاصهم؟) قال قال الله تعالى لموسى (و كَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَا حِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ) علما إنه لم يكتب لموسى كل شیء و قال الله تبارك و تعالى لعیسی (وَلَا بُدَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ) و قال الله تعالى لمحمد ص (وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) (عَلَيْكَ الْكِتَابُ تَبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ).

عبد اللہ بن ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: شیعہ عیسیٰ و موسیٰ علیہ السلام اور امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کیا کہتے ہیں؟۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں عیسیٰ و موسیٰ علیہ السلام امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی علم رکھتے ہیں جو رسول اللہ رکھتے تھے؟۔ میں نے کہا: جی ہاں لیکن وہ اولی العزم پیغمبروں پر کسی کو

فضیلت نہیں دیتے۔ امام ابو عبد اللہ ع ع ع نے فرمایا: ان پر کتاب اللہ سے دلیل لاؤ۔ میں نے کہا: کتاب اللہ کی کس آیت سے دلیل پیش کروں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے ﴿وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ اور ہم نے اس کے لیے ہر شئی میں سے (کچھ) الواح پر لکھ دیا۔ (اعراف - ۱۳۵) معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہر شئی نہیں لکھی گئی اور اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے لیے فرمایا ﴿وَلَا بُدَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ﴾ اور تا کہ تمہارے لیے بعض وہ بات کھول کر بیان کر دوں جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔ (زخرف - ۶۳) اور محمد کے لیے فرمایا ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ اور (اے محمد) تجھے ان پر گواہ لائیں گے۔ (نساء - ۳۱) ﴿عَلَيْكَ الْكِتَابُ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ﴾ تم پر کتاب اتاری ہے جو ہر شئی کا کھلا کھلا بیان ہے۔ (نحل - ۸۹)

حدیث ۴۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ النِّيشَابُورِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْيَمَانِيِّ عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ أُولَى الْعِزْمِ مِنَ الرِّسْلِ وَفَضَلَهُمْ بِالْعِلْمِ وَأَوْرَثَنَا عَلَيْهِمْ وَفَضَلَهُمْ وَفَضَلْنَا عَلَيْهِمْ فِي عِلْمِهِمْ وَ عِلْمِ رَسُولِ اللَّهِ ص مَا لَمْ يَعْلَمُوا وَ عَلِمْنَا عِلْمَ الرَّسُولِ ص وَ عَلَيْهِمْ .

حسین بن علوان نے امام ابو عبد اللہ ع ع ع سے بیان کیا آپ نے فرمایا: اللہ نے اولی العزم رسولوں کو خلق کیا اور علم کے ذریعے ان کو فضیلت دی اور ہمیں ان کے علم و فضل کا وارث بنایا۔ اللہ نے ہمیں ان کے علم اور رسول اللہ کے علم کی وجہ سے ان پر فضیلت عطا فرمائی جبکہ انہیں رسول اللہ کا علم عطا نہیں کیا اور ہمیں اپنے پیغمبر کا علم بھی دیا گیا اور ان رسولوں کا بھی۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن عیسیٰ بن عبید عن محمد بن عمرو عن عبد اللہ بن ولید السمان قال قال لی أبو جعفر ع یا عبد اللہ ما تقول الشیعة فی علی ع و موسی و عیسیٰ؟ قال قلت جعلت فداک و عن أی حالات تسألنی؟ قال أسألك عن العلم فأما الفضل فهم سواء قال قلت جعلت فداک فما عسی أقول فیهم؟ فقال هو و الله أعلم منهما ثم قال یا عبد الله ألیس یقولون إن لعلی ع ما للرسول من العلم؟ قال قلت بلی قال فخاصمهم فیہ قال إن الله تبارک و تعالی قال لموسى ﴿وَ كَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَا حِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ فأعلمنا أنه لم یبین له الأمر کله و قال الله تبارک و تعالی لمحمد ص ﴿وَ جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ﴾.

عبد اللہ بن ولید سمان نے بیان کیا کہ مجھ سے امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: اے عبد اللہ! شیعہ علی، موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہیں؟۔ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں آپ ان میں کس چیز کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں علم کے متعلق پوچھ رہا ہوں وہ کہتے ہیں کہ فضیلت میں وہ برابر ہیں۔ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں شاید میں ان کے متعلق کچھ نہ کہہ سکوں۔ آپ نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ! کیا وہ یہ نہیں کہتے کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول جتنا علم حاصل ہے۔ میں نے کہا ہاں! کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس طرح ان پر دلیل پیش کرو کہ اللہ نے موسیٰ کے لئے فرمایا ﴿وَ كَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَا حِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ ”اور ہم نے اس کے لیے ہر شئی میں سے (کچھ) الواح پر لکھ دیا“۔ (اعراف - ۱۳۵) پس ہمیں معلوم ہوا کہ موسیٰ کے لیے کل امر بیان نہیں کیا بلکہ بعض بیان کیا اور محمد کے متعلق فرمایا ﴿وَ جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ ”اور (اے محمد) تجھے ان پر گواہ لائیں گے“۔

(نساء-۳۱)۔ ﴿عَلَيْكَ الْكِتَابُ يَا آلِ كَلْبِ بْنِ شَيْبَةَ﴾ ”تم پر کتاب اتاری ہے جو ہر شی کا کھلا کھلا بیان ہے“۔ (نحل-۸۹)

حدیث ۴ ﴿﴾ حدیثنا إسماعیل بن شعیب عن علی بن إسماعیل عن بعض رجاله قال قال أبو عبد الله ع لرجل تمصون الثماد و تدعون النهر الأعظم فقال له الرجل ما تعنى بهذا يا ابن رسول الله؟ فقال علم النبي ص (علم النبيين) بأسره وأوحى الله إلى محمد ص فجعله محمد ص عند علي ع فقال له الرجل فعلى ع أعلم أو بعض الأنبياء؟ فنظر أبو عبد الله ع إلى بعض أصحابه فقال إن الله يفتح مسامع من يشاء أقول له إن رسول الله ص جعل ذلك كله عند علي ع فيقول علي ع أعلم أو بعض الأنبياء.

علی بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کسی سے بیان کیا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آدمی سے فرمایا: تم بارش کا جمع شدہ پانی گھونٹ گھونٹ پیتے ہو اور عظیم نہر کو چھوڑ دیتے ہو۔ اُس آدمی نے آپ سے کہا: اے فرزندِ رسول! آپ کی اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہمارے نبی کا علم تمام انبیاء کا علم ہے اور اللہ نے جو کچھ بھی محمدؐ پر وحی نازل کی آپ نے اُسے علیؑ کو منتقل کر دیا۔ وہ شخص کہنے لگا: علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ علم رکھتے ہیں یا بعض انبیاء؟۔ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعض اصحاب کی طرف دیکھا پھر فرمایا: اللہ جس کے کان چاہتا ہے کھول دیتا ہے میں کہتا ہوں رسولؐ نے یہ سارا علم علیؑ کو منتقل کر دیا پھر تو کہتا ہے کہ علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ علم رکھتے ہیں یا بعض انبیاء۔

حدیث ۵ ﴿﴾ حدیثنا علی بن محمد بن سعد عن حمدان بن سلیمان النیسابوری عن عبد الله بن محمد الیمانی عن منیع بن الحجاج عن یونس عن الحسین بن علوان عن ابي عبد الله ع قال إن الله خلق أولى العزم من الرسل

(و فضلہم) بالعلم و ورثنا علیہم و (فضلنا علیہم) فی علمہم و علم رسول اللہ ص ما لم یعلموا و علمنا علم الرسول و علیہم و أمناء شیعتنا أفضلہم این ما کنا فشیعتنا معنا.

حسین بن علوان نے بیان کیا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ نے اولی العزم پیغمبر خلق فرمائے اور انہیں علم کے ذریعے فضیلت عطاء کی اور ہمیں اس علم کا وارث بنایا۔ ہمیں ان پر فضیلت عطاء کی کہ ان کا علم بھی ہمیں عطاء کیا اور رسول اللہ کا علم بھی ہمیں عطاء کیا جو کہ انہیں عطاء نہیں کیا گیا پس ہمیں ان کا اور رسول اللہ کا علم عطاء ہوا۔ (پھر فرمایا) ہمارے شیعہ امین ہیں جو ان سے افضل ہیں ہم جہاں بھی ہوں ہمارے شیعہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔

حدیث ⑥ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبُرْقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْكُوفِيِّينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَا يَقُولُ أَصْحَابُكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ عِيسَى وَ مُوسَى أَيُّهُمْ أَعْلَمُ؟ قَالَ قُلْتُ مَا يَقْدُمُونَ عَلَيَّ أُولَى الْعِزْمِ أَحَدًا قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ حَاجَجْتَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ لِحُجَجَتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَأَيْنَ هَذَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ؟ إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي مُوسَى (وَ كَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً) وَلَمْ يَقُلْ كُلَّ شَيْءٍ وَقَالَ فِي عِيسَى (وَلِأَبْنَيْنِ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ) وَلَمْ يَقُلْ كُلَّ شَيْءٍ وَقَالَ فِي صَاحِبِكُمْ (كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَ اللَّهِ عِلْمُ الْكِتَابِ).

عبد اللہ بن ولید نے بیان کیا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: تیرے ساتھی امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام، عیسیٰ و موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ عالم ہے؟ میں نے کہا وہ اولی العزم پر کسی کو مقدم نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ان پر کتاب اللہ

سے دلیل لائے گا تو ان پر غالب آجائے گا۔ میں نے کہا: یہ بات کتاب اللہ میں کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ موسیٰ کے متعلق فرماتا ہے ﴿وَكُتِبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَابِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً﴾ ”اور ہم نے اس کے لیے ہر شئی میں سے (کچھ) الواح پر لکھ دی“۔ (اعراف - ۱۳۵) فرمایا: اللہ نے ﴿كُلِّ شَيْءٍ﴾ نہیں کہا (بلکہ ﴿مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ کہا) اور عیسیٰ کے متعلق فرمایا ﴿وَلَا بُدَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ﴾ ”اور تا کہ تمہارے لیے بعض وہ بات کھول کر بیان کر دوں جس میں تم اختلاف کرتے ہو“۔ (زخرف - ۶۳) یہاں بھی ﴿كُلِّ شَيْءٍ﴾ نہیں فرمایا اور تمہارے صاحب (امیر المؤمنین) کے لیے فرمایا: ﴿كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ﴾ ”وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ“ ”میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے“۔ (رعد - ۴۳)

باب نمبر ﴿٦﴾

ائمہ زیادہ جانتے ہیں یا موسیٰ و خضرؑ

حدیث ﴿١﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن أحمد بن أبي بشر عن (کثیر بن ابی حمران) قال قال أبو جعفر ع لقد سأل موسى العالم مسألة لم يكن عندها جوابها و لقد سأل العالم موسى مسألة لم يكن عندها جوابها و لو كنت عندهما لأخبرت كل واحد منهما بجواب مسألته و لسألتهما عن مسألة لا يكون عندهما جوابها

کثیر بن ابی حمران نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عالم سے سوال کیا تو اس کے پاس اس کا جواب نہ پایا اور عالم نے موسیٰ علیہ السلام سے سوال پوچھا تو ان کے پاس بھی اس کا جواب نہ ملا۔ (پھر فرمایا) اگر میں ان دونوں کے پاس ہوتا تو میں ان میں سے ہر ایک کو ان کے مسئلے کا جواب دیتا لیکن میں ان سے کسی مسئلے کا جواب پوچھتا تو اس کا جواب ان کے پاس نہ ہوتا۔

حدیث ﴿٢﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن عثمان بن عیسیٰ عن ابن مسکان عن سدید عن ابی جعفر ع قال لما لقی موسی العالم کلمه و ساء له نظر إلى خطاف یصفر و یرتفع فی السماء و یتسفل فی البحر فقال العالم لموسی أ تدری ما یقول هذا الخطاف؟ قال و ما یقول؟ قال یقول و رب السماء و رب

الأرض (ورب البحر) ما علمكما في علم ربكما إلا مثل ما أخذت بمنقاري
من هذا البحر قال فقال أبو جعفر ع أما لو كنت عندهما لسألتها عن
مسألة لا يكون عندهما فيها علم.

سدير نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب موسیٰ عالم سے ملے تو اس سے کلام کیا اور
سوال وجواب کئے پس دیکھا کہ ایک پرندہ آواز نکال کر آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ
سمندر میں چلا جاتا ہے تو عالم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کیا تم جانتے ہو یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے موسیٰ
علیہ السلام نے کہا: کیا کہہ رہا ہے؟۔ عالم نے کہا: یہ کہہ رہا ہے قسم آسمان کے رب، زمین کے رب اور
سمندر کے رب کی تمہارے علم کی تمہارے رب کے علم سے وہی نسبت ہے جو میری چونچ کے ساتھ
لگے ہوئے پانی کی اس سمندر سے۔ پھر امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر میں ان دونوں کے پاس
ہوتا تو ان دونوں سے ایک مسئلہ پوچھتا جس کا علم دونوں کے پاس نہ ہوتا۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن
سيف التمار قال كنا عند أبي عبد الله ع ونحن جماعة (في الحجر) فقال (ورب
هذه البنية ورب هذه الكعبة) ثلاث مرات ولو كنت بين موسى والخضر
لأخبرتتهما أني أعلم منهما ولأنبأتهما بما ليس في أيديهما.

سيف تمار نے بیان کیا کہ ہم امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک کمرے میں تھے کہ آپ نے فرمایا:
اس عمارت کے رب کی قسم! اور اس کعبہ کے رب کی قسم!۔ (راوی کہتا) یہ جملہ تین دفعہ کہا پھر فرمایا:
اگر میں موسیٰ و خضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو ان دونوں کو بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ علم والا
ہوں اور انہیں وہ باتیں بتاتا جو انہیں معلوم نہ ہوتیں۔

حدیث ۴ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن الحسين (بن سعيد) عن الحسين بن راشد

عن علی بن مہزیار عن الحسن بن سعید قال وحدثونی جمیعاً عن بعض أصحابنا عن عبد اللہ بن حماد (عن سیف التمار) قال کنا مع ابي عبد اللہ ع (جماعة من اصحابنا) (في الحجر) (فاقبل علينا) فقال علينا عين؟ فالتفتنا يمنة ويسرة وقلنا ليس علينا عين فقال ورب (هذاه) الكعبة ثلاث مرات إن لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتتهما أني أعلم منهما ولا أنبأتهما بما ليس في أيديهما.

سیف التمار نے بیان کیا کہ ہم امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک حجرہ میں تھے تو آپؑ ہماری طرف مڑے اور فرمایا: یہاں کوئی جاسوس تو نہیں؟ ہم نے دائیں بائیں دیکھ کر کہا: جاسوس تو کوئی نہیں۔ آپؑ نے تین دفعہ فرمایا: رب کعبہ کی قسم!۔ (پھر فرمایا) اگر میں موسیٰ و خضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو انہیں بتاتا کہ میں ان دونوں سے بڑا عالم ہوں اور میں انہیں وہ خبر دیتا جو ان دونوں کے پاس نہیں۔

باب نمبر ﴿۴﴾

ائمہ سے خطاب کیا جاتا ہے اور ان کے پاس جبرائیل و میکائیل سے عظیم مخلوق آتی ہے

حدیث ① ﴿ حدیثنا علی بن اسماعیل عن محمد بن عمرو الزیات عن علی بن ابی حمزہ عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ ع یقول ان منالمن یعاین معاینۃ و ان منالمن ینقر فی قلبہ کیت و کیت و ان منالمن یسمع (کما تقع السلسلۃ فی الطست) قال قلت فالذین تعاینون ما ہم؟ قال خلق اعظم من جبرئیل و میکائیل.

علی بن ابی حمزہ نے ابو بصیر سے روایت کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جو معائنہ کرتے ہیں اور وہ بھی ہیں جن کے دل پر الھام کیا جاتا ہے جیسے بھی کیا جاتا ہے۔ ہم میں وہ بھی ہیں جو اس طرح آواز سنتے ہیں جس طرح تھال میں زنجیر لگے۔ میں نے کہا: جو معائنہ کرتے ہیں کون ہیں۔ فرمایا وہ جبرئیل و میکائیل سے عظیم مخلوق ہیں۔

حدیث ② ﴿ حدیثنا محمد بن عیسیٰ عن زیاد القندی عن ذکرہ عن ابی عبد اللہ ع قال قلت کیف یزاد الامام؟ فقال منامن ینکت فی اذنه نکتا و منامن یقذف فی قلبہ قذفا و منامن یخاطب.

زیاد القندی نے اس سے بیان کیا جس نے اسے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا: امام کے علم کی وسعت کا اندازہ کیسے لگایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے کانوں میں آواز آتی ہے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے دل پر الھام کیا جاتا ہے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن سے خطاب کیا جاتا ہے۔

حدیث ﷺ ۳) حدثنا بعض أصحابنا عن محمد بن حماد عن أحمد بن رزین عن الوليد الطائفي عن أبي عبد الله ع قال إن منا (من ينقر) في قلبه ومنا من يسمع بأذنه ومنا من ينكت و (أفضله من يسمع).

ولید طائفی نے بیان کیا کہ امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جس کے دل میں الھام کیا جاتا ہے اور وہ بھی ہیں جو کانوں سے سنتے ہیں اور وہ بھی ہیں جن کے کانوں میں آواز آتی ہے اور ہم میں سے جو سننے والے ہیں وہ افضل ہیں۔

حدیث ﷺ ۴) حدثنا أحمد بن محمد (عن الحسن بن علي بن النعمان) عن يزيد بن إسحاق يلقب شعر عن ابن أبي حمزة قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن منا لمن ينكت في أذنه و إن منا لمن يؤتى في منامه و إن منا (لمن يسمع الصوت مثل صوت السلسلة تقع على الطست) و إن منا لمن يأتيه صورة أعظم من جبرئيل وميكائيل.

ابن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے کان میں آواز آتی ہے اور وہ بھی ہیں جنہیں خواب میں حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی ہیں جو اس آواز کو سنتے ہیں جو زنجیر کی آواز کی مانند ہوتی ہے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے پاس ایسی صورت والے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو جبرائیل و میکائیل سے بھی عظیم ہیں۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم الجوهري (عن علي) عن أبي بصير قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إننا لنزاد في الليل والنهار ولو لم نزد لنفد ما عندنا قال أبو بصير جعلت فداك من يأتيكم به؟ قال إن منا من يعاين وإن منا من ينقر في قلبه كيت وكيت وإن منا من يسمع بأذنه وقعا كوقع السلسلة في الطست قال فقلت له من الذي يأتيكم بذلك؟ قال خلق أعظم من جبرئيل وميكائيل.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک ہمارے پاس رات اور دن میں اللہ کے احکامات نازل ہوتے رہتے ہیں ہم وہی کچھ بتاتے ہیں جو خدا کی مشیت ہوتی ہے۔ ابو بصیر نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں آپ کے پاس یہ چیزیں کس کے ذریعے آتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہم میں کچھ ایسے ہیں جو معائنہ کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے دلوں میں الھام کیا جاتا ہے جیسے بھی کیا جاتا ہے اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے کان سے سنتے ہیں جس طرح زنجیر تھال پر لگتی ہے۔ (ابو بصیر کہتے ہیں) میں نے کہا: آپ کے پاس یہ چیز کون لاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جبرائیل و میکائیل سے بھی عظیم مخلوق۔

حدیث ⑥ ﷺ حدثنا أحمد بن موسى عن الحسن بن علي بن نعيان عن ابن أبي حمزة (عن رواه عن أبي حمزة) قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن منا لمن ينكت في أذنه و أن منا لمن يرى في منامه وإن منا لمن يسمع الصوت مثل صوت السلسلة التي تقع في الطست.

ابو حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے کانوں میں آواز ڈالی جاتی ہے اور وہ بھی ہیں جو حالت خواب میں دیکھتے ہیں اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جو ایسی

آواز کوسنتے ہیں جو زنجیر کی آواز کی مانند ہوتی ہے۔

حدیث ⑥ حدیثنا (الحسن بن علی عن عبد اللہ) عن عبیس (بن ہشام) عن الحسن بن أشیم عن علی عن أبي بصیر قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إننا نزاد في الليل والنهار و لو لا أننا نزاد لنفد ما عندنا فقال أبو بصیر جعلت فداك من يأتيكم؟ قال إن منالمن يعاین معاينة وإن منا من ينقر في قلبه كیت و كیت وإن منا من یسمع بأذنه وقعا كوقع السلسلة في الطست قال قلت جعلني الله فداك من يأتيكم بذلك؟ قال هو خلق أكبر من جبرئیل وميكائیل.

ابو بصیر نے بیان کیا میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: بے شک ہمارے پاس رات اور دن میں اللہ کے احکامات نازل ہوتے رہتے ہیں ہم وہی کچھ بتاتے ہیں جو خدا کی مشیت ہوتی ہے۔ ابو بصیر نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں آپ کے پاس یہ چیزیں کون لاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہم میں وہ بھی ہیں جو معائنہ کرتے ہیں اور وہ بھی ہیں جن کے دل میں الہام کیا جاتا ہے جیسے بھی کیا جاتا ہے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جو کانوں سے تھال میں زنجیر گرنے کی آواز سنتے ہیں۔ (ابو بصیر کہتے ہیں) میں نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر نفا ہونے والا بنائے۔ آپ کے پاس یہ چیزیں کون لاتا ہے؟۔ امام نے فرمایا: جبرائیل ومیکائیل سے اکبر مخلوق۔

حدیث ⑦ حدیثنا سندى بن محمد عن أبان عن زرارة عن میمون القداح قال كان أبو جعفر ع على سريره وعنداه عمه عبد الله بن زيد فقال إن منا من يسمع الصوت ولا يرى الصورة.

میمون القداح نے روایت کیا کہ امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام چٹائی پر تشریف فرما تھے آپ کے پاس آپ کے چچا عبد اللہ بن زید موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: ہم میں وہ بھی ہیں جو آواز سنتے ہیں اور صورت نہیں دیکھتے۔

باب نمبر ﴿ ۸ ﴾

ائمہ گوجر ایٹیل، میکائیل اور ملک الموت دکھائی دیتے ہیں

حدیث ① ﴿ حدیثنا (عبداللہ بن جعفر عن) محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن علی عن (جعفر بن عمر عن أبان عن معتب) قال كنت مع أبي عبد الله ع (بالعريض) فجاء يمشى حتى دخل مسجدا كان يتعبد فيه أبوه وهو يصلي في موضع من المسجد فلما انصرف قال يا معتب أترى هذا الموضع؟ قال قلت نعم (جعلت فداك) قال بينا أبي قائم يصلي في هذا المكان إذ جاءه شيخ يمشى حسن السميت فجلس و بينا هو جالس إذ جاء رجل آدم حسن الوجه و السيمية فقال للشيخ ما يجلسك؟ فليس بهذا أمرت فقاما يتساوقا انطلقا و يواريا عنى فلم أر شيئا فقال أبي يا بنى هل رأيت الشيخ و صاحبه قلت نعم فمن الشيخ و من صاحبه؟ قال الشيخ ملك الموت و الذي جاء جبرئيل.

معتب نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس عریض میں تھا کہ آپ تشریف لائے حتیٰ کہ اس مسجد میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام عبادت کیا کرتے تھے پھر آپ نے مسجد میں ایک جگہ نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا: اے معتب! کیا تم نے یہ جگہ دیکھی ہے۔ میں نے کہا جی ہاں! میں آپ پر قربان جاؤں۔ فرمایا: ایک دفعہ میرے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں نماز پڑھنے کھڑے ہوئے کہ ایک خوش رو بوڑھا چلتا ہوا آیا اور بیٹھ گیا۔ وہ موجود

ہی تھا کہ ایک اور گندمی رنگ کا خوش شکل آدمی آیا اور بوڑھے کو کہنے لگا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو تمہیں اس کے متعلق حکم نہیں دیا گیا پھر وہ دونوں کھڑے ہو گئے اور چلے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ میرے والد ع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! کیا تم نے بوڑھے اور اس کے ساتھی کو دیکھا؟۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: جو بوڑھا تھا وہ ملک الموت تھا اور جو بعد میں آیا وہ جبرائیل تھا۔

حدیث ﴿۲﴾ ﷺ حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسى بن الحسن بن معاوية بن وهب عن محمد بن الفضل بن عمر بن أبان الكلبي عن معتب قال توجهت مع أبي عبد الله ع إلى ضيعة له يقال لها طيبة فدخلها فصلى ركعتين فصليت معه فقال يا معتب إني صليت (إلى ضيعة له) مع أبي الفجر ذات يوم فجلس أبي يسبح الله فبينما هو يسبح إذ أقبل شيخ طويل جميل أبيض الرأس واللحية فسلم (علي) أبي وشاب مقبل في أثره فجاء إلى الشيخ فسلم علي أبي و أخذ بيد الشيخ وقال قم فإنك لم تؤمر بهذا فلما ذهبنا من عند أبي قلت يا أبة من هذا الشيخ وهذا الشاب؟ فقال أي بني هذا والله ملك الموت وهذا جبرئيل.

معتب نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کی ایک زمین کی طرف گیا جسے طیبہ کہا جاتا تھا پس آپ اس میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی، میں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے فرمایا: اے معتب! ایک مرتبہ میں نے فجر کی نماز اپنے والد ع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس زمین پر پڑھی تو میرے والد ع علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ کر تسبیح پڑھنے لگے ابھی تسبیح پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک لمبے قد کا خوب رو بوڑھا جس کے بال اور داڑھی سفید تھی آیا اور میرے والد ع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کہا اس کے پیچھے ایک نوجوان بھی آ رہا تھا پس وہ اس بوڑھے کے پاس آیا اور میرے والد ع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام

کہا اور بوڑھے کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا اٹھو! تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے کہا:
بابا یہ بوڑھا اور نوجوان کون تھے۔ آپؑ نے فرمایا: بیٹا اللہ کی قسم! یہ بوڑھا ملک الموت تھا اور نوجوان
جبرائیل تھا۔

باب نمبر ﴿٩﴾

ائمہ گو وہ مسائل الہام کر دیئے جاتے ہیں جو کتاب و سنت
میں نہ ہوں

حدیث ﴿١﴾ حدیثنا محمد بن الحسین (و عبدا لله بن محمد معاً) عن
الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزین عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال
كان علی يعمل بكتاب الله وسنة نبيه فإذا ورد عليه (الشيء الحادث) الذي
ليس في الكتاب ولا في السنة ألهمه الله الحق فيه إلهاماً وذلك والله من
المعضلات.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب اللہ اور سنت رسول کے
مطابق عمل کرتے تھے۔ جب آپ کو ایسے مسائل درپیش آتے جو کتاب و سنت میں نہ ہوں تو اللہ ان
کو الہام کر دیتا جو کہ الہام کا حق تھا اور اللہ کی قسم! یہ مسائل انتہائی پیچیدہ و مشکل تھے۔

حدیث ﴿٢﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن عبد الله بن هلال عن العلاء
عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال كان علی ع يعمل بكتاب الله وسنة
نبيه فإذا ورد عليه الشيء الحادث الذي ليس في الكتاب ولا في السنة ألهمه
الله تعالى (الحق) إلهاماً وذلك والله من المعضلات.

باب نمبر ﴿۱۰﴾

ائمہٴ دل کی باتیں بتانے سے پہلے بھی جانتے ہیں

حدیث ﴿۱﴾ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي فَمَدَّ رِجْلَهُ فِي حَجْرِي فَقَالَ اغْمِزْهَا يَا عَمْرُ فَعَمَزْتُ رِجْلَهُ فَانظَرْتُ إِلَى اضْطِرَابِ فِي عَضَلَةِ سَاقِيهِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ إِلَى مِنَ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ (فَأَبْتَدَانِي) فَقَالَ لَا تَسْأَلْنِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ عَنْ شَيْءٍ فَإِنِّي لَسْتُ أَجِيبُكَ.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک رات قیام کیا اور آپ کے پاس میرے علاوہ کوئی نہ تھا پس آپ نے اپنے پیروں کو میرے سامنے رکھا اور فرمایا انہیں دباؤ۔ میں دبانے لگا پس میں نے دیکھا آپ کے پیروں کی پنڈلی مضطرب ہے، میں نے ارادہ کیا کہ آپ سے اس کے متعلق بعد میں پوچھوں گا۔ آپ نے مجھ سے پہلے کلام کی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: اس رات مجھ سے کسی شئی کے متعلق نہ پوچھنا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

حدیث ﴿۲﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ مَسْلَمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدٍ قَالَ دَخَلْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَهُوَ مُضْطَجِعٌ وَوَجْهُهُ إِلَى الْحَائِطِ فَقَالَ لِي حِينَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَا عَمْرُ اغْمِزْ رِجْلِي فَقَعَدْتُ اغْمِزُ رِجْلَهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي السَّاعَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ع (عَنْ) مُوسَى

أيهما الإمام قال فحول وجهه إلى وقال إذا والله لا أجيبك.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا جبکہ آپؑ لیٹے ہوئے تھے اور آپؑ کا چہرہ مبارک دیوار کی طرف تھا جب میں آپؑ کے پاس پہنچا تو فرمانے لگے: عمر! میرے پیر دباؤ۔ میں بیٹھ کر آپؑ کے پیر دبانے لگا اور دل میں سوچا کہ اسی گھڑی آپؑ سے عبد اللہ اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پوچھوں گا کہ ان میں سے کون امام ہیں۔ (راوی کہتا ہے) آپؑ نے اپنا چہرہ مبارک میری طرف کیا اور فرمایا: میں تجھے کوئی جواب نہیں دوں گا۔

حدیث ۳۰۳ ﴿﴾ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن إبراهيم بن محمد عن شهاب بن عبد ربه قال دخلت على أبي عبد الله ع وأنا أريد أن أسأله عن الجنب يغرف الماء من الحب فلما صرت عنده أنسيت المسألة فنظر إلى أبو عبد الله ع فقال يا شهاب لا بأس بأن يغرف الجنب من الحب.

شہاب بن عبد ربہ نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور میں پوچھنا چاہتا تھا کہ جنبی شخص پانی کے چلو مکے سے نکال سکتا ہے؟۔ جب میں آپؑ کے پاس پہنچا تو مسئلہ ہی بھول گیا۔ آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: شہاب! جنبی شخص مکے سے پانی کے چلو نکال سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث ۳۰۴ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد (عن بكر) عن رواه عن عمر بن يزيد قال دخلت على أبي عبد الله ع فبسط رجله وقال اغمزها يا عمر قال فأضمرت في نفسي أن أسأله عن الإمام بعده (قال) فقال (لي) يا عمر لا أخبرك عن الإمام بعدى.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپ نے اپنے دونوں پیروں کو میری طرف پھیلا دیا اور فرمایا: اے عمر! انہیں دباؤ۔ میں نے اپنے دل میں ایک سوال پوشیدہ رکھا کہ آپ کے بعد والے امام کے متعلق آپ سے پوچھوں گا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: عمر! میں اپنے بعد والے امام کی خبر تجھے نہیں دوں گا۔

حدیث ۵ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن الحسين بن سعيد (عن الحسين بن بردة عن أبي عبد الله ع وعن جعفر بن بشير الخزاز) عن إسماعيل بن عبد العزيز قال قال (ل) أبو عبد الله ع يا إسماعيل ضع لي في المتوضأ ماء قال فقلت فوضعت له قال فدخل قال فقلت في نفسي أنا أقول فيه كذا وكذا و يدخل المتوضأ يتوضأ قال فلم يلبث أن خرج فقال يا إسماعيل لا ترفع البناء فوق طاقته فينهدم اجعلونا مخلوقين و قولوا فينا (ما شئتم) فلن تبلغوا قال إسماعيل و كنت أقول إنه وأقول وأقول.

حسین بن بردہ نے امام ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا اور جعفر بن بشیر خزاز نے اسماعیل بن عبد العزیز سے روایت کیا کہ مجھ سے ابو عبد اللہ ع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اسماعیل! میرے لیے وضوء گاہ میں پانی رکھو پس میں اٹھا اور آپ کے لیے پانی رکھا۔ آپ وضوء کرنے کے لیے اٹھے تو میں نے اپنے دل میں کہا میں آپ سے فلاں بات کروں گا۔ آپ وضوء گاہ وضوء کرنے چلے گئے اور زیادہ دیر نہ ٹھہرے کہ نکل آئے اور فرمایا: اے اسماعیل! تم عمارت کو اپنی طاقت سے اوپر نہ اٹھاؤ ورنہ عمارت منہدم ہو جائے گی ہم کو مخلوق ہی رہنے دو باقی ہمارے متعلق جو کچھ کہتے ہو کہو تم غلو نہیں کر سکتے۔ (اسماعیل کہتے ہیں) میں کہتا تھا آپ ایسے اور ایسے ہیں۔

حدیث ۶ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن أبي نصر عن

الحسن بن موسیٰ عن زرارة قال دخلت على أبي جعفر ع فسألني ما عندك من أحاديث الشيعة؟ قلت إن عندی منها شیئاً کثیراً قد هممت أن أوقد لها ناراً ثم أحرقتها قال ولم هات ما أنكرت منها فخطر على بالی الأدمون فقال لی ما كان علم الملائكة حيث قالت (أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ).

زرارہ نے بیان کیا کہ میں امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپؑ نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس شیعوں کی کون سی احادیث ہیں؟۔ میں نے کہا: میرے پاس ان سے بہت چیزیں ہیں میں چاہتا ہوں انہیں آگ لگا کر جلا دوں۔ آپؑ نے فرمایا: کیوں! جو تمہیں اچھی نہیں لگتیں وہ مجھے لا دو۔ پس مجھے آدم کے متعلق خیال آیا تو آپؑ نے فرمایا: ملائکہ کو اس کا علم نہیں تھا جب انہوں نے کہا ﴿أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ﴾ ”کیا تو اس میں ایسے کو (خليفة) بنائے گا جو اس میں فساد کرے اور خون گرائے“۔ (بقرہ ۵-۳۰)

حدیث ⑥ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ ع فَذَكَرَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ عَلِيَّ (نَفْسِي) أَنْ لَا يَظْلَنِي وَإِيَّاكَ سَقْفَ بَيْتِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَذَا يَأْمُرُ بِالْبِرِّ وَالصَّلَاةِ وَيَقُولُ هَذَا لِعَمِهِ قَالَ فَنَظَرُ إِلَى فَقَالَ هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ إِنَّهُ مَتَى (مَا) يَأْتِينِي وَيَدْخُلُ عَلَيَّ فَيَقُولُ وَيَصَدِّقُهُ النَّاسُ وَإِذَا لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ لَمْ يَقْبَلْ قَوْلَهُ إِذَا قَالَ.

علی بن حکم نے یزید سے روایت کیا کہ میں امام ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا تو محمد کا ذکر آگیا آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے نفس پر قرار دے دیا کہ مجھے اور اُسے کوئی چھت بھی سایہ نہ کرے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا: یہ شخص نیکی وصلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور اپنے چچا کے لیے ایسی بات کہتا ہے۔ آپؑ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: یہ نیکی اور صلہ رحمی سے ہے کہ جب بھی وہ میرے پاس

آتا اور کوئی بات کرتا تو لوگ اس کی تصدیق کرتے اور میرے پاس نہ آتا تو اُس کی بات نہ مانی جاتی۔ (یعنی لوگ اس کی بات کو ہماری وجہ سے تسلیم کرتے ہیں)

حدیث ⑧ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أُسْدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْمَفْضَلِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ فِي مَصْنَعَةٍ لَهُ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ وَالْعَرَقِ يَسِيلُ عَلَى خَدَّاهُ فَيَجْرِي عَلَى صَدْرِهِ فَأَبْتَدَأَنِي فَقَالَ (نَعَمْ وَ اللَّهُ الرَّجُلُ الْمَفْضَلُ بْنُ عَمْرٍو) نَعَمْ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّجُلُ الْمَفْضَلُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفِيُّ حَتَّى أَحْصَيْتُ بَضْعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً يَقُولُهَا وَيَكْرُرُهَا وَقَالَ إِنَّمَا هُوَ وَالِدُ بَعْدَ وَالِدِهِ.

ہشام بن امر نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ ع کے پاس گیا اور میں چاہتا تھا کہ آپ سے مفضل بن عمر کے متعلق پوچھوں۔ (راوی کہتا ہے) آپ ایک ایسے حوض میں تھے جس میں بارش کا پانی جمع تھا اس دن شدید گرمی تھی اور پسینہ آپ کے رخساروں پر بہہ کر سینے تک آ رہا تھا۔ آپ نے مجھ سے پہلے کلام کی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! مفضل بن عمر اچھا آدمی ہے آپ اسی طرح مفضل کی تعریفیں کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے تیس (۳۰) سے زائد بار گنا۔ پھر فرمایا: **إِنَّمَا هُوَ وَالِدُ بَعْدَ وَالِدِهِ.**

حدیث ⑨ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى الْقُمِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عَ (رَسُولُهُ وَمَعَهُ كِتَابٌ بِأَمْرِي) أَنْ أَصِيرَ إِلَيْهِ فَأَتَيْتَهُ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ نَازِلٌ فِي دَارِ بَزِيْعٍ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَوَسَلْتُ وَذَكَرْتُ صَفْوَانَ وَابْنَ سَنَانَ وَغَيْرَهُمَا مَا قَدْ سَمِعْتُهُ غَيْرَ وَاحِدٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي أَسْتَعْطِفُهُ عَلَيَّ زَكَرِيَّا بْنُ آدَمَ لَعَلَّهُ

یسلم ہما قال فی ہؤلاء ثم رجعت إلی نفسی فقلت من أنا حتی أتعرض فی هذا و شہبہ لمولی ہو أعلم بما یصنع فقال (لی) یا أبا علی لیس علی مثل أبی یحیی یعجل وقد کان لأبی من خدمتہ.

احمد بن محمد نے اپنے باپ محمد بن علی قمی سے بیان کیا کہ امام ابو جعفر ع نے میری طرف ایک اپنی بھیجا جسکے پاس ایک خط تھا جس میں مجھے آپ کے پاس جانے کا حکم تھا جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ مدینہ میں دار بدیع میں تھے میں آپ کے پاس گیا اور سلام کہا۔ پھر صفوان اور ابن سنان وغیرہ کا ذکر آیا جو کہ کئی لوگوں نے سنا تھا۔ (محمد کہتا ہے) میں نے دل میں کہا: میں آپ سے ذکر یا بن آدم پر مہربانی کرنے کا سوال کرتا ہوں شاید کہ آپ مان جائیں جو کچھ اس نے آپ کے متعلق کہا۔ پھر میں نے اپنے دل میں سوچا: میں کون ہوں جو اس معاملے میں پیش آؤں ایک ایسے مولا کے لیے جو اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کچھ کرے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو علی! ابو یحییٰ جیسے شخص پر جلدی نہیں کی جاتی وہ میرے والد ع کے خادموں میں سے ہے۔

حدیث ۱۰ ﴿ حدیثنا علی بن إسماعیل عن محمد بن عمرو عن علی بن أسباط (الزطی) قال رأیت أبا جعفر ع قد خرج علی فأحدث النظر إلیه وإلی رأسه وإلی رجله لأصف قامتہ لأصحابنا بمصر فخر ساجدا (وہو یقول) إن اللہ احتج فی الإمامة بمثل ما احتج فی النبوة قال اللہ تعالیٰ (وَآتَيْنَاكَ الْحُكْمَ صَبِيًّا) وقال اللہ (وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً) فقد يجوز أن یؤتی الحکمة و هو صبی و يجوز أن یؤتی و هو ابن أربعین سنة.

علی بن اسباط نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو جعفر ع کو ستر سے پاؤں تک غور سے دیکھا تا کہ آپ کے قدر کو اپنے مصر کے ساتھیوں کے لیے بیان کر سکوں پس آپ نے سجدہ کیا جبکہ آپ فرما رہے تھے

اللہ نے امامت میں بھی اسی طرح حجت قائم کی ہے جس طرح نبوت کے متعلق قائم کی اللہ فرماتا ہے ﴿وَأَتَيْنَهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ اور ہم نے اسے بچپن میں ہی توت فیصلہ (دے دیا)۔ (مریم - ۱۲) اور فرمایا: ﴿حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً﴾ ”یہاں تک کہ جب وہ اپنی توت کو پہنچا اور چالیس برس کو پہنچ گیا“۔ فرمایا: کبھی جائز ہوتا ہے کہ حکمت بچے کو دے دی جائے اور کبھی جائز ہوتا ہے کہ چالیس برس کی عمر میں دی جائے۔

حدیث ۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي ع وَهُوَ مَحْمُومٌ وَوَجْهُهُ إِلَى الْحَائِطِ (قَالَ) فَتَنَاولَ بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِهِ يَذْكَرُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَذَا خَيْرٌ خَلَقَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ يُوصِينَا بِالْبِرِّ وَيَقُولُ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ هَذَا الْقَوْلُ قَالَ فَحَوْلَ وَجْهَهُ (إِلَى) فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَمِعْتَ مِنَ الْبَرِّ إِنِّي إِذَا قُلْتُ هَذَا لَمْ يَصْدُقُوا قَوْلَهُ (عَلِيٌّ) وَإِنْ لَمْ أَقُلْ هَذَا صَدَقُوا قَوْلَهُ عَلِيٌّ.﴾

علی بن حکم نے ہمارے کسی ساتھی سے بیان کیا کہ میں ابو الحسن الماضی ع کے پاس گیا آپ کی طبیعت خراب تھی اور آپ کا چہرہ دیوار کی طرف تھا آپ اپنے اہل بیت میں سے کسی کو نصیحت کر رہے تھے پس میں نے اپنے دل میں کہا: یہ اپنے وقت میں اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں ہمیں نیکی کی وصیت کرتے ہیں اور اپنے اہل بیت میں سے کسی شخص کے متعلق ایسی بات کہتے ہیں۔ آپ نے اپنے چہرے کو میری طرف پھیر لیا اور فرمایا: بے شک تو نے جو نیکی کی (بات) سنی ہے جب میں نے یہ بات کہی تھی تو لوگوں نے اُس کے قول کی تصدیق نہیں کی اگرچہ اب میں نے یہ بات نہیں کی تو لوگوں نے اُس کے قول کی تصدیق کر دی۔

حدیث ۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ

بن أبي الحلال قال اختلف الناس في جابر بن يزيد و (في) أحاديثه و أعاجيبه قال فدخلت على أبي عبد الله ع و أنا أريد أن أسأله عنه (فابتدأني من غير أن أسأله) (فقال) رحم الله جابر بن يزيد الجعفي كان يصدق علينا و لعن الله المغيرة بن سعيد كان يكذب علينا.

زیاد بن ابی الحلال نے بیان کیا کہ لوگوں نے جابر بن یزید جعفی کی احادیث کے متعلق اختلاف کیا تو میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور میں آپ سے کچھ مسائل پوچھنا چاہتا تھا پس میرے پوچھنے سے پہلے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جابر جعفی پر رحم کرے وہ ہماری تصدیق کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے وہ ہماری تکذیب کرتا تھا۔

حدیث ۱۳ ﴿﴾ حدثنا محمد بن إسماعيل عن علي بن الحكم عن شهاب بن عبد ربه قال أتيت أبا عبد الله ع أسأله فابتدأني فقال إن شئت فاسأل يا شهاب وإن شئت أخبرناك بما جئت له قلت أخبرني جعلت فداك قال جئت لتسألني عن الجنب يغرف الماء من الحب بالكوز فيصيب يده الماء؟ قلت نعم قال ليس به بأس قال وإن شئت سل وإن شئت أخبرتك؟ قال قلت أخبرني قال جئت تسألني عن الجنب يسهو و يغمز يده في الماء قبل أن يغسلها؟ (قال) قلت وذاك جعلت فداك قال إذا لم يكن أصاب يده شيء فلا بأس بذاك سل وإن شئت أخبرتك (قال) قلت أخبرني قال جئت لتسألني عن الجنب يغتسل فيقطر الماء من جسبه في الإناء أو ينضح الماء من الأرض فيقع في الإناء قلت نعم جعلت فداك قال ليس بهذا بأس كله فاسأل وإن شئت أخبرتك قلت أخبرني قال جئت لتسألني عن الغدير يكون في جانبه

الجيفة أتوضأ منه أولاً؟ قلت نعم قال فتوضأ من الجانب الآخر إلا أن يغلب على الماء الريح (فينتن) وجئت لتسأل عن الماء الراكد من البئر قال فما لم يكن فيه تغيير أو ريح غالبية قلت فما التغيير؟ قال الصفرة فتوضأ منه وكلمها غلب عليه كثرة الماء فهو طاهر.

شہاب بن عبد ربہ نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ ع کے پاس کچھ سوال پوچھنے آیا تو آپ نے میرے بولنے سے پہلے فرمایا: اے شہاب! اگر تم چاہتے ہو تو پوچھو یا ہم تمہیں خبر دے دیں کہ تم کیا سوال لے کر آئے ہو۔ میں نے کہا آپ خبر دیں میں آپ پر قربان جاؤں۔ فرمایا: تم اس لیے آئے ہوتا کہ مجھ سے سوال کرو کہ جنبی منگلے سے چلو بھر کر پانی لے سکتا ہے؟۔ میں نے کہا جی ہاں یہی سوال تھا۔ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر فرمایا: اگر چاہتے ہو تو پوچھو اور اگر چاہتے ہو تو میں تمہیں خبر دے دیتا ہوں۔ میں نے کہا آپ خبر دیں۔ فرمایا: تم آئے ہو کہ مجھ سے پوچھو اس جنبی کے متعلق جو بھول جاتا ہے پس وہ اپنے ہاتھوں کو غسل سے پہلے پانی میں ڈبو سکتا ہے؟۔ میں نے کہا: جی ہاں! یہی بات پوچھنے آیا تھا میں آپ پر قربان جاؤں۔ آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اگر اس کے ہاتھ کے ساتھ کوئی نجاست نہ لگی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (پھر فرمایا) اگلا سوال پوچھنا چاہتے ہو یا میں خبر دوں۔ میں نے کہا: آپ خبر دیں۔ فرمایا: تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ جنبی غسل کرتا ہے تو اس کے جسم سے پانی کے قطرے برتن میں گرتے ہیں یا زمین سے چھینٹے اڑ کر برتن میں گرتے ہیں؟۔ میں نے کہا یہ مسئلہ میرے ذہن میں تھا میں آپ پر قربان جاؤں۔ فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر فرمایا: اگر چاہو تو سوال کرو ورنہ میں خبر دیتا ہوں۔ میں نے کہا: آپ خبر دیں۔ فرمایا: تم اس حوض کے متعلق پوچھنے آئے ہو جس کی ایک جانب مردار گر گیا ہو اس سے وضوء کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں! یہی سوال ہے۔ فرمایا: تم دوسری جانب سے وضوء کر سکتے ہو مگر پانی پر

اُس کی بدبو غالب نہ آئی ہو۔ (پھر فرمایا) تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ کنوئیں کا ٹھہرا ہوا پانی کیا حکم رکھتا ہے پس جس میں کوئی تغیر واقع نہ ہو اور نہ بدبو غالب آئے (اس سے وضوء کیا جاسکتا ہے)۔ میں نے کہا تغیر کیا ہوتا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: زرد رنگ۔ جب تک اس پر پانی کی کثرت کا غلبہ رہے تو وہ طاہر ہے۔

حدیث ۱۳ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن علي بن الحكم عن إبراهيم بن الفضل عن عمر بن يزيد قال كنت عند أبي عبد الله ع وهو وجع فولاني ظهره ووجهه إلى الحائط فقلت في نفسي ما أدرى ما يصيبه في مرضه وما سألته عن الإمام بعده فأنا أفكر في ذلك إذ حول وجهه إلى فقال إن الأمر ليس كما تظن ليس علي من وجعي هذا بأس.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ ع کے پاس تھا جبکہ آپؐ بیمار تھے آپؐ نے میری طرف پٹھ کر لی اور چہرہ دیوار کی طرف موڑ لیا، میں نے اپنے دل میں کہا: میں نہیں جانتا کہ آپؐ اس بیماری میں کہاں تک پہنچ جائیں گے اور میں نے آپؐ سے آپؐ کے بعد والے امام کے متعلق بھی نہیں پوچھا۔ (راوی کہتا ہے) میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپؐ نے چہرہ مبارک میری طرف کیا اور فرمایا: بات ایسے نہیں جیسے تم خیال کر رہے ہو میری اس بیماری میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث ۱۵ ﴿﴾ حدثنا الحسن بن علي بن عبيس عن مروان بن الحسين بن موسى الحنات قال خرجت أنا وجميل بن دراج وعائذ الأحمسي حاجين قال وكان يقول (لنا عائذ) إن لي حاجة إلى أبي عبد الله ع أريد أن أسأله عنها قال فدخلنا عليه فلما جلسنا قال لنا مبتدئاً من أتى الله بما افترض عليه لم يسأله عما سوى ذلك قال فغبرنا عائذ فلما قمنا قلنا ما حاجتك؟ قال الذي

سمعنا منه إني رجل لا أطيق القيام بالليل فحفت أن أكون مأثوما مأخوذا به فأهلك.

حسین بن موسیٰ حناط نے بیان کیا کہ میں، جمیل بن دراج اور عائدہ حمسی حج کرنے نکلے تو عائدہ نے کہا مجھے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی ضروری کام ہے میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پس ہم آپ کے پاس گئے جب ہم بیٹھ گئے تو آپ نے خود ہی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص اللہ کے فریض ادا کر لے تو اللہ اس سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا۔ (حسین بن موسیٰ کہتے ہیں) عائدہ نے ہمیں اشارہ کیا پس ہم اٹھ گئے، ہم نے عائدہ سے کہا: تیری کیا حاجت تھی؟ اس نے کہا: وہی جو ہم نے آپ سے سنی۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ قیام باللیل کی طاقت نہیں رکھتا پس مجھے یہ ڈر ہوا کہ میں گناہ گار ہو کر عذاب میں نہ پکڑا جاؤں اور اس طرح کہیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔

حدیث ۱۶ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن الحسن بن علان عن محمد بن عبد الله قال كنت عند الرضا فأصابني عطش شديد فكرهت أن أستسقي في مجلسه ودعا بماء بارد فذاقه وناولني فقال يا محمد اشرب فإنه بارد فشربت.

محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا کہ مجھے شدید پیاس لگی اور میں نے آپ کی مجلس میں پانی طلب کرنا پسند نہیں کیا۔ پس آپ نے ٹھنڈا پانی منگوا یا اور اس کو چکھا پھر مجھے دے دیا اور فرمایا: اے محمد! پیو یہ ٹھنڈا پانی ہے پس میں نے پی لیا۔

حدیث ۱۷ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن بعض أصحابنا عن جميل بن دراج عن أبي عبد الله ع قال سألته عن القضاء والقدر فقال هما خلقان من خلق الله والله يزيد في الخلق ما يشاء وأردت أن أسأله عن المشية فنظر إلي

فقال يا جميل لا أجيبك في المشية.

جمیل بن دراج نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ میں نے آپ سے قضا و قدر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ اللہ کی مخلوق سے دو مخلوقیں ہیں اور اللہ جس مخلوق میں چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے۔ (جمیل کہتا ہے) میں نے آپ سے اللہ کی مشیت کے متعلق پوچھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے جمیل! میں تجھے مشیت کے متعلق کوئی جواب نہیں دیتا۔

حدیث ۱۸ ﴿﴾ حدثنا محمد بن الحسين عن أبي داود المسترق عن عيسى الفراء عن مالك الجهنى قال كنت بين يدي أبي عبد الله ع فوضعت يدي على خدي وقلت لقد عظمك الله و شرفك فقال يا مالك الأمر أعظم مما تذهب إليه.

مالک جہنی نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے موجود تھا پس میں نے اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھا اور کہا: اللہ آپ کو عظمت و شرف بخشے۔ آپ نے فرمایا: اے مالک! یہ امر اس سے زیادہ عظیم ہے جس کی طرف توجہ رہا ہے۔

حدیث ۱۹ ﴿﴾ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي الوشاء عن محمد بن حمران قال حدثنا زرارة قال قال أبو جعفر ع حدث عن بني إسرائيل يا زرارة ولا حرج (قال) فقلت جعلت فداك إن في حديث الشيعة ما هو أعجب من أحاديثهم قال وأي شيء هو يا زرارة؟ قال فاختمت من قلبي فمكثت ساعة لا أذكره ما أريد قال لعلك تريد التقية؟ قلت نعم قال صدق بها فإنها حق.

زرارہ نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے زرارہ! بنی اسرائیل سے (روایات) بیان

کر سکتے ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں شیعہ کی حدیث میں ان سے بھی زیادہ عجیب بات ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! وہ کیا ہے؟۔ (زرارہ کہتے ہیں) آپؑ میرے دل میں چھپی بات جان گئے تھے پس میں تھوڑی دیر خاموش رہا جیسے مجھے یاد نہ آ رہا ہو جو میں بیان کرنا چاہتا تھا۔ فرمایا: شاید تو تفتیہ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: اسے مان کہ یہ حق ہے۔

حدیث ۲۰ ﴿ حدیثنا إبراہیم بن ہاشم عن عثمان بن عیسیٰ عن داود العطار عن إبراہیم رفعہ إلی أمیر المؤمنین ع قال لو وجدت رجلاً ثقة لبعثت معہ هذا المال إلی المدائن إلی شیعۃ فقال رجل من أصحابہ فی نفسہ لآتین أمیر المؤمنین و لأقولن لہ أنا أذهب بہ فهو (یثق بی) فإذا أنا أخذتہ أخذت طریق الکرخۃ فقال یا أمیر المؤمنین أنا أذهب بہذا المال إلی المدائن قال فرفع إلی رأسہ ثم قال إلیک عنی خذ طریق الکرخۃ.

ابراہیم نے امیر المؤمنین ع علیہ الصلوٰۃ والسلام تک مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اگر مجھے کوئی با اعتماد آدمی مل جاتا تو اُس کے ساتھ یہ مال مدائن میں اپنے شیعوں کو پہنچا دیتا (ابراہیم کہتا ہے) ان کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ میں امیر المؤمنین ع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤں اور کہوں کہ میں یہ مال لے جاتا ہوں تو وہ مجھ پر اعتماد کریں گے اور جب میں یہ مال لے لوں گا تو کرخہ کا راستہ اختیار کروں گا۔ پس وہ گیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین ع علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یہ مال مدائن لے جاؤں گا۔ آپؑ نے اُس کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا: مجھ سے دور ہٹ اور کرخہ کا راستہ اختیار کر۔

حدیث ۲۱ ﴿ حدیثنا علی بن حسان عن جعفر بن ہارون الزیات قال کنت أطوف بالکعبۃ فرأیت أبا عبد اللہ ع فقلت فی نفسی هذا هو الذی یتبع

(و الذی هو الإمام) و (الذی) هو کذا و کذا قال فما علمت به حتی ضرب یدہ علی منکبی ثم أقبل علی و قال (أَبَشَّرَ أَمِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذَا لَفِيَ ضَلَالٍ وَ سُعْرٍ).

جعفر بن ہارون زیات نے بیان کیا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا تو میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کو دیکھا اور اپنے دل میں کہا: یہ وہ شخص ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے اور انہیں امام کہا جاتا ہے اور ان کے متعلق ایسا ایسا کہا جاتا ہے۔ (جعفر بن ہارون کہتا ہے) میں نے آپ کو (ان خصوصیات کے ساتھ) نہیں جانا تھا یہاں تک کہ آپ نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ﴿أَبَشَّرَ أَمِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ﴾ إِنَّا إِذَا لَفِيَ ضَلَالٍ وَ سُعْرٍ ﴿﴾ ”کیا ہم اپنے میں سے ہی ایک واحد بشر کی پیروی کریں تب ہم یقیناً گمراہی اور جنون میں ہوں گے۔“ (قمر - ۲۴)

حدیث ۲۲ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسين بن بردة (وعن جعفر بن بشير الخزاز) عن إسماعيل بن عبد العزيز قال قال لي أبو عبد الله ع ضع لي (في المتوضأ ماء) قال فقلت فوضعت له فدخل قال فقلت في نفسي أنا أقول فيه كذا وكذا ويدخل المتوضأ (يتوضأ) فلم يلبث أن خرج فقال يا إسماعيل (بن عبد العزيز) لا ترفعوا البناء فوق طاقته فينهدم اجعلونا عبدا مخلوقين و قولوا فينا (ما شئتم) قال إسماعيل (كنت أقول فيه وأقول)

اسماعیل بن عبد العزیز نے بیان کیا کہ مجھ سے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: میرے لیے وضوء گاہ میں پانی رکھو۔ میں نے اٹھ کر وضوء گاہ میں پانی رکھا تو آپ وضوء کرنے گئے، میں نے اپنے دل میں

سو چاکہ میں آپ سے ایسے اور ایسے کہتا ہوں جبکہ آپ وضوء گاہ میں وضوء کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد آپ باہر آئے اور فرمایا: اے اسماعیل! عمارت کو اپنی طاقت سے اونچا نہ کرو ورنہ وہ منہدم ہو جائے گی، ہمیں اللہ کا عبد و مخلوق مانو پھر ہمارے متعلق جو چاہو کہو۔ اسماعیل کہتا ہے میں آپ کے متعلق ایسا ایسا کہتا تھا۔

حدیث ۴۳ ﴿﴾ حدیثنا أبو طالب عن بکر بن محمد قال خرجنا من المدينة نريد منزل أبي عبد الله ع فلقنا أبو بصير خارجا من زقاق وهو جنب ونحن لا نعلم حتى دخلنا على أبي عبد الله ع قال فرجع رأسه إلى أبي بصير فقال يا أبا محمد ما تعلم أنه لا ينبغي لجنب أن يدخل بيوت الأنبياء والأوصياء؟ قال فرجع أبو بصير ودخلنا.

بکر بن محمد نے بیان کیا کہ ہم مدینے سے نکلے اور امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے گھر جانے لگے ہمیں ابو بصیر بھی گلی سے باہر مل گئے جبکہ وہ حالت جنابت میں تھے لیکن ہمیں اس کا کوئی علم نہ تھا، جب ہم امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنا سر ابو بصیر کی طرف اٹھایا اور فرمایا: اے ابو محمد! کیا تم جانتے ہو کہ کسی جنبی کو یہ حق نہیں کہ وہ انبیاء و اوصیاء کے گھروں میں داخل ہو۔ (بکر بن محمد کہتا ہے) آپ کے کہنے پر ابو بصیر لوٹ گئے اور ہم اندر داخل ہو گئے۔

حدیث ۴۴ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسن بن علي بن فضال عن أسد بن أبي العلاء عن خالد بن نجیح الجوان قال كنا عند أبي عبد الله ع وأنا (والله) أقول في نفسي ليس يدرون هؤلاء بين يدي منهم قال فأدناني حتى جلست بين يديه ثم قال لي (يا) هذا (إن لنا ربا نعبد) ثلاث مرات.

خالد بن نجیح الجوان نے بیان کیا کہ ہم امام ابو عبد اللہ ع علیہ السلام کے پاس تھے اللہ کی قسم میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ کس کے درمیان موجود ہیں (خالد کہتا ہے) میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے شخص! ہمارا ایک رب ہے جس کی ہم بندگی کرتے ہیں۔ یہ بات تین دفعہ فرمائی۔

حدیث ۴۵ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسین عن موسیٰ بن سعدان عن عبد اللہ بن القاسم عن خالد بن نجیح الجوان قال دخلت علیٰ ابي عبد اللہ ع و عندہ خلق ففقتعت رأسی فجلست فی ناحية و قلت فی نفسی و یحکم ما أغفلکم عند من تکلمون عند رب العالمین قال فنادانی و یحک یا خالد إنی و اللہ عبد مخلوق لی رب أعبدہ إن لم أعبدہ و اللہ عذبنی بالنار فقلت لا و اللہ لا أقول فیک أبدا إلا قولک فی نفسک۔

خالد بن نجیح الجوان نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ ع علیہ السلام کے پاس گیا آپ کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے میں نے اپنا سر اونچا کر لیا اور ایک کونے میں بیٹھ گیا پھر اپنے دل میں کہا تمہارے لیے افسوس ہو تمہیں کس نے غافل کر دیا (تمہیں نہیں معلوم کہ) تم کس سے کلام کر رہے ہو یہی تو رب العالمین ہے۔ (خالد کہتا ہے) ابو عبد اللہ ع علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے خالد! تیرے لیے ہلاکت ہو اللہ کی قسم! میں مخلوق ہوں میرا ایک رب ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں اللہ کی قسم! اگر میں اس کی عبادت نہ کروں تو وہ مجھے آگ سے عذاب دے گا۔ (خالد کہتا ہے) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا مگر وہ جو آپ نے خود اپنے متعلق فرمایا۔

حدیث ۴۶ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسین و یعقوب بن یزید عن محمد بن ابي عمیر عن عمر بن اذینة عن عبد اللہ النجاشی قال أصابت جبة لی قذی (من

فرا) من نضح بول شككت فيه (فغمرتها ماء) في ليلة باردة فلما دخلت علي
 أبي عبد الله ع ابتدأني فقال لي إن الفرا إذا غسلته بالماء فسد الفرا.
 عبد اللہ نجاشی نے بیان کیا کہ میرے جبہ کو جو کہ پوسٹین کا تھا پیشاب کے چھینٹے لگ گئے میں نے اسے
 ٹھنڈی رات میں پانی میں ڈبو دیا جب میں امام: ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپ نے میرے
 کچھ کہنے سے پہلے فرمایا: جب تو پوسٹین کو پانی میں ڈالے گا تو وہ خراب ہو جائے گی۔

حدیث ﷺ ﴿۴۵﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن عبد العزيز عن محمد بن
 الفضيل عن أبي حمزة الثمالي عن علي بن الحسين ع قال قلت له جعلت فداك
 الأئمة يعلمون ما يضر؟ فقال علمت و الله ما علمت الأنبياء و الرسل ثم
 قال (لي) أزيدك؟ قلت نعم قال و تزدالم تزد الأنبياء.

ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ میں نے امام علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: میں آپ پر قربان جاؤں کیا
 جو چیزیں پوشیدہ ہوتی ہیں ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی جانتے ہیں؟۔ امام نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا
 ہوں ہر اس چیز کے متعلق جس کے متعلق انبیاء و رسول جانتے تھے۔ پھر مجھ سے فرمایا: کچھ
 مزید کہوں؟۔ میں نے کہا: ضرور۔ امام نے فرمایا: ہمیں انبیاء کی نسبت بہت زیادہ (علم) دیا گیا
 ہے۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

ائمہ اپنے شیعوں کو ان کے افعال اور ان کے غیر کے افعال بتاتے ہیں

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن إبراهيم بن محمد الأشعري عن أبي كهيس قال كنت نازلا بالمدينة في دار فيها وصيفة كانت تعجبنى فانصرفت ليلا همسيا فاستفتحت الباب ففتحت لي فمدت يدي فقبضت على ثديها فلما كان من الغد دخلت على أبي عبد الله ع فقال يا أبا كهيس تب إلى الله مما صنعت البارحة. ابی کہمس نے بیان کیا کہ ہم مدینہ میں ایک گھر میں ٹھہرے وہاں ایک لونڈی ہمیں اچھی لگی پس جب میں شام کو واپس آیا اور دروازہ کھلوا یا تو اس نے میرے لیے دروازہ کھولا میں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے پستان پر قبضہ کر لیا جب دوسرا دن ہوا اور میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: اے ابو کہمس! اللہ سے توبہ کرو اپنے اس فعل سے جو تم نے گزشتہ رات کیا۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي القاسم عن محمد بن سهل عن إبراهيم بن أبي البلاد عن مهزم قال كنا نزولا بالمدينة وكانت جارية لصاحب المنزل تعجبنى وإني أتيت الباب فاستفتحت ففتحت لي

الجارية فغمزت ثديها فلما كان من الغد دخلت على أبي عبد الله ع فقال يا مهزم أين كان أقصى أثرك اليوم؟ فقلت له ما برحت المسجد فقال أما تعلم أن أمرنا هذا لا ينال إلا بالورع.

مہزم نے بیان کیا کہ ہم مدینہ میں آئے (جس گھر میں ہم ٹھہرے تھے) اس گھر والے کی ایک لونڈی مجھے اچھی لگی پس میں دروازے پر آیا اور اسے کھلوا لوندی نے دروازہ کھولا تو میں نے اس کے پستانوں پر قبضہ کر لیا۔ دوسرے دن میں امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گیا آپ نے فرمایا: اے مہزم! آج تم نے دن میں آخری کام کیا کیا۔ میں نے کہا: میں مسجد میں رہا۔ آپ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہمارا امر پر ہیزگاری کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسين عن أحمد بن الحسن الميثمي عن إبراهيم بن مهزم قال خرجت من عند أبي عبد الله ع ليلة خميساً فأتيت منزلي بالمدينة و كانت أحمى معي فوق بيني وبينها كلام فأغلظت لها فلما أن كان من الغد صليت الغداة و أتيت أبا عبد الله ع (فلما دخلت) عليه فقال لي مبتدئاً (يا بننا مهزم) مالك وللوادة أغلظت في كلامها البارحة؟ أما علمت أن بطنها منزل قد سكنته؟ وأن حجرها مهمل قد غمرت؟ و ثديها وعاء قد شربته؟ قال قلت بلى قال فلا تغلظ لها.

ابراہیم بن مہزم نے بیان کیا کہ میں امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس سے شام کے وقت نکلا اور مدینہ میں اپنے گھر پہنچا جبکہ میری ماں میرے ساتھ تھی پس میرے اور میری ماں کے درمیان کچھ بات چیت ہوئی یہاں تک کہ کچھ تلخ کلامی ہو گئی اور میں اپنی ماں کے ساتھ سختی سے پیش آیا۔ جب دوسرا دن ہوا اور میں نے صبح کی نماز ادا کی تو میں آپ کے پاس گیا جب میں اندر داخل ہوا تو آپ نے

میرے کچھ کہنے سے پہلے فرمایا: اے ابن مہزم! تو اپنی والدہ کے ساتھ کس طرح سختی سے پیش آیا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا بطن تیری رہائش گاہ بنا رہا اور اس کی گود تیرا گہوارہ بنی رہی جبکہ اس نے تجھے ڈھانپ رکھا تھا اُس کے پستان تیرا برتن بنے رہے جس سے تو اپنا رزق لیتا تھا۔ (ابن مہزم کہتا ہے) میں نے کہا: بے شک ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: آئندہ اپنی والدہ سے سختی سے پیش نہ آنا۔

حدیث ۴ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِيهِ (علی بن النعمان) عن محمد بن سنان رفعه قال إن عائشة قالت التمسوا لي رجلا شديد العداوة لهذا الرجل حتى أبعثه إليه قال فأتيت به فمثل بين يديها فرفعت إليه رأسها فقالت ما بلغ من عداوتك لهذا الرجل؟ قال فقال لها كثيرا ما أتمنى على ربي أنه وأصحابه في وسطى فضربت ضربة بالسيف فسبق السيف الدم قالت فأنت له فاذهب بكتابي هذا فادفعه إليه ظاعنا رأيتته أو مقيما أما إنك إن (رأيتته ظاعنا رأيتته راكبا على) بغلة رسول الله ص متنكبا قوسه معلقا كنانته بقربوس سرجه وأصحابه خلفه كأنهم طير صواف (فتعطيه كتابي هذا وإن عرض عليك طعامه وشرابه فلا تناولن منه شيئا فإن فيه السحر) قال فاستقبلته راكبا فناولته الكتاب ففرض خاتمته ثم قرأه فقال تبلغ إلى منزلنا فتصيب من طعامنا وشرابنا و نكتب جواب كتابك؟ فقال هذا والله ما لا يكون قال (فثنى رجلاه) فأحرق به أصحابه ثم قال له أسألك؟ قال نعم قال و تجيبني؟ قال نعم قال (فأنشداك الله) هل قالت التمسوا لي رجلا شديدا عداوته لهذا الرجل فأتوها بك فقالت لك ما بلغ من عداوتك لهذا الرجل؟ فقلت كثيرا ما أتمنى على ربي أنه وأصحابه في

وسطی و اُنی ضربت ضربة بالسيف (يسبق السيف الدم)؟ قال اللهم نعم
قال (فانشدك بالله) أقلت لك اذهب بكتابي هذا فادفعه إليه ظاعنا كان أو
مقيما أما إنك إن رأيتَه (ظاعنا رأيتَه) راكبا (على) بغلة رسول الله متنكبا
قوسه معلقا كنانته بقربوس سرجه و أصحابه خلفه كأنهم طير صواف
(فتعطيه كتابي هذا؟) فقال اللهم نعم قال (فانشدتك الله) هل قالت لك إن
عرض عليك طعامه و شرابه فلا تناولن منه شيئا فإن فيه السحر؟ قال
اللهم نعم قال فمبلغ أنت عني؟ قال اللهم نعم فإني قد أتيتك و ما في
الأرض خلق أبغض إلى منك و أنا الساعة ما في الأرض خلق أحب إلى منك
فمرفني بما شئت قال أَدفع إليها كتابي هذا و قل لها ما أطعت الله و لا رسوله
حيث أمرك الله بلزوم بيتك فخرجت تردددين في العساكر و قل لهم ما
أنصفتهم الله و لا رسوله حيث خلفتم حلائلكم في بيوتكم و أخرجتم
حليلة رسول الله ص قال فجاء بكتابه حتى طرحه إليها و أبلغها مقالته ثم
رجع إليه فأصيب بصفين فقالت ما نبعث إليه بأحد إلا أفسده علينا.

محمد بن سنان نے اس شخص سے (جو اس واقعہ کا عینی گواہ ہے) مرفوع بیان کیا کہ عائشہ نے کہا میرے
لئے علیؑ کے ساتھ شدید عداوت رکھنے والا آدمی تلاش کرو تا کہ میں اُسے علیؑ کی طرف
بھیجوں پس مجھے عائشہ کے پاس لایا گیا، عائشہ نے مجھ سے پوچھا کہ مجھے اس (علیؑ) کے ساتھ کیسی
دشمنی ہے؟۔ میں نے اس کی طرف سراٹھایا اور کہا میں یہ تمنا رکھتا ہوں کہ وہ اور اُن کے ساتھی میرے
درمیان ہوں تو میں اس طرح تلوار ماروں کہ خون تلوار سے پہلے نکلے۔ عائشہ نے کہا تم ہی اس کام
کے حقدار ہو میرا یہ خط لے جاؤ اور علیؑ کے حوالے کر دو چاہے وہ کہیں جا رہے ہوں یا وہاں مقیم

ہوں اگر تم انہیں کہیں سفر کرتے ہوئے دیکھو گے تو انہیں نبیؐ کی خچر پر سوار دیکھو گے ان کی کمان کا ندھے پر ہوگی اور ترکش دان زین کے پچھلے حصے کے ساتھ لٹکا ہوگا ان کے اصحاب ان کے پیچھے ہوں گے گویا کہ وہ صفیں باندھے ہوئے پرندے ہوں۔ اگر تو انہیں یہ خط پیش کرے اور وہ تجھے کھانے پینے کی اشیاء پیش کریں تو اسے تناول نہ کرنا کیونکہ اس میں جادو ہے۔ (وہ کہتا ہے) جب میں آپ کے پاس گیا تو آپ سوار تھے میں نے آپ کو خط دیا آپ نے اس کی مہر توڑی پھر اسے پڑھا پھر فرمایا: ہمارے گھر چلو اور وہاں سے کچھ کھاپی لو جب تک اس خط کا جواب لکھ دیا جائے گا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ مڑے اور اپنے ساتھیوں کو دیکھا پھر فرمایا: کیا میں تجھ سے ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟۔ میں نے کہا: ہاں! پوچھئے۔ آپ نے فرمایا: جواب دو گے؟۔ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا عائشہ نے یہ نہیں کہا تھا کہ میرے لیے ایسا آدمی تلاش کرو جو اس شخص (علیؑ) سے شدید عداوت رکھتا ہو تو تجھے اس کے پاس لایا گیا پس اس نے تجھ سے پوچھا اس سے تیری کیسی عداوت ہے تو نے کہا میں آرزو کرتا ہوں کہ وہ اور ان کے ساتھی میرے درمیان ہوں تو ایسی تلوار چلاؤں کہ خون تلوار سے پہلے نکلے۔ (وہ شخص کہتا ہے) میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اس نے تجھے کہا میرا یہ خط لے جاؤ چاہے وہ کہیں کوچ کر رہے ہوں یا مقیم ہوں یہ ان کے حوالے کر دینا اگر دیکھو کہ وہ سفر پر ہیں تو وہ رسولؐ کی خچر پر سوار ہوں گے ان کی کمان کا ندھے پر ہوگی اور ترکش دان زین کے پچھلے حصے کے ساتھ لٹکا ہوگا ان کے ساتھی ان کے پیچھے ہوں گے گویا کہ وہ صفیں باندھے ہوئے پرندے ہوں پس میرا خط انہیں دے دینا۔ (وہ شخص کہتا ہے) میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے ایسا ہی کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اس نے تجھے یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ (علیؑ) تجھے کھانے پینے کی اشیاء پیش کریں اسے تناول نہ کرنا کیونکہ اس میں جادو ہوگا۔ (وہ شخص کہتا ہے) میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے

فرمایا: کیا تو میری طرف سے اسے میرا خط پہنچائے گا۔ میں نے کہا ضرور پہنچاؤں گا جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ میری نظر میں نہایت مبغوض شخص تھے اور اب اس زمین پر تمام مخلوق میں میرے نزدیک آپ سے زیادہ محبوب کوئی نہیں آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ آپ نے فرمایا: میرا یہ خط اسے پہنچا دینا اور اُسے کہنا کہ تم نے اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں کی جبکہ اس نے تم پر گھر میں رہنا لازم قرار دیا تھا مگر تم باہر نکل آئیں اور لشکروں میں چل پھر رہی ہو اور ان دونوں (طلحہ و زبیر) کو کہو کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ تم اپنی بیویوں کو گھروں میں چھوڑ آئے مگر رسول اللہ کی بیوی کو باہر نکال لائے۔ (وہ شخص کہتا ہے) میں آپ کا خط لے کر عائشہ کی طرف گیا اور اسے ملامت کی تو عائشہ نے کہا: ہم ان (علی) کی طرف جس کو بھیجتے ہیں وہ اُسے ہمارے ہی خلاف کر دیتے ہیں۔

حدیث ۵ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن الحسین عن حرب الطحان قال أخبرني أحمد و كان من أصحاب أبي الجارود عن الحارث بن حصيرة الأزدي قال قدم رجل من أهل الكوفة إلى خراسان فدعا الناس إلى ولاية جعفر بن محمد ع قال فرقة أطاعته وأجابت وفرقة جحدت وأنكرت وفرقة ورعت ووقفت قال فخرج من كل فرقة رجل فدخلوا على أبي عبد الله ع قال فكان المتكلم منهم الندي ورع ووقف وقد كان مع بعض القوم جارية فحلبها الرجل ووقع عليها فلما دخلنا على أبي عبد الله ع و كان هو المتكلم فقال له أصلحك الله قدم علينا رجل من أهل الكوفة فدعا الناس إلى طاعتك وولايتك فأجاب قوم و أنكر قوم و ورع قوم و وقفوا قال فمن أي الثلاث أنت؟ قال أنا من الفرقة التي ورعت و وقفت قال فأين كان ورعك ليلة كذا و كذا (مع

المجارية)؟ قال فارتأب الرجل.

حارث بن حصیر ازدی نے بیان کیا کہ ایک کونے کارہنے والا خراسان آیا تو لوگوں کو جعفر بن محمد ع کی ولایت کی طرف دعوت دینے لگا پس ایک گروہ نے آپ کی اطاعت قبول کر لی اور ایک گروہ نے قبول نہ کی اور انکار کیا اور ایک گروہ نے ورع (پرہیزگاری) اختیار کرتے ہوئے توقف کیا پس ہر فریقے کا ایک ایک آدمی اٹھا اور امام ابو عبد اللہ ع کے پاس چلا گیا ان میں سے کلام کرنے والا وہ تھا جس نے ورع (پرہیزگاری) اختیار کرتے ہوئے توقف کیا تھا اور اسی شخص کے ساتھ ایک کنیز بھی تھی جس کے ساتھ اس نے خلوت اختیار کر کے جماع کیا تھا۔ جب سب امام ابو عبد اللہ ع کے پاس گئے تو اسی شخص نے کلام کیا، اس نے امام سے کہا: اللہ آپ کو اصلاح پر قائم رکھے ایک آدمی اہل کوفہ سے ہمارے پاس آیا ہے جو لوگوں کو آپ کی اطاعت و ولایت کی طرف دعوت دیتا ہے پس ایک گروہ نے مان لیا اور ایک گروہ نے انکار کیا اور ایک گروہ نے ورع (پرہیزگاری) اختیار کرتے ہوئے توقف کیا۔ امام نے فرمایا: تونینوں میں سے کس گروہ سے ہے۔ اس نے کہا میں اس گروہ سے ہوں جس نے ورع (پرہیزگاری) اختیار کرتے ہوئے توقف کیا۔ امام نے فرمایا: فلاں فلاں رات کو اس لڑکی کے ساتھ تیری ورع (پرہیزگاری) کہاں چلی گئی تھی۔ پس وہ شخص شک میں پڑ گیا۔

حدیث ۶۱ ﴿ حدیثنا محمد بن الحسین عن ابراهیم بن ابي البلاد عن عمار السجستانی قال کان عبد الله النجاشی منقطعاً الى (عبد الله بن الحسن) يقول بالزيدية فقضى انى خرجت (انا) وهو الى مكة فذهب هذا الى (عبد الله بن الحسن) و جئت انا الى ابي عبد الله ع قال فلقيني بعد فقال استأذن لي على صاحبك فقلت لأبي عبد الله ع إنه سألني الإذن له عليك قال فقال ائذن له

قال فدخل عليه فسأله (قال) فقال له أبو عبد الله ع ما دعاك إلى ما صنعت؟
 تذکر یوم کذا یوم مررت علی باب قوم فسأل عليك ميزاب من الدار
 فسألهم فقالوا إنه قدر فطرحت نفسك في النهر مع ثيابك و عليك مصبغة
 فاجتمعوا عليك الصبيان (يصيحون بك) يضحكون منك قال عمار فالتفت
 الرجل إلى فقال ما دعاك أن تخبر بخبري أبا عبد الله؟ قال قلت لا والله ما
 أخبرته هو ذا قد احمى يسمع كلامي قال فلما خرجنا قال لي يا عمار هذا صاحبی
 دون غیرہ۔

عمار سجستانی نے بیان کیا کہ عبد اللہ نجاشی کٹ کر عبد اللہ بن الحسن کی طرف ہو گئے وہ زید یہ کا قول
 کہتے تھے پس فیصلہ ہوا کہ میں اور وہ مکہ کی طرف جائیں گے وہ عبد اللہ بن حسن کے پاس چلے اور میں
 امام ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ملے اور کہنے لگے: اپنے امام سے ملاقات کی
 مجھے بھی اجازت لے دیجئے۔ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اس نے آپ سے ملاقات کی
 اجازت چاہی ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو۔ وہ آیا تو امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس
 سے فرمایا: جب ٹو فلاں گھر کے پاس سے گزرا تو تجھ پر اس گھر کا پرنا لہ بہہ گیا تیرے پوچھنے پر گھر
 والوں نے بتایا کہ اس کا پانی ناپاک تھا ٹوکپڑوں سمیت نہر میں کود پڑا تو نے رنگین لباس پہن رکھا تھا
 پس وہاں کے بچے جمع ہو گئے اور تجھ پر ہنسنے لگے۔ نجاشی نے عمار کی طرف نظر کی اور کہا تم نے مجھ سے
 کس بات کا بدلہ لیا کہ یہ ساری روداد امام کو سنا دی۔ عمار نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے امام کو کچھ نہیں
 بتایا بلکہ وہ تو مجھ سے پہلے ہی میرے کلام کو سن چکے تھے (راوی کہتا ہے) جب ہم باہر نکل آئے تو مجھ
 سے کہا اے عمار! میرے خیال سے آپ علیہ السلام بھی ہمارے ساتھ تھے۔

حدیث ④ ﴿ حدیثنا عمر بن علی، عن (عمہ عمر بن محمد)، عن صفوان بن

یحیی، عن جعفر بن محمد (بن) الأشعث قال: اتدری ما كان سبب دخولنا في هذا الأمر و معرفتنا به وما كان عندنا فيه ذكر ولا معرفة بشيء مما عند الناس؟ قال: قلت (له): ما ذاك؟ قال: ان ابا جعفر عليه السلام يعنى ابا الدوانيق - قال لأبي محمد (بن) الأشعث: يا محمد، (ابغ لي) رجلاً له عقل يودّي عني، فقال له: اني قد اصبته لك، هذا فلان ابن مهاجر خالي، قال: فأنتني به، قال فأتاك بخاله - فقال له ابو جعفر: يا ابن مهاجر، خذ هذا المال - فأعطاه (ألوف دنانير) أو ما شاء الله من ذلك - (فقال: خذ هذا المال) وائت المدينة والقي عبد الله بن الحسن وعدّة من أهل بيته فيهم جعفر بن محمد فقل لهم: اني رجل غريب من أهل خراسان وبها شيعه من شيعتكم وجهوا اليكم بهذا المال، فادفع الى كل واحد منهم على هذا الشرط كذا وكذا، فاذا قبضوا المال فقل: اني رسول وأحب ان يكون معي خطوطكم بقبضكم ما قبضتم مني - قال: فأخذ المال وأتى المدينة ثم رجع الى ابي جعفر - وكان محمد بن الأشعث عنده - فقال ابو جعفر: ما وراك؟ قال: اتيت القوم (وفعلت ما امرتني به) وهذه خطوطهم بقبضهم خلا جعفر بن محمد فأنتي اتيته وهو يصلي في مسجد الرسول عليه السلام فجلست خلفه وقلت: ينصرف فأذكر له ما ذكرت لأصحابه، فعجل وانصرف ثم التفت الى فقال: يا هذا اتق الله ولا تغرن اهل البيت محمد عليه السلام وقل لصاحبك اتق الله ولا تغرن اهل بيت محمد عليه السلام فأتهم قريبو العهد بدولة بنى مروان اكلمهم محتاج قال: فقلت: وماذا أصلحك الله؟ فقال: أذن مني فأخبرني بجميع

ماجرى بينى وبينك حتى كانه كان ثالثنا - قال: فقال ابو جعفر (له) يا بن مهاجر، اعلم انه ليس من اهل بيت النبوة الا وفيهم محدث، وان جعفر بن محمد محدث اليوم فكانت هذه دلالة ان قلنا بهذه المقالة -

صفوان بن يحيى نے جعفر بن محمد بن الاشعث سے بیان کیا وہ کہتا ہے کیا تم ہمارے اس امر میں داخل ہونے اور اسکے متعلق معرفت رکھنے کا سبب جانتے ہو؟ اور ہمارے متعلق اس میں کیا نصیحت ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا وہ کیا ہے؟۔ جعفر بن محمد بن الاشعث نے کہا: ابو جعفر یعنی ابو دوانیق نے میرے باپ محمد اشعث کو کہا: اے محمد! تو میرے لیے کسی ایسے آدمی کو تلاش کر جو صاحب عقل ہو اور میرا فرمانبردار ہو۔ انہوں نے اس سے کہا میں تیرے لیے ابن مہاجر کو لے کر آتا ہوں جو میرا ماموں ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے لے آؤ۔ (راوی کہتا ہے) وہ اپنے ماموں کے پاس آیا تو ابو جعفر نے اس سے کہا اے ابن مہاجر! اس مال کو لے لے اور انہوں نے اسے کئی ہزار دینار دیئے یا خدا جانتا ہے کتنے دیئے۔ اس نے کہا تو مدینہ جا اور عبداللہ ابن حسن سے ملاقات کر اور اس کے گھر والوں میں جعفر بن محمد عليه الصلوة والسلام بھی ہیں ان سے جا کر کہہ کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اور خراسان کا رہنے والا ہوں وہاں کے رہنے والے شیعوں میں سے کسی شیعہ نے آپ کے لیے یہ مال بھیجا ہے پس تو ان میں ہر ایک کو وہ مال دے دینا فلاں فلاں شرط پر۔ جب اس نے مال لے لیا تو پھر اس سے کہا کہ اے ابن مہاجر! ان سے جا کر یہ کہنا میں ایک قاصد ہوں میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے لیا ہے آپ اس کی رسید بنا کر مجھے دیں۔ پس وہ مال لے کر مدینہ پہنچا پھر وہ ابو جعفر کے پاس واپس آیا تو محمد بن اشعث بھی اس کے پاس تھا۔ ابو جعفر نے کہا کیسا ہاتھارا معاملہ۔ اس نے کہا میں اسی قوم کے پاس گیا تھا اور وہی کچھ سرانجام دیا جو آپ نے مجھے کہا تھا اور یہ ان کی رسیدیں ہیں سو اے جعفر بن محمد عليه الصلوة والسلام کے کیونکہ جب میں آپ کے پاس گیا تو وہ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے

تھے میں جا کر آپ کے پیچھے بیٹھ گیا آپ اپنی جگہ سے ہٹے اور میں نے آپ سے وہ کچھ بیان کیا جو آپ کے ساتھیوں سے کہا تھا پس آپ نے جلدی کی اور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ سے ڈرا اور اہل بیت رسول کے متعلق غلط گمان نہ کر۔ تو جا کر اپنے صاحب سے یہ کہہ دینا کہ تو بھی اللہ سے ڈرا اور اہل بیت رسول کے متعلق غلط گمان نہ رکھ کیونکہ وہ بنو مروان کے زمانہ حکومت کے قریب ہیں۔ ابن مہاجر کہتا ہے میں نے کہا یہ کیا ماجرہ ہے اللہ آپ کو اصلاح پر قائم رکھے۔ امام نے کہا میرے قریب آ۔ پس انہوں نے مجھے وہ سارا قصہ سنایا جو تیرے اور میرے درمیان طے ہوا تھا۔ (ابن مہاجر کہتا ہے) ایسے لگ رہا تھا گویا کہ وہ ہم میں تیسرے ہوں۔ (راوی کہتا ہے) ابو جعفر نے کہا: اے ابن مہاجر! ہر زمانے میں اہل بیت نبوت میں سے ایک محدث ہوتا ہے اور آج کے محدث جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اسلئے جو کچھ ہم نے کہا وہ انہوں نے بیان کر دیا۔

حدیث ① ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ (عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ) بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ اسْتَقْبَلَت الرضاع إلى القادسية فسلمت عليه فقال لي اكرت لي حجرة لها بابان باب إلى الخان و باب إلى خارج فإنه أستر عليك قال وبعث إلى بزنجيلجة فيها دنانير صالحة و مصحف (وكان يأتيني) رسوله في حوائج فاشترى له و كنت يوما وحدى ففتحت المصحف لأقرأ فيه فلما نشرته نظرت في (لم يكن) فإذا فيها أكثر مما في أيدينا أضعافه (فقدمت على قراءتها) فلم أعرف منها شيئا فأخذت الدواة و القراطيس فأردت أن أكتبها لكي أسأل عنها فأتاني مسافر قبل أن أكتب منها بشيء و (معه) منديل و خيط و خاتمه فقال مولاي يأمرك أن تضع المصحف في منديل و تختمه و تبعث إليه بالخاتم قال ففعلت ذلك.

احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استقبال کے لیے قادسیہ پہنچا تو میں

نے آپؐ کو سلام کہا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے لیے ایک حجرہ کرائے پر لے لو جس کے دو دروازے ہوں ایک دروازہ دکان کی طرف اور دوسرا باہر ہو کیونکہ وہ تیرے لیے پردہ ہوگا پھر میری طرف آپؐ نے ایک تھیلی بھیجی جس میں دینار اور ایک قرآن بھی تھا۔ آپؐ کا اپنی اپنی ضرورتوں کے لیے میرے پاس آتا پس میں اسے کچھ چیزیں خرید کر دے دیتا۔ ایک دن میں اکیلا تھا تو قرآن کھولا تاکہ اُسے پڑھوں جب میں نے اسے کھولا تو سورۃ البینۃ (لم یکن الذین کفروا) میں دیکھا کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے اس سے کئی گنا زیادہ اس میں موجود ہے میں اس کی پڑھائی کی طرف آیا تو میں نہ پہچان پایا اور دوات کاغذ لے کر چاہا کہ اسے لکھ لوں تاکہ اس کے متعلق پوچھوں لیکن میرے لکھنے سے پہلے میرے پاس ایک مسافر آیا اس کے پاس رومال، دھاگہ اور مہر تھی۔ اس نے کہا: میرا مولاً تجھے حکم دیتا ہے کہ قرآن کو رومال میں رکھ کر مہر لگا دے اور پھر وہ آنکھوٹھی واپس کر دے۔ پس میں نے ویسا ہی کیا جیسا اُس نے کہا تھا۔

حدیث ۹ ﴿ حدیثنا علی بن اسماعیل عن محمد بن اسماعیل (بن بزیر) عن سعدان بن مسلم عن شعیب العقر قونی قال بعث معی رجل بألف درہم فقال إني أحب أن أعرف فضل أبي عبد الله ع علي أهل بيته ثم قال خذ خمسة دراهم ستوقه فأجعلها في الدراهم وخذ من الدراهم خمسة فصرها في لبنة قميصك فإنك ستعرف فضله قال فأتيت بها أبا عبد الله ع فنثرها وأخذ الخمسة قال هاك خمستك وهات خمستنا.

شعیب عقر قونی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے میرے ساتھ ایک ہزار درہم بھیجے اور کہا میں پسند کرتا ہوں کہ اہل بیت پر امام ابو عبد اللہ ﷺ کی فضیلت پہنچانوں پھر کہا پانچ درہم لو اور انہیں اپنے پانچ درہموں میں ملا دو اور اسے اپنی قمیض کی جیب میں ڈال لو پھر امامؑ کے پاس جاؤ تمہیں ان کی فضیلت

معلوم ہو جائے گی۔ اس نے کہا: میں اسے لیکر امام ابو عبد اللہ ع الصلوة والسلام کے پاس آیا آپ نے تمام درہموں کو بکھیر دیا اور پانچ لے لیے پھر فرمایا: یہ تیرے پانچ ہیں اور یہ ہمارے پانچ۔

حدیث ⑩ ﷺ حدثنا سلمة بن الخطاب عن عبد الله بن محمد عن عبد الله بن القاسم بن الحارث البطل عن مرزم قال دخلت المدينة فرأيت جارية في الدار التي نزلتها فعجبنتني فأردت أن أتمتع منها فأبوت أن تزوجني نفسها قال فجئت بعد العتمة فقرعت الباب فكانت هي التي فتحت لي فوضعت يدي على صدرها فبادرتني حتى دخلت فلما أصبحت دخلت على أبي الحسن ع فقال يا مرزم ليس من شيعتنا من خلا ثم لم ير ع قلبه.

مرزم نے بیان کیا کہ میں مدینے میں داخل ہوا تو ایک گھر میں ایک کنیز دیکھی جہاں میں اتر تھا پس مجھے وہ اچھی لگی میں نے اس سے متعہ کرنا چاہا تو اس نے مجھ سے متعہ کرنے سے انکار کر دیا۔ (وہ کہتا ہے) میں عشاء کے بعد آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو اسی کنیز نے دروازہ کھولا میں نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھا وہ جلدی سے واپس پلٹ گئی۔ جب صبح ہوئی تو میں امام ابو الحسن ع الصلوة والسلام کے پاس گیا۔ آپ نے فرمایا: اے مرزم! وہ شخص ہمارے شیعوں میں سے نہیں جو تنہائی میں جا کر اپنے دل کی رعایت نہ کرے۔

حدیث ⑪ ﷺ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن بكار بن كردم عن أبي عبد الله ع قال إن جویریة بن مسهر العبدی خاصمه رجل فی فرس أنشی فادعیاً جمیعاً الفرس فقال أمیر المؤمنین ألواحد منكما البینة؟ فقال لا فقال لجویریة أعطه الفرس فقال له یا أمیر المؤمنین بلا بینة؟ فقال له والله لأننا أعلم بك منك بنفسك أتندی صنیعك بالجاهلیة الجهلاء فأخبره

بذلك.

عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ بکار بن کر دم نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا آپؐ نے فرمایا: جویریہ بن مسہر عبدی سے ایک آدمی نے گھوڑے کے متعلق جھگڑا کیا پس ان دونوں نے گھوڑے کا دعویٰ کیا امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے کہنے لگے نہیں ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو امیر المؤمنین نے جویریہ سے فرمایا: یہ گھوڑا اسے دے دو۔ جویریہ نے کہا امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر کسی دلیل کے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جتنا تم اپنے آپ کو جانتے ہو میں اُس سے زیادہ تمہیں جانتا ہوں کیا تم اپنا جاہلیت کا کارنامہ بھول گئے پھر اسے اس کی خبر دی۔

حدیث ۱۲ ﴿﴾ حدثنا معاوية بن حكيم عن سليمان بن جعفر الجعفري قال كنت عند أبي الحسن ع بالخمراء في مشربة مشرفة على البر والهائذة بين أيدينا إذ رفع رأسه فرأى رجلاً مسرعاً فرغ يداه عن الطعام فما لبث أن جاء فصعد إليه فقال البشري جعلت فداك مات الزبيري فأطرق إلى الأرض و تغير ليس بأكبر ذنوبه قال والله مما خطيئاتهم أغرقوا فأدخلوا ناراً ثم مد يداه فأكل فلم يلبث أن جاء رجل مولى له فقال له فقال له جعلت فداك مات الزبيري فقال و ما كان سبب موته؟ فقال شرب الخمر البارحة فغرق فيه فمات.

سليمان بن جعفر جعفري نے بیان کیا کہ میں امام ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حمر میں ایک بلند کمرے میں چادر پر بیٹھا تھا اور ہمارے سامنے دسترخوان لگا ہوا تھا۔ جب میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک آدمی (جانے کی) جلدی کر رہا ہے پس آپؐ نے اپنا ہاتھ کھانے سے ہٹا لیا زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ آدمی آگیا وہ امام کی طرف آیا اور کہا آپؐ کو مبارک ہو زبیری مر گیا ہے میں آپؐ پر قربان

جاؤں۔ یہ سنتے ہی امامؑ نے سر جھکا لیا اور آپؑ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر فرمایا: اللہ کی قسم! وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق ہو گیا اور آگ میں داخل کر دیا گیا پھر آپؑ کھانا تناول فرمانے لگے زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک آدمی آیا جو آپؑ کا غلام تھا اس نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں زبیری مر گیا امامؑ نے پوچھا: اس کے مرنے کا سبب کیا تھا اس نے بتایا کل رات اس نے شراب پی اور اس میں غرق ہو کر مر گیا۔

حدیث ۱۳۰ ﷺ حدثنا محمد بن عیسیٰ عن حماد بن عیسیٰ عن الحسن بن المہدی عن ابی بصیر قال قدم بعض أصحاب ابی جعفر فقال لی لا تری واللہ ابا جعفر ابدأ قال فلقفت صکاً فاشهدت شهوداً فی الکتاب فی غیر ابان الحج ثم قانی خرجت الی المدینة فاستأذنت علی ابی جعفر ع فلما نظر الی قال یا ابا بصیر ما فعل الصک؟ قال قلت جعلت فداک ان فلاناً قال لی واللہ لا تری ابا جعفر ابدأ.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام کا کوئی ساتھی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم! تم ابو جعفر علیہ السلام کو کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے (ابو بصیر کہتے ہیں) میں نے اس کا اقرار نامہ لکھ لیا اور حج کے موقع کے علاوہ اس پر گواہ بنا لیے۔ پھر میں مدینے گیا تو امام ابو جعفر علیہ السلام سے اجازت لی جب آپؑ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ابو بصیر! اس دستاویز کا کیا ہوا۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں فلاں نے مجھے کہا کہ تم ابو جعفر علیہ السلام کو کبھی نہ دیکھ پاؤ گے۔

حدیث ۱۳۱ ﷺ حدثنا یوب بن نوح عن صفوان بن یحییٰ عن شعیب قال حدث ابو جعفر ان علی بن دراج حدثه ان المختار استعمله علی بعض عمله وان المختار اخذاه فحبسه وطلب منه مالا حتی اذا کان (یوماً) من الايام

دعاة هو و بشر بن غالب فهدهما بالقتل فقال له بشر بن غالب و كان رجلا متنكرا و الله ما تقدر على قتلنا قال لم و مم ذلك ثكلتك أمك و أنتما أسيران في يدي؟ قال لأنه جاءنا في الحديث أنك إنما تقتلنا حين تظهر على دمشق فتقتلنا على درجها قال له المختار صدقت قد جاء هذا قال فلما قتل المختار خرجا من محبسهما قال على فأتيت عبد الله بن محمد أباهاشم فقلت إن المختار كان استعملني على بعض عمله و إني أصبت مالا من مال الله فاستودعت طائفة منه من ذلك المال و أكلت و أعطيت و أنا أحب أن تجعلني من ذلك في حل فقال عبد الله بن محمد ما أنا بصاحب ذاك قال فانصرفت من عنده فلقيت أبا جعفر ع فوجدت عنده الأمور و الشئون و قلت له مثل ما قلت لعبد الله قال ما ذهب منك همدان فأنت منه في حل و ما نكحت و ما أعطيت و ما هناك فأنت منه في حل قال على فقلت له إن فلانا قال و كان منزله في زقاق أصحاب الزجاج إنه سأل الحسن بن علي يستقطعه أرضا في الرجعة فقال الحسن أنا أصنع بك ما هو خير لك من ذلك أضمن لك الجنة على و على آبائي قال فقال نعم و سألت أبا جعفر ع هل كان هذا؟ فقال نعم فقلت لأبي جعفر ع عند ذلك فأنا أحب أن تضمن لي الجنة عليك و على آبائك كما ضمن الحسن لفلان قال نعم.

قال فزعم أبو بصير أن عليا حدثه بهذا الحديث عند الموت وأنه هو الذي أغمضه و لم يسمع هذا الحديث من أبي بصير أحد حتى أتى المدينة (قال) فدخلت على أبي جعفر ع قال فلما رأني قال مات علي؟ قلت نعم قال

(رحمہ اللہ) قال حدثك بكذا و كذا فلم يدع شيئا مما حدثني به علي (الا قصه علي) فقلت عند ذلك و الله ما كان عندي حين حدثني بهذا الحديث أحد و لا خرج مني إلى أحد حتى أتيتك فمن أين علمت هذا؟ قال فغمز فخذى بيده ثم قال (هيه هيه) اسكت الآن.

شعیب نے بیان کیا کہ امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ حدیث بیان کی کہ علی بن دراج نے انہیں بتایا: مختار نے اسے اپنے کسی کام پر عامل بنایا، پھر مختار نے اسے پکڑ کر قید کر دیا اور اس سے کچھ مال مانگا۔ آخر ایک دن اسے اور بشر بن غالب کو بلایا اور ان دونوں کو قتل کی دھمکی دی۔ بشر بن غالب جو ایک بدخلق آدمی تھا اس نے کہا: اللہ کی قسم! تو ہمارے قتل پر قدرت نہیں رکھتا تو مختار نے کہا: کیوں نہیں اور کس وجہ سے تجھے تیری ماں گم پائے حالانکہ تم دونوں میرے سامنے قیدی ہو۔ اس نے کہا: اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے تم ہمیں اس وقت قتل کرو گے جب تم دمشق پر غالب آ جاؤ گے پس ہمیں اس کی سیرٹھیوں پر قتل کرو گے۔ مختار نے کہا: تو نے سچ کہا۔ جب مختار قتل ہوا تو یہ آزاد ہو گئے۔ علی بن دراج کہتے ہیں پھر میں عبد اللہ بن محمد ابو ہاشم کے پاس آیا میں نے کہا مختار نے مجھے اپنے کسی کام پر عامل بنایا تھا اور مجھے اللہ کا بہت سا مال ملا تو میں نے اس کا کچھ حصہ بطور امانت رکھا، کچھ کھایا اور کچھ دیا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ معاف کر دیں۔ عبد اللہ بن محمد نے کہا: میں اس کا حق نہیں رکھتا (علی بن دراج کہتا ہے) پھر میں وہاں سے واپس آ گیا اور ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا تو آپ کے پاس میں نے کئی معاملات پائے میں نے آپ سے وہی کہا جو عبد اللہ کو کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: جو تجھ سے ہمدان میں گیا اس میں تجھے معافی ہے اور جو تو نے نکاح کیا، عطیہ دیا اور جو وہاں موجود ہے اس سے تو آزاد ہے۔ (علی بن دراج کہتا ہے) میں نے آپ سے کہا: فلاں شخص کہتا ہے جس کا گھر زجاج کے ساتھیوں کی گلی میں تھا، وہ حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رجعت میں جاگیر مانگ رہا تھا تو حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ابوعلی بن راشد نے بیان کیا کہ میرے پاس کچھ سامان آیا اس سے پہلے کہ میں کتاب میں دیکھتا میرے پاس امام علیؑ کا اپنی آیا اس نے کہا: میں اُسے وہ چیز دے دوں جو دفتر آپؑ نے میرے پاس بھیجا تھا (فلاں اور فلاں) جبکہ جہاں میں بیٹھا تھا وہاں کوئی دفتر ہی نہیں تھا۔ وہ کہتا ہے میں کھڑا ہوا اور میں تلاش کرنے لگا اس کی تصدیق کرنے کے لیے جسے میں نہیں جانتا تھا مجھے اس کا کوئی علم نہ ہو سکا۔ جب اپنی واپس جانے لگا تو میں نے کہا: اپنی جگہ پر رکے رہو اور میں نے کچھ سامان کھولا تو مجھے اس میں ایک رجسٹر مل گیا جس کا مجھے پہلے علم نہیں تھا مگر اتنا جانتا تھا کہ آپؑ نے حق کا ہی مطالبہ کیا ہوگا۔ پس میں اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

حدیث ۱۶ ﴿﴾ حدیثنا أحمد بن موسی عن محمد بن أحمد المعروف بغزال عن أبي عمر الدماري عن حدثه قال جاء رجل إلى أبي عبد الله ع وكان له أخ جارودي فقال له أبو عبد الله كيف أخوك؟ قال جعلت فداك خلفته صالحا قال وكيف هو؟ قال قلت هو مرضى في جميع حالاته وعندة خير إلا أنه لا يقول بكم قال وما يمنعه؟ قال قلت جعلت فداك يتورع من ذلك قال فقال لي إذا رجعت إليه فقل له أين كان ورعك ليلة نهر بلخ أن تتورع قال فانصرفت إلى منزله فقلت لأخي ما كانت قصتك ليلة نهر بلخ؟ (اتتورع من أن تقول بإمامة جعفر ع ولا تورع من ليلة نهر بلخ؟) (قال) قال و من أخبرك؟ قلت إن أبا عبد الله ع سألني فأخبرت أنك لا تقول به تورعاً فقال لي قل له أين كان ورعك ليلة نهر بلخ فقال يا أخي اشهد أنه كذا كلمة لا يجوز أن تذكر قال قلت ويحك اتق الله كل ذاك ليس هو هكذا قال فقال ما علمه؟ والله ما علم به أحد من خلق الله إلا أنا والحارية ورب العالمين قال قلت وما

كانت قصتك؟ قال خرجت من وراء النهر وقد فرغت من تجارتي وأنا أريد مدينة بلخ فصحبني رجل معه جارية له حسناء (فصاحبتة في الطريق) حتى عبرنا نهر بلخ فأتينا ليلًا فقال لي (الرجل مولى الجارية) إما أحفظ عليك و تقدم أنت و تطلب لنا شيئًا و تقتبس نارًا أو تحفظ علي و أذهب أنا قال فقلت أنا أحفظ عليك و اذهب أنت قال فذهب الرجل و كنا إلى جانب غيضة فأخذت الجارية فأدخلتها الغيضة و واقعتها و انصرفت إلى موضعي ثم أتى مولاها فاصطحبنا حتى قدمنا العراق فما علم به أحد و لم أزل به حتى سكن ثم قال به و حججت من قابل فأدخلته إليه فأخبره بالقصة فقال تستغفر الله فلا تعود فاستقامت طريقته.

ابو عمر دمازی نے اس سے روایت کیا جس نے اس حدیث کو بیان کیا کہ ایک آدمی ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور اس کا بھائی جاو دی تھا تو ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تیرے بھائی کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں میں نے اسے اچھی حالت میں چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: اب وہ کیسا ہے؟۔ اس نے کہا: وہ اپنے تمام حالات میں پسندیدہ ہے اس کے پاس خیر ہی خیر ہے مگر وہ آپ کی امامت کا قائل نہیں۔ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اسے کیا چیز مانع ہے؟۔ اس نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں اُس نے ورع (پرہیزگاری) اختیار کی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: جب تو اس کی طرف واپس لوٹے تو یہ پوچھنا کہ نہر بلخ کی رات میں تیری ورع (پرہیزگاری) کہاں چلی گئی تھی۔ وہ کہتا ہے: میں اپنے بھائی کے گھر کی طرف گیا اور بھائی سے پوچھا کہ نہر بلخ کی رات میں تیرے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تو امام جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت سے پرہیز کرتا ہے اور نہر بلخ کی رات سے پرہیز نہیں کرتا۔ اس نے کہا: تجھے یہ خبر کس نے دی۔ میں نے کہا: امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، آپ نے مجھ

سے سوال کیا پس میں نے انہیں خبر دی کہ تو پر ہیزگاری کے سوا کچھ نہیں کرتا آپؑ نے مجھ سے فرمایا: نہر بلخ کی رات تیری پر ہیزگاری کہاں چلی گئی تھی۔ اس نے کہا: اے میرے بھائی! میں گواہی دیتا ہوں یہ اسی طرح ہے۔ یہ ایسی بات ہے جو زبان پر نہیں لائی جاسکتی۔ میں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو اللہ سے ڈر یہ سب اس طرح نہیں۔ اس نے کہا امامؑ کو اس کا کیسے علم ہوا اسے میرے علاوہ، لڑکی کے علاوہ اور اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ میں نے کہا: تیرا واقعہ کیسے ہوا؟۔ اس نے کہا: میں نہر کے پیچھے کی طرف نکلا اور تجارت سے فارغ ہو چکا تھا میں نے شہر بلخ کا ارادہ کیا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا اس کے ساتھ خوبصورت کنیز تھی جب ہم نے نہر بلخ کو عبور کیا ہم شہر میں رات کے وقت پہنچے تو مجھ سے لڑکی کے مالک نے کہا: میں تیری حفاظت کروں گا اگر تو جائے اور ہمارے لئے (کھانے پینے کی چیزوں میں سے) کچھ لے آئے اور آگ لے آئے یا تم میری حفاظت کرو میں چلا جاتا ہوں پس وہ آدمی چلا گیا اور ہم ایک جھاڑی کی طرف تھے پس میں لڑکی کو لے کر جھاڑیوں میں چلا گیا اور میں نے اس سے جماع کیا پھر اپنی جگہ پر آ گیا پھر اس کا مالک آ گیا تو ہم رات کو اٹھے رہے حتیٰ کہ ہم عراق پہنچ گئے۔ اس بات کو اور کوئی نہیں جانتا یہ ہمیشہ صرف مجھے معلوم تھی یہاں تک کہ میں وہاں رہا (وہ شخص کہتا ہے) میں نے آئندہ سال حج کیا تو میں اپنے بھائی کو امامؑ کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بتایا تو امامؑ نے فرمایا: اللہ سے استغفار کر اور آئندہ کبھی ایسے نہ کرنا پس اس کا راستہ درست ہو گیا۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

ائمہ اپنے شیعوں کو ان کے دل کی پوشیدہ باتیں بتاتے ہیں

حدیث ① ﴿ حدیثنا الھیثم النهدی عن إسماعیل بن سهل عن ابن
أبی عمیر عن هشام بن سالم قال دخلت علی عبد الله بن جعفر و أبو الحسن فی
المجلس قد امه مرآة و آلتها مردی بالرداء موزرا فأقبلت علی عبد الله فلم
أسأله حتی جرى ذکر الزکاة فسألته قال تسألنی عن الزکاة من كانت عنده
أربعون درهما ففيها درهم قال فاستشعرتة و تعجبت منه فقلت له أصلحك
الله قد عرفت مودتی لأبيك و انقطاعی إلیه و قد سمعت منه کتبا أفتحب أن
أتیک بها؟ قال نعم بنو أخ ائتنا فقیمت مستغیثا برسول الله فأتیت القبر
فقلت یا رسول الله ص إلی من؟ إلی القدریة إلی؟ الحررویة؟ إلی المرجئة؟ إلی
الزیدیة؟ قال فإنی كذلك إذ أتانی غلام صغیر دون الخمس فحذب ثوبی فقال لی
أجب قلت من؟ قال سیدی موسى بن جعفر فدخلت إلی صحن الدار فإذا هو فی
بیت و علیه کلة فقال یا هشام قلت لبیک فقال إلی لا إلی المرجئة ولا إلی

القدرية ولكن الينا ثم دخلت عليه.

ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا اور ابو الحسن علیہ السلام بھی مجلس میں ان کے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور آپؑ مضبوط چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ پس میں عبداللہ کے پاس آیا اور کچھ نہیں پوچھا حتیٰ کہ زکوٰۃ کی بات چل نکلی تو میں نے اس سے پوچھا: کہنے لگا تم مجھ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھتے ہو جس کے پاس چالیس درہم ہوں اس پر ایک درہم زکوٰۃ ہے پس میں نے تعجب کیا اور کہا اللہ تیری اصلاح کرے تمہیں معلوم ہے کہ مجھے تمہارے باپ سے کتنی محبت تھی اور کس طرح میں سب سے کٹ کر ان کا ہو کر رہ گیا تھا میں نے ان سے کئی کتابیں سنی ہیں کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے پاس وہ کتابیں لاؤں۔ اس نے کہا: ہاں! میرے پاس لاؤ تو میں اللہ کے رسولؐ سے مدد لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور رسول اللہ کی قبر کے پاس آ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ آپ نے مجھے کس کے سپرد کیا قدریہ، حروریہ، مرجیہ یا زیدیہ کے۔ میں اسی حال میں تھا کہ ایک چھوٹا سا لڑکا جس کی عمر پانچ سال سے کم تھی آیا اور میرے کپڑوں کو پکڑ کر کہنے لگا کوئی بلا رہا ہے میں نے کہا: کون ہے۔ کہنے لگا: جناب موسیٰ بن جعفر علیہ السلام ہیں۔ میں گھر کے صحن میں گیا تو آپؑ وہاں موجود تھے اور آپؑ پر ایک مچھر دانی تھی۔ آپؑ نے فرمایا: اے ہشام!۔ میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: میری طرف آؤ، مرجیہ یا قدریہ کی طرف نہ جاؤ۔ پس میں آپؑ کے پاس چلا گیا۔

حدیث ۲ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن عمر بن عبد العزيز عن غير واحد عن أبي بصير قال قدم إلينا رجل من أهل الشام فعرضت عليه هذا الأمر فقبله فدخلت عليه وهو في سكرات الموت فقال (لِي) يَا أَبَا بصير قد قبلت ما قلت لي (فكيف لي) بِالجَنَّةِ فَقُلْتُ أَنَا ضامن لك على أبي عبد الله ع بِالجَنَّةِ فمات فدخلت على أبي عبد الله ع فابتدأني فقال (لِي) قد وفي لصاحبك

بالجنة.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ہمارے پاس شام کا ایک آدمی آیا تو میں نے اس پر یہ بات (یعنی ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت) پیش کی تو اس نے قبول کر لی پھر میں اس کے پاس گیا جب کہ وہ موت کی غشی میں مبتلا تھا تو کہنے لگا: اے ابو بصیر تو نے جو مجھے کہا میں نے قبول کر لیا پس اب میرے لیے جنت کا ضامن کون ہوگا۔ میں نے کہا: میں امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذمہ داری پر جنت کا ضامن ہوں۔ پھر وہ فوت ہو گیا اور میں ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا۔ آپ نے میرے کچھ کہنے سے پہلے فرمایا: تیرے ساتھی کو جنت دے کر وعدہ پورا کیا گیا۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن سالم مولى علي بن يقطين (عن علي بن يقطين) قال أردت أن أكتب إليه أسأله يتنور الرجل و هو جنب؟ قال فكتب إلى ابتداء النورة تزيد الجنب نظافة ولكن لا تجامع الرجل مختضبا ولا تجامع مرأة مختضبة.

علی بن یقظین نے بیان کیا کہ میں نے چاہا میں امام کی طرف خط لکھوں اور آپ سے پوچھوں کہ کوئی آدمی چوننا استعمال کرے جبکہ وہ جنبی ہو تو اس کے لیے کیسی گنجائش ہے۔ (علی بن یقظین کہتے ہیں میرے خط لکھے بغیر امام نے) میری طرف خط لکھا کہ چوننا جنبی کو نظافت (صفائی) میں بڑھاتا ہے لیکن خضاب لگائے ہوئے کوئی آدمی جماع نہ کرے اور عورت بھی ایسا نہ کرے۔

حدیث ۴ ﴿﴾ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن الحسن بن زياد الميثمي قال حدثنا الحسن الواسطي عن هشام بن سالم قال لما دخلت إلى عبد الله بن أبي عبد الله فسألته فلم أر عندة شيئا (فدخلني من ذلك) ما الله به عليم و خفت أن لا يكون أبو عبد الله ع ترك خلفا فأتيت قبر النبي

فجلست عند رأسه أدعو الله وأستغيث به ثم فكرت فقلت أصير (الى قول) الزنادقة ثم فكرت فيما يدخل عليهم ورأيت قولهم يفسد ثم قلت لا بل قول الخوارج فأمر بالمعروف وأنهى عن المنكر وأضرب بسيفي حتى أموت ثم فكرت في قولهم وما يدخل عليهم فوجدته يفسد ثم قلت (أصير) إلى المرجئة ثم فكرت فيما يدخل عليهم فإذا قولهم يفسد فبينما أنا أفكر (في نفسي) وأبكي إذا مر (بي) بعض موالي أبي عبد الله ع فقال لي اتحب أن أستأذن لك على أبي الحسن ع؟ فقلت نعم فذهب فلم يلبث أن عاد إلى فقال قم وادخل عليه فلما نظر إلى أبو الحسن ع فقال لي مبتدئاً يا هشام لا إلى الزنادقة ولا إلى الخوارج ولا إلى المرجئة ولا إلى القدرية ولكن إلينا قلت أنت صاحبى ثم سألته فأجابني عما أردت.

ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ جب میں عبد اللہ بن ابی عبد اللہ ع کے پاس گیا تو ان سے کچھ سوال کئے پس مجھے ان کے پاس کچھ نظر نہ آیا اور میرے دل میں خیال آیا جو کہ اللہ ہی جانتا ہے، میں ڈر گیا کہیں ایسا نہ ہو کہ ابو عبد اللہ ع اپنے پیچھے کوئی خلیفہ نہ چھوڑ کر جائیں میں نبی کی قبر کے پاس گیا اور آپ کی قبر کے سرہانے بیٹھ کر آپ سے مدد چاہنے لگا اور اللہ سے دعائیں مانگنے لگا پھر میں نے سوچا کہ کیا میں زنا دقہ کا قول کہوں۔ پھر میں نے ان چیزوں پر سوچا جو ان کی باتوں سے ظاہر ہوتی ہیں پس میں نے دیکھا کہ ان کا قول فاسد ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ خوارج کی بات مان لوں تو نیکی کا حکم کروں اور برائی سے روکوں اور تنویر سے کام لوں حتیٰ کہ مر جاؤں مگر پھر میں نے سوچا کہ ان کے قول میں بھی اعتراض ہیں پس میں نے اسے بھی فاسد پایا۔ پھر میں نے سوچا کہ میں مرجیہ کی طرف ہو جاؤں پھر سوچا کہ ان کے قول میں بھی خرابیاں ہیں یہی باتیں میں دل میں سوچ رہا تھا اور رو رہا تھا

فرأيتہ فقلت و اللہ لأقتلنہ إذا خرج من المسجد فأقمت علی ذلك فما شعرت إلا برقعة أبي الحسن ع بسم اللہ الرحمن الرحیم بحقی علیک لما کففت عن الآخرس فإن اللہ ثقتی وهو حسبی.

احمد بن عمر حلال نے بیان کیا کہ میں نے ایک ایسے شخص سے جس کی زبان میں لکنت تھی مکہ میں امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا وہ آپ کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ جب میں مکہ میں داخل ہوا تو میں نے ایک چھری خریدی اسے دیکھ کر کہا: اللہ کی قسم! جب وہ باہر آئے گا تو میں اسے مار ڈالوں گا۔ میں دروازہ پر کھڑا ہو گیا پس میں نے کچھ نہ دیکھا سوائے ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رقعہ، جس میں درج تھا: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ میرا تم پر حق ہے جبکہ میں نے اس شخص (جس کی زبان میں لکنت تھی) کا دفاع کیا کیونکہ اللہ پر ہی میرا اعتماد ہے اور وہ کافی ہے۔

حدیث ⑤ ﴿ حدیثی یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی الوشاء (عن عبد اللہ عن الکنانی عن موسیٰ بن بکر) عن عبد اللہ بن عطا المکی قال اشتقت إلى أبي جعفر ع وأنا بمكة فقدمت المدينة وما قدمتها إلا شوقاً إليه فأصابني تلك الليلة مطر وبرد شديد فانهيت إلى بابه نصف الليل فقلت ما أطرقه هذه الساعة و أنتظر حتى أصبح و إنى لأفكر في ذلك إذ سمعته يقول يا جارية افتحي الباب لابن عطا فقد أصابه في هذه الليلة برد و أذى قال فجاءت ففتحت الباب فدخلت عليه ع.

عبد اللہ بن عطا المکی نے بیان کیا کہ مجھے امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کا شوق ہوا جبکہ میں مکہ میں تھا پس میں مدینہ آیا اس رات بارش ہو رہی تھی اور سخت سردی تھی، میں نصف رات کو آپ کے دروازے پر پہنچا اور سوچنے لگا کہ آپ کے پاس جاؤں یا صبح تک انتظار کروں میں اسی سوچ میں تھا کہ اچانک

میں نے سنا امام فرما رہے تھے: اے کنیز ابن عطاء کے لیے دروازہ کھولو اسے رات کو بہت سردی اور تکلیف پہنچی ہے۔ پس وہ آئی اور دروازہ کھولا اور میں امام کے پاس گیا۔

باب نمبر ﴿۱۳﴾

اُس قدرت کا بیان جو نبی اور ان کے بعد ائمہ گودی گئی

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد و علی بن الحكم جميعا عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن أبي عبد الله ع قال إن من الناس من يؤمن بالكلام و منهم من لا يؤمن إلا بالنظر إن رجلا أتى النبي ص فقال له أرني آية فقال رسول الله ص لشجرتين اجتماعا فاجتمعتا ثم قال تفرقا (فافتراقا و رجوع) كل واحدة منهما إلى مكانها قال فأم من الرجل.

حماد بن ابی عثمان نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا کہ امام نے فرمایا: لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو صرف کلام کے ذریعے ایمان لے آتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو دیکھے بغیر ایمان نہیں لاتے۔ بے شک ایک آدمی نبی کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی نشانی دکھائیں۔ آپ نے دو درختوں کو حکم دیا تو وہ اکٹھے ہو گئے پھر آپ کے حکم پر الگ الگ ہو گئے اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر آ گیا پس وہ شخص ایمان لے آیا۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا عبد الله عن أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كشير عن أبي عبد الله ع قال نزل أبو جعفر ع يواد فضرب خباء ثم خرج أبو جعفر ع بشيء حتى انتهى إلى النخلة فحمد الله عندها بمحامد لم أسمع بمثلها ثم قال أيتها النخلة أطعمينا

ہما جعل الله فيك قال فتساقط رطب أحمر و أصفر فأكل و معه أبو أمية
الأنصاري فأكل منه و قال هذه الآية فينا كآلية في مريم إذ هزت إليها
بجذع النخلة فتساقط عليها رطباً جنياً.

عبدالرحمن بن کثیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک وادی میں اترے
تو ایک خیمہ لگایا پھر آپ کوئی چیز لے کر نکلے یہاں تک کہ ایک کھجور (کے تنے) تک جا پہنچے پس اس
کے سامنے اللہ کی ایسی حمد بجالائے کہ ایسی حمد کبھی نہیں سنی گئی پھر فرمایا: اے کھجور! جو کچھ اللہ نے
تیرے اندر رکھا ہے اس سے ہمیں بھی کھلا تو تر و تازہ، سرخ، اور زرد رنگ کی کھجوریں گریں پس آپ
کھانے لگے آپ کے ساتھ ابو امیہ انصاری بھی تھا اس نے بھی وہ کھجوریں کھائیں پھر امام نے فرمایا:
یہ آیت ہم سے متعلق نازل ہوئی جیسا کہ سورہ مريم میں ہے کہ اے مریم کھجور کے تنے کو حرکت دو تو
تر و تازہ اور عمدہ کھجوریں گریں گی۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن أحمد عن سهل بن زياد عن عبد الله عن
أبي الجارود عن القاسم بن الوليد الهمداني عن الحارث قال خرجنا مع أمير
المؤمنين ع حتى انتهى إلى العاقول فإذا هو بأصل شجرة قد وقع لحاؤها وبقى
عمودها فضر بها بيده ثم قال ارجعي يا ذن الله خضراء مثمرة فإذا هي تهتز
بأغصانها حملها الكمثرى فقطعنا و أكلنا و حملنا معنا فلما كان من الغد
غدونا فإذا نحن بها خضراء فيها الكمثرى.

حارث نے بیان کیا کہ ہم امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم عاقول تک پہنچے وہ
ایک درخت کی جڑ ہے جس کے چھلکے اتار لیے گئے ہوں اور اس کا سیدھا تنا چھوڑ دیا گیا ہو پس مولاً
نے اسے ہاتھ مارا پھر فرمایا: اللہ کے حکم سے سبز اور پھل دار ہو جا تو اس کی ٹہنیاں لہلہانے لگیں جس

کے ساتھ ناشپائیاں لگ گئیں پھر ہم نے انہیں کاٹا اور کھایا اور کچھ اپنے ساتھ لے آئے جب دوسرا دن ہوا تو ہم وہاں گئے پس وہاں ناشپائیاں موجود تھیں۔

حدیث ۴ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن بعض أصحابه عن قاسم بن محمد عن إسحاق بن إبراهيم عن هارون عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين ع لأبي بكر هل أجمع بينك و بين رسول الله ص و الحديث طويل فأخبر أبو بكر عمر فقال له أما تذكر يوم كنا مع النبي فقال للشجرتين التقيا فالتقتا فقضى حاجته خلفها ثم أمرهما ففترقتا.

ہارون ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ابو بکر سے فرمایا: کیا میں تمہارے اور رسول کے درمیان جمع کر دوں؟۔ (یہ حدیث لمبی ہے) تو ابو بکر نے عمر کو کہا: کیا تمہیں یاد نہیں جس دن ہم نبی کے ساتھ تھے تو آپ نے دو درختوں کو حکم دیا تو وہ دونوں مل گئے پھر آپ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت کر لی پھر انہیں حکم دیا تو وہ الگ الگ ہو گئے۔

حدیث ۵ ﴿﴾ حدثنا موسى بن الحسن عن أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم عن عبد الله بن بكير عن عمر بن توبة عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله ع قال كان أبو عبد الله البلخي معه فأنتهى إلى نخلة خاوية فقال أيتها النخلة السامعة المطيعة لربها أطعمينا فيما جعل الله فيك قال فتساقط علينا رطب مختلف ألوانه فأكلنا حتى تضلعنا فقال البلخي جعلت فداك سنة فيكم كسنة مريم.

سليمان بن خالد نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا جبکہ ابو عبد اللہ بلخی بھی ان کے ساتھ تھے پس وہ ایک کھجور کے درخت کے قریب پہنچے جو سوکھ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے کھجور تو اپنے رب کا سننے

والا اور اُس کا حکم ماننے والا ہے ہمیں کچھ کھلا دے اس سے جو اللہ نے تجھے دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم پر مختلف رنگوں کی تزکھوریں گرتیں گئیں اور ہم انہیں کھاتے گئے حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے۔ بلخی نے امام سے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں یہ آپ کی سنت ہے جس طرح مریم کی سنت تھی۔

حدیث ۶ ﴿ حدیثنا ابراہیم بن إسحاق عن محمد بن فلان الرافی قال کان لی ابن عم یقال له الحسن بن عبد اللہ و کان (زاهدًا و کان) من أعبد أهل زمانه و کان یلقاه السلطان و ربما استقبل السلطان بالكلام الصعب یعظه و یأمر بالمعروف و کان السلطان یحتمل له ذلك لصلاحه فلم یزل هذه حاله حتی کان یوما دخل أبو الحسن موسى ع المسجد فرآه فأوما إليه ثم قال له یا أبا علی ما أحب إلى ما أنت فیہ و أسر فی بك إلا أنه لیست لك معرفة فاذهب فاطلب المعرفة قال جعلت فداك و ما المعرفة؟ فقال له اذهب و تفقه و اطلب الحدیث قال عن من؟ قال عن أنس بن مالك و عن فقهاء أهل المدينة ثم اعرض الحدیث علی قال فذهب (فتكلم معهم) ثم جاءه فقرأه علیه فأسقطه كله ثم قال له اذهب و اطلب المعرفة و كان الرجل معینا بدينه فلم یزل مترصداً أباه الحسن ع حتی خرج إلى ضیعة له فتبعه و لحقه فی الطريق فقال له جعلت فداك إني أحتج عليك بین یدی الله فدلتنی علی المعرفة قال فأخبره (بأمر امیر المؤمنین ع) و قال (له) كان أمير المؤمنين ع بعد رسول الله ص و أخبره بأمر أبي بكر و عمر فقبل منه ثم قال فمن كان بعد أمير المؤمنين ع؟ قال الحسن ع ثم الحسين حتى انتهى إلى نفسه ثم سكت قال جعلت فداك فمن هو اليوم؟ قال إن أخبرتك تقبل؟ قال بلی جعلت فداك

قال أنا هو قال جعلت فداك فشيء أستدل به قال اذهب إلى تلك الشجرة و
أشار إلى أم غيلان فقل لها يقول لك موسى بن جعفر أقبلي قال فأتيها قال
فرأيتها والله تجب الأرض جوباً حتى وقفت بين يديه ثم أشار إليها فرجعت
قال فأقر به ثم لزم السكوت فكان لا يراه أحد يتكلم بعد ذلك وكان من
قبل ذلك يرى الرؤيا الحسنة و ترى له ثم انقطعت عنه الرؤيا فرأى ليلة أبا
عبد الله ع فيما يرى النائم فشكى إليه انقطاع الرؤيا فقال (لئى) لا تغتم فإن
المؤمن إذا رشح في الإيمان رفع عنه الرؤيا.

محمد بن فلان الرانى نے بیان کیا کہ میرا ایک چچا زاد بھائی تھا جسے حسن بن عبد اللہ کہا جاتا تھا اور وہ بڑا
زہد شخص تھا اپنے وقت کے بعض عبادت گزاروں میں سے تھا اور بادشاہ اس سے ملاقات کرتا تھا بعض
اوقات وہ بادشاہ کا مشکل بات کے ساتھ استقبال کرتا پس وہ اسے نصیحت کرتا اور نیکی کا حکم دیتا۔
بادشاہ اس کی باتوں کو اپنے مفاد کی وجہ سے برداشت کرتا تھا ہمیشہ اس کی وہی حالت رہی حتیٰ کہ ایک
دن ایسا آیا کہ ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے تو اسے دیکھ کر اشارہ کیا پھر فرمایا:
اے ابو علی! میرے پاس جو کچھ ہے تمہیں وہ محبوب ہونا چاہیے اُس سے جس میں تم لگے ہوئے ہو میں
اُس سے خوش نہیں ہوں مگر اتنی بات ہے کہ تجھے کچھ معرفت نہیں پس جا اور معرفت طلب کر۔ اس نے
کہا میں قربان جاؤں معرفت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور فقہ حاصل کرو اور حدیث طلب
کرو۔ اُس نے کہا کس سے؟ فرمایا: انس بن مالک اور فقہائے مدینہ سے پھر میرے سامنے وہ
حدیث پیش کرو۔ پس وہ چلا گیا اور اُن حضرات کے ساتھ کلام کیا اور امام کے پاس واپس آیا اور
حدیث پیش کی لیکن امام نے اسے رد کر دیا اور فرمایا: جا معرفت حاصل کر۔ یہ آدمی ایک خاص مذہب
کا ماننے والا تھا یہ ابو الحسن علیہ السلام کی نگرانی کرتا رہا یہاں تک کہ جب امام اپنے وطن واپس جانے کے

لیے نکلے تو یہ بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے چل دیا اور راستے میں جا ملا اور کہنے لگا: میں آپؐ پر قربان جاؤں میں اللہ کے سامنے آپؐ پر حجت قائم کروں گا مجھے معرفت کی دلیل دیں۔ آپؐ نے اسے امیر المؤمنین علیؑ کا حکم سنایا اور فرمایا: امیر المؤمنین علیؑ رسول اللہ کے بعد آپؐ کے خلیفہ تھے ابو بکر اور عمر نہیں۔ اس نے پوچھا: امیر المؤمنین علیؑ کے بعد کون تھا؟ فرمایا حسن و حسین علیہما السلام یہاں تک کہ اپنی ذات تک پہنچے اور پھر خاموش ہو گئے۔ اس نے کہا: مجھے اللہ آپؐ پر نفا کرے۔ آج اللہ کی حجت کون ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: اگر میں تجھے بتا دوں تو کیا تو قبول کر لے گا۔ کہنے لگا کیوں نہیں میں آپؐ پر قربان جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ میں ہوں۔ اس نے کہا: اللہ مجھے آپؐ پر نفا کرے یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ میں دلیل طلب کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر جا اس درخت کے پاس (اشارہ کیا ام غیلان کی طرف) اسے کہہ کہ تجھے موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کہتے ہیں آگے آؤ پس وہ اسکے پاس گیا اور اسے دیکھا کہ وہ زمین کو کاٹتا ہوا آ رہا ہے حتیٰ کہ آپؐ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا پھر آپؐ نے اس کی طرف اشارہ کیا تو وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ (راوی کہتا ہے) پھر اس نے اسکا اقرار کر لیا اور اپنے اوپر خاموشی لازم کر لی پھر اسے کسی نے بھی اسکے بعد کلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس سے پہلے وہ اچھے خواب دیکھتا تھا پس اسے وہ خواب آنا بند ہو گئے، اس نے ایک رات ابو عبد اللہ علیؑ کو دیکھا جیسے کہ آپؐ سو رہے ہیں پس آپؐ سے خوابوں کے ختم ہونے کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: کوئی غم نہ کرو۔ مومن جب ایمان میں راسخ ہو جاتا ہے تو اسے خواب آنا بند ہو جاتا ہے۔

حدیث ⑤ ﴿﴾ حدیثنا ابراہیم بن ہاشم عن یحییٰ بن ابي عمران عن یونس عن حماد عن خالد بن عبد الله أنه سمع ابا عبد الله ع يقول من الناس من يؤمن بالكلام و منهم من لا يؤمن إلا بالنظر إن رجلا أتى رسول الله ص

فقال له أرنى آية فقال رسول الله ص لشجرتين اجتماعاً فاجتمعتا ثم قال
تفرقا فرجعت كل واحدة منهما إلى مكانها فأمن الرجل.
خالد بن عبد الله نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو صرف
کلام کے ذریعے ایمان لے آتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو دیکھے بغیر ایمان نہیں لاتے۔ ایک آدمی نبیؐ
کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی نشانی دکھائیں پس نبیؐ نے دو درختوں سے کہا: اکٹھے ہو جاؤ تو وہ
اکٹھے ہو گئے پھر حکم فرمایا الگ الگ ہو جاؤ تو وہ الگ الگ ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے پس وہ
شخص ایمان لے آیا۔

حدیث ۸ ﴿﴾ حدثنا أحمد بن محمد بن الحسين بن سعيد عن أحمد بن
محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن خالد بن عبد الله مثله.
ہمیں احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے بیان کیا کہ احمد بن محمد بن ابی نصیر نے حماد بن عثمان سے
انہوں نے خالد بن عبد اللہ سے اسی طرح روایت کیا۔

حدیث ۹ ﴿﴾ حدثنا محمد بن الحسين بن جعفر بن محمد عن يونس قال
حدثني حماد بن عثمان عن أبي عبد الله ع قال إن النبي ص في مكان ومعه رجل
من أصحابه وأراد قضاء حاجة فقال (للرجل) ائت الاشاتين يعني النخلتين
فقل لهما اجتماعاً (بأمر رسول الله ص فقال لهما اجتماعاً بأمر رسول الله
فاجتمعتا) فاستتر بهما النبي ص ففضى حاجته ثم قام فجاء الرجل فلم ير
شيئاً.

حماد بن عثمان نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نبیؐ ایک مکان میں تھے اور آپؐ کے ساتھ
آپؐ کے اصحاب میں سے ایک آدمی تھا آپؐ نے قضائے حاجت کا ارادہ کیا تو اس آدمی سے کہا: ان

دو کھجور کے درختوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم نبیؐ کے حکم سے اکٹھے ہو جاؤ تو وہ دونوں اکٹھے ہو گئے پھر آپؐ نے ان کے ذریعے پردہ کیا اور قضائے حاجت کی۔ پھر کھڑے ہوئے تو وہ آدمی آئے مگر انہیں وہاں کچھ نظر نہ آیا۔

حدیث ⑩ ﷺ حدثنا الهيثم النهدي عن إسماعيل بن مهران عن عبد الله الكناسي عن أبي عبد الله ع قال خرج الحسن بن علي بن أبي طالب ع في بعض عمرة ومعه رجل من ولد الزبير كان يقول يا مامته قال فنزلوا في منهل من تلك المناهل قال نزلوا تحت نخل يابس فقد يبس من العطش قال ففرش الحسن تحت نخلة وللزبيرى بحذائه تحت نخلة أخرى قال فقال الزبيرى ورفع رأسه لو كان في هذا النخل رطب لأكلنا منه قال فقال له الحسن وإنك لتشتهي الرطب؟ قال نعم (قال) فرفع الحسن ع يده إلى السماء فدعا بكلام لم يفهمه الزبيرى) فأخضرت النخلة ثم صارت إلى حالها وفارقت وحملت رطباً قال فقال له الجمال الذي اكتروا منه سحر والله قال فقال له الحسن ويلك ليس بسحر ولكن دعوة ابن النبي ص حجابة قال فصعدوا إلى النخلة حتى صر مواجماً كان فيها (مأكفاهم).

عبداللہ کناسی نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: حسن بن علی بن ابوطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام مسافر پر نکلے اور آپؐ کے ساتھ زبیر کی اولاد سے ایک آدمی تھا جو آپؐ کی امامت کا قائل تھا (امامؐ فرماتے ہیں) وہ ایک گھاٹ پر اترے تو ایک خشک کھجور کے درخت کے نیچے ٹھہرے۔ حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کے درخت کے نیچے اور زبیری نے ایک اور کھجور کے درخت کے نیچے بستر بچھا لیا پس زبیری نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: اگر اس میں تر کھجوریں ہوتیں تو ہم انہیں کھاتے۔ امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس

سے فرمایا: کیا تم تر کھجوریں کھانا چاہتے ہو۔ اس نے کہا: ہاں۔ پس امام حسن علیہ السلام نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کی اور دعا میں ایسی زبان میں کلام کیا جسے زبیری نہ سمجھ سکا، وہ کھجور اسی وقت سرسبز ہو گئی اور اس کے پتے نکل آئے جو تر کھجوریں اٹھائے ہوئے تھے۔ (امام فرماتے ہیں) پس اس اونٹ والے نے جس سے آپؐ نے اونٹ کرائے پر لیے تھے کہا: اللہ کی قسم! یہ جادو ہے۔ حسن علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو، یہ جادو نہیں نبیؐ کی اولاد کی دعا ہے جو قبول کی گئی ہے۔ پس وہ کھجور کے درخت پر چڑھے حتیٰ کہ کھجوریں لے آئے جو ان کیلئے کافی تھیں۔

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد بن محمد بن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله ع (قال) وكان معه أبو عبد الله البلخي فانتهي ع إلى نخلة خاوية فقال أيتها النخلة السامعة الطيبة المطيعة لربها أطعمينا مما جعل الله فيك قال فتساقط رطب مختلف ألوانه فأكلنا حتى تضرعنا فقال إليكم سنة كسنة مريم.

سليمان بن خالد نے بیان کیا کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام اور ابو عبد اللہ بلخی ایک کھجور کے درخت کے پاس پہنچے جو سوکھ چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے کھجور تو اپنے رب کا حکم سننے والا اور اس کا حکم ماننے والا ہے ہمیں اس سے کھلا جو اللہ نے تجھ میں پیدا کیا ہے۔ پس اس نے مختلف رنگوں کی تر کھجوریں گرائی شروع کر دیں حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے۔ (ابو عبد اللہ بلخی) نے کہا یہ سنت ہے جیسے مریمؑ کی سنت تھی۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

ائمہ جانتے ہیں کہ کون اُن کے دروازے پر آتا ہے

حدیث ① ﷺ حدثني يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي الوشاء عن عبد الله الكناني عن موسى بن بكر عن عبد الله بن عطاء المكي قال اشتقت إلى أبي جعفر ع وأنا بمكة فقدمت المدينة ما قدمتها إلا شوقاً إليه فأصابني تلك الليلة مطرة وبرد شديد فأنتهيت إلى بابه نصف الليل فقلت (اطرقه هذه الساعة او انتظر) حتى أصبح؛ فإني لأفكر في ذلك إذ سمعته يقول يا جارية افتحي الباب لابن عطاء فقد أصابه برد شديد في هذه الليلة قال فجاءت ففتحت الباب فدخلت عليه.

عبد اللہ بن عطاء مکی نے بیان کیا کہ مجھے ابو جعفر علیہ السلام سے ملنے کا شوق ہوا جبکہ میں مکہ میں تھا پس میں مدینے آیا اس رات بارش ہوئی اور سخت سردی پڑی میں آپ کے دروازے پر نصف رات کو پہنچا تو سوچا آپ کے پاس جاؤں یا صبح تک انتظار کروں میں اسی سوچ میں تھا کہ میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا: اے کنیز! ابن عطاء کے لیے دروازہ کھولو وہ سخت سردی میں ہے، اس نے دروازہ کھولا اور میں آپ کے پاس گیا۔

حدیث ② ﷺ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسين بن علي الوشاء عن علي بن أبي حمزة قال خرجت بأبي بصير أقوده إلى أبي عبد الله ع قال فقال (لي) لا

تکلم ولا تغفل شیئاً فانتهیت به إلى الباب فتتحنح فسمعت أبا عبد الله ع يقول یا فلانة افتحی لأبی محمد الباب قال فدخلنا و السراج بین یدیه وإذا سفت بین یدیه مفتوح قال فوقعت علی الرعدة فجعلت أرتعد فرفع رأسه إلى فقال أبزاز أنت؟ فقلت نعم (جعلنی الله) فداك (قال: فرمی الی بملاءة قوهیة كانت علی المرفقة، فقال اطو هذه، فطويتها، ثم قال: ابزاز انت؟ وهو ينظر فی الصحیفة؟ قال: فازد رعدة، قال: فلما خرنا قلت: یا ابا محمد، ما رايت كما مر بی اللیلة، انی وجدت بین یدی ابی عبد الله علیه السلام سفتاً قد اخرج منه صحیفة فنظر فیها فكلما نظر فیها اخذتني الرعدة قال: فضرب ابو بصیر یدیه علی جبهته ثم قال: ويحك الا اخبرتنی؟ فتلك والله الصحیفة التي فیها اسامی الشيعة ولو اخبرتنی لسالتہ ان یریک اسمک فیها).

ابن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں ابوبصیر کے ساتھ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے دروازے کی طرف چلا تو ابوبصیر نے مجھ سے کہا خاموش رہنا اور کوئی کلام نہ کرنا پس میں آپ کے ساتھ دروازے پر پہنچا تو ابوبصیر کھانسی پس ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اُن کی آواز سن کر فرمایا: اے فلاں! ابو محمد کے لیے دروازہ کھولو۔ (ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) ہم اندر داخل ہوئے جبکہ چراغ آپ کے سامنے تھا اور آپ کے آگے ایک ٹوکری کھلی پڑی تھی (ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) مجھ پر کچپی طاری ہوگئی اور میں کانپنے لگا۔ آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: کیا تم بزاز ہو؟۔ میں نے کہا: جی ہاں! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپ نے میری طرف قولا کی بنی ہوئی چادر پھینکی جو آپ کی کہنی پر تھی پھر فرمایا: اسے لپیٹ لو پس میں نے چادر اپنے جسم پر لپیٹ لی۔ پھر فرمایا: کیا تم بزاز ہو اور وہ صحیفے کو دیکھ رہے تھے۔ (ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) میں اور زیادہ کانپنے لگا۔ جب ہم باہر نکلے تو میں نے ابوبصیر سے کہا: اے ابو محمد!

جس طرح مجھ پر آج رات پیش آیا اس طرح میرے ساتھ کبھی نہیں ہوا میں نے آپؐ کے آگے ایک ٹوکری دیکھی جس سے آپؐ نے ایک صحیفہ نکالا اور اس میں دیکھنے لگے پس آپؐ جب بھی اس میں دیکھتے میری کپکپی مزید بڑھ جاتی۔ ابوبصیر نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر مارا پھر کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو مجھے کیوں نہیں بتایا اللہ کی قسم! یہی وہ صحیفہ ہے جس میں شیعوں کے نام ہیں اگر تم مجھے بتاتے تو آپؐ سے پوچھتا تا کہ تیرا نام بھی اس میں دیکھ کر بتاتے۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدثنا محمد بن أحمد عن أحمد بن هلال أو محمد بن الحسين عن الحسن بن فضال عن ابن أبي بكير عن أبي كهس عن عبد الله بن عطا قال دخلت إلى مكة (في الليل) ففرغت من طوافي وسعبي وبقی علی لیل فقلت أمضی إلى أبي جعفر فأتحدث عندہ بقیة لیلی فجئت إلى الباب فقرعته فسمعت أبا جعفر ع يقول إن كان عبد الله بن عطا فأدخله قال من هذا؟ قلت عبد الله بن عطا قال ادخل.

عبداللہ بن عطاء نے بیان کیا کہ میں رات کے وقت مکہ کی طرف گیا میں اپنے طواف اور سعی سے فارغ ہوا تو ایک رات باقی رہ گئی میں نے سوچا کہ امام ابو جعفر ع کی صلوة والسلام کے پاس جاتا ہوں وہیں باقی راتیں گزاروں گا پس میں آپؐ کے دروازے پر آیا اور دق الباب کیا، میں نے ابو جعفر ع کی صلوة والسلام کی آواز سنی کہ اگر عبداللہ بن عطاء ہے تو اسے اندر آنے دو۔ پھر پوچھا کون ہے؟۔ میں نے کہا: عبداللہ بن عطاء۔ کہنے لگے اندر آ جاؤ۔

باب نمبر ﴿۱۵﴾

ائمہ آل محمدؑ جب غالب آتے ہیں تو داؤد اور آل داؤد جیسے
فصلے کرتے ہیں

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن سنان عن أبان قال سمعت
أبا عبد الله ع يقول لا تذهب الدنيا حتى يخرج رجل مني رجل يحكم بحكومة
آل داود ولا يسأل عن بينة يعطى كل نفس حكمها.
ابان نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب
تک میری نسل سے ایک شخص (قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام) خروج نہیں کرے گا جو آل داؤد کی طرح حکومت کرے
گا لوگوں سے دلیل نہیں مانگے گا اور ہر ایک کو اس کا حصہ دے گا۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن أبي خالد
القماط عن حمران بن أعين قال قلت لأبي عبد الله ع أنبياء أنتم؟ قال لا
قلت فقد حدثني من لا أتهم أنك قلت إنكم أنبياء قال من هو؟ أبو الخطاب؟
قال قلت نعم قال كنت إذا أهجر قال قلت فبما تحكمون؟ قال نحكم بحكم
(داود) آل داود (فاذا ورد علينا شيء ليس عندنا تلقانا به روح القدس).
حمران بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کیا: آپ انبیاء میں سے

نہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جس پر میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا کہ آپؑ فرماتے ہیں ہم انبیاء ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: وہ کون ہے؟۔ کیا وہ ابو الخطاب ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: اگر میں ایسا کہوں تو بے شک بات صحیح نہیں ہوگی۔ میں نے کہا: پھر آپؑ فیصلے کیسے کرتے ہیں؟ فرمایا: ہم داؤد اور آل داؤد کی طرح فیصلے کرتے ہیں۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا محمد بن عیسیٰ عن محمد بن اسماعیل عن منصور بن یونس عن فضیل الأعور عن أبي عبیدة عنه ع قال إذا قام قائم آل محمد حکم بحکم داود و سلیمان لا یسأل الناس بینة۔
ابو عبیدہ نے بیان کیا کہ جب آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیام کرے گا تو داؤد و سلیمان کی طرح فیصلے کرے گا اور لوگوں سے دلیل نہیں مانگے گا۔

حدیث ۳ ﴿﴾ حدیثنا عبد اللہ بن جعفر عن محمد بن عیسیٰ عن یونس عن حریر قال سمعت أبا عبد الله ع يقول لن تذهب الدنيا حتى يخرج رجل منا أهل البيت يحكم بحکم داود (و آل داؤد) لا یسأل الناس بینة۔
حریر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک شخص (قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام) خروج کرے گا وہ داؤد و آل داؤد کی طرح فیصلے کرے گا اور وہ لوگوں سے دلیل نہیں مانگے گا۔

حدیث ۴ ﴿﴾ حدیثنا یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن منصور عن فضیل الأعور عن أبي عبیدة الحذاء قال كنا زمان أبي جعفر ع حين قبض ع نتردد كالغنم لا راعي لها فلقينا سالم بن أبي حفصة فقال يا أبا عبیدة من

إمامك؟ قلت أئمتي من آل محمد فقال هلكت وأهلكت (أما سمعت أنا وأنت معي أبا جعفر) وهو يقول من مات وليس عليه إمام مات ميتة جاهلية (أما تعرف أنه قد خلف ولدا جعفر إماما على الأمة؟) قلت بلى لعمرى (قدر زقني الله المعرفة) قال فقلت لأبي عبد الله ع (بعد ما لقيته) إن سالم (بن أبي حفصة) قال لي كذا وكذا قال لي يا أبا عبيدة (أما علمت) أنه لم يمت منا ميت حتى يخلف من بعده من يعمل مثل عمله ويسير بمثل سيرته ويدعو إلى مثل الذي دعا إليه؟ يا أبا عبيدة إنه لم يمنع ما أعطى داود أن أعطى سليمان قال ثم قال يا أبا عبيدة إنه إذا قام قائم آل محمد ص حكم بحكم (داود و سليمان لا يسأل الناس بينة).

ابوعبیدہ الخداع نے بیان کیا کہ ہم ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو بکریوں کی طرح ادھر ادھر پھرتے رہے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو پس ہمیں سالم بن ابی حفصہ نے کہا: اے ابو عبیدہ! تمہارا امام کون ہے۔ میں نے کہا: ہمارا امام آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ اس نے کہا: تو بھی ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا، کیا تو نے نہیں سنا جب میں اور تو امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: جو شخص مر گیا اس حال میں کہ اُس کا کوئی امام نہ ہو پس وہ جاہلیت کی موت مرا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ امام ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیچھے امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام مقرر کیا ہے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں! میری عمر کی قسم! بے شک اس نے ہمیں معرفت عطاء کی۔ پس میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے بعد کہا: سالم بن ابی حفصہ نے مجھ سے اس طرح کہا پس امام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو عبیدہ! ہم میں سے کوئی اس وقت تک نہیں مرتا حتیٰ کہ مرنے کے بعد ایسے شخص کو چھوڑے جو اس جیسا عمل کرے ویسی ہی سیرت اختیار کرے اور اس چیز کی دعوت دے جس

کی دعوت اس کے پیش رونے دی۔ آپؐ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! داؤدؑ کو بلند مرتبہ فضیلت عطاء ہوئی اور وہی سلیمانؑ کو عطاء ہوئی پھر فرمایا: اے ابو عبیدہ! جب آل محمدؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا قائم علیہم الصلوٰۃ والسلام قیام کرے گا تو داؤد و سلیمانؑ کی طرح فیصلے کرے گا اور لوگوں سے کوئی دلیل نہیں مانگے گا۔

باب نمبر ﴿١٦﴾

ائمہ اپنے شیعوں کے حال سے واقف رہتے ہیں چاہے
وہ بیمار ہوں یا غمگین ہوں

حدیث ﴿١﴾ حدیثنا الحسن بن علی بن النعمان عن أبيه قال حدثني
الشامی عن أبي داود السبعی عن أبي سعيد الخدری عن رمیلة قال وعك
وعكا شديدا في زمان أمير المؤمنين ع فوجدت من نفسي خفة في يوم الجمعة
وقلت لا أعرف شيئا أفضل من أن أفيض على نفسي من الماء (وأصلي خلف
أمير المؤمنين ع ففعلت ثم جئت إلى المسجد فلما صعد أمير المؤمنين ع
المنبر أعاد علي ذلك الوعك فلما انصرف أمير المؤمنين ع ودخل القصر
دخلت معه فقال يا رمیلة رأيتك و أنت متشبك (بعضك في بعض؟) فقلت
نعم و قصصت عليه القصة التي كنت فيها و الذي حملني على الرغبة في
الصلاة خلفه فقال يا رمیلة ليس من مؤمن يمرض إلا مرضنا بمرضه ولا
يحزن إلا حزنا بحزنه ولا يدعو إلا آمنا لدعائه ولا يسكت إلا دعونا له فقلت
له يا أمير المؤمنين جعلني الله فداك هذا لمن معك في القصر رأيت من كان
في أطراف الأرض؟ قال يا رمیلة ليس يغيب عنا مؤمن في شرق الأرض ولا

فی غربہا.

ابوسعید خدری نے رمیلہ سے بیان کیا کہ مجھے امیر المؤمنین کے زمانے میں شدید بخار ہو گیا میں نے اپنے بخار میں جمعہ کے دن کچھ سستی محسوس کی اور سوچا میں اس سے بہتر اور کوئی چیز نہیں پاتا کہ اپنے آپ پر پانی بہاؤں اور امیر المؤمنین ع علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھوں۔ پس میں یہ کام کر کے مسجد میں آیا جب امیر المؤمنین ع علیہ السلام منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو مجھے پھر بخار ہو گیا۔ جب آپ محل میں گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلا گیا۔ آپ نے فرمایا: اے رمیلہ! میں نے تجھے دیکھا کہ تو اپنے بعض حصے کو بعض کے ساتھ جوڑا ہوا تھا۔ میں نے کہا: جی ہاں اور آپ کے سامنے وہ واقعہ بیان کیا جو مجھ پر گزرا تھا اور وہ چیز جس نے مجھے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے پر راغب کیا۔ پس آپ نے فرمایا: اے رمیلہ! کوئی مومن بیمار نہیں ہوتا مگر ہم اس کی بیماری سے بیمار ہو جاتے ہیں اسی طرح کوئی مومن غمگین نہیں ہوتا مگر ہم بھی اس کے غم سے غمزدہ ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو ہم اس پر آمین کہتے ہیں، جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو ہم اُس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ (رمیلہ کہتا ہے) میں نے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے یہ اُس کے لیے ہے جو آپ کے ساتھ محل میں ہے اور کیا آپ اُنہیں دیکھ سکتے ہیں جو زمین کے اطراف میں ہیں (یعنی آپ کی نظروں سے اوجھل ہیں) فرمایا: اے رمیلہ! ہم سے کوئی مومن چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں چھپ نہیں سکتا۔

حدیث ۲ ﴿ حدیثنا ابراہیم بن ہاشم عن الحسن بن سیف عن اُبیہ قال حدیثی عبد الکریم بن عمرو عن اُبی الربیع الشامی قال قلت لأبی عبد اللہ ع بلغنی عن عمرو بن الحمق حدیث فقال أعرضه قلت دخل علی أمیر المؤمنین ع فرأی صفرۃ فی وجهه فقال ما هذه الصفرۃ؟ فذکر وجعاً به فقال له علی ع إننا لنفرح لفرحکم و نحزن لحزنکم و نمرض لمرضکم و ندعولکم

وتدعون فتؤمن قال عمرو قد عرفت ما قلت و لكن كيف ندعو فتؤمن؟
 فقال إناسواء علينا البادي والمحاضر فقال أبو عبد الله ع صدق عمرو.
 البورج شامی نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا: مجھے عمرو بن حنق سے ایک حدیث پہنچی
 ہے۔ آپؑ نے فرمایا: بیان کرو۔ میں نے کہا: وہ امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور آپؑ کے چہرے پر کچھ زردی دیکھی تو کہنے لگا یہ زردی کیسی ہے؟۔ آپؑ نے اپنی بیماری کا ذکر کیا
 اور فرمایا: ہم تمہاری خوشی میں خوش ہوتے ہیں اور تمہارے غم میں غمگین ہو جاتے ہیں اور تمہاری بیماری
 پر بیمار ہو جاتے ہیں۔ ہم تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم دعا کرتے ہو تو ہم آمین کہتے ہیں۔ عمرو
 نے کہا جو آپؑ نے فرمایا ہم نے جان لیا لیکن ہم دعا کرتے ہیں تو آپؑ آمین کیسے کہتے ہیں (یعنی آپؑ
 کو کس طرح پتہ چلتا ہے کہ ہم نے دعا کی) آپؑ نے فرمایا: بے شک ہم سب جانتے ہیں۔
 ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: عمرو نے سچ کہا۔

باب نمبر ﴿۱۷﴾

ائمہ اپنے شیعوں کو وہ باتیں بھی بتا دیتے ہیں جو وہ اپنے
دلوں میں چھپا لیتے ہیں

حدیث ﴿۱﴾ حدیثنا أحمد بن محمد بن محمد بن سنان عن ابن مسكان قال سمعت أبا بصير يقول قلت لأبي عبد الله ع من أين أصاب أصحاب علي ما أصابهم من علمهم بمناياهم و بلاياهم؟ قال فأجاني شبهه المغضب مم ذلك إلا منهم قال قلت فما يمنعك جعلني الله فداك؟ قال ذلك باب أغلق إلا أن الحسين بن علي ع فتح منه شيئاً (يسيراً) ثم قال يا أبا محمد إن أولئك كانت علي أفواهم أو كية.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا: اصحاب علی علیہ السلام نے علم منایا اور علم بلایا سے جو بھی علم پایا وہ کہاں سے پایا۔ آپ نے جلال کے عالم میں جواب دیا: یہ چیز کہاں سے ہو سکتی ہے سوائے آپ کی طرف سے۔ میں نے کہا: آپ کو کون سی چیز مانع ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ دروازہ بند ہے مگر حسین بن علی علیہ السلام نے اسے کچھ کھولا تھا۔ اے ابو محمد! اس بارے میں ہم خاموش ہیں۔

حدیث ﴿۲﴾ حدیثنا عبد الله بن عامر عن محمد بن سنان عن إسحاق

بن عمار عن أبي بصير مثله.

ہمیں عبداللہ بن عامر نے محمد بن سنان سے بیان کیا کہ وہ اسحق بن عمار سے وہ ابی بصیر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ۳ ﴿ حدیثنا محمد بن أحمد عن أحمد بن هلال عن ابن أبي عمير عن محمد بن حكيم عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع من لنا أن يحدثنا كما كان على أمير المؤمنين يحدث أصحابه بأيامهم و تلك المعضلات؟ فقال أما إن فيكم مثله أولئك كان على أفواههم أو كية.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا: ہمیں اس طرح کون بیان کرے گا جس طرح امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے اصحاب کو ان کے دلوں کی باتیں بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم میں بھی ان کی مثل موجود ہے لیکن وہ اس بارے میں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔

حدیث ۴ ﴿ حدیثنا الحجال عن الحسن بن حسين اللؤلؤی عن ابن سنان عن إسحاق بن عمار عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع أصلحك الله من أين أصاب أصحاب علي ما أصابوا في عليهم بمناياهم وبلاياهم؟ فأجابني شبهه المغضب مم ذاك إلا منهم قال قلت فما يمنعك جعلني الله فداك؟ قال ذاك باب قد أغلق إلا أن الحسين بن علي ع فتح منه شيئاً يسيراً ثم قال أبا محمد إن أولئك كانت على أفواههم أو كية.

اسحق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا: اللہ آپ کو اصلاح پر قائم رکھے اصحاب علی علیہ السلام نے جو علم منایا و بلا یا کو پایا وہ کہاں سے پایا۔ آپ نے عالم جلال میں فرمایا: بے شک یہ آپ ہی کی طرف سے تھا۔ میں نے کہا: آپ کو کون سی چیز مانع ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ دروازہ بند

ہو چکا تھا مگر حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تھوڑا سا کھولا پھر فرمایا: اے ابو محمد! ہم وہ لوگ ہیں جو اس معاملہ میں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

حدیث ⑤ ﷺ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن بكر بن محمد الأزدي عن أبي بصير (قال قلت لأبي عبد الله ع) ما لنا من يحدثنا بما يكون كما كان علي ع يحدث أصحابه؟ قال بلى والله وإن ذاك لكم ولكن هات حديثاً واحداً (حدثتكم به وكتمته) فسكت (فوالله ما وجدت حديثاً حدثني به إلا وقد حدثت به).

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: ہمارے لیے آئندہ ہونے والی خبروں کا بیان کیوں نہیں جس طرح علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحاب کو بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں یہ چیز تمہارے لیے بھی ہے ایک حدیث لاؤ جو میں نے تمہیں بیان نہ کی ہو اور اُسے چھپایا ہو۔ (ابو بصیر کہتے ہیں) میں خاموش رہا تو فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے کوئی ایسی حدیث نہیں پائی جو انہوں نے مجھے بیان کی ہو اور میں نے تم سے چھپائی ہو۔

گزارش ولایت مشن

الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس مشہور و معروف کتاب ”بصائر الدرجات (جلد اول)“ کا ترجمہ کروا کے مومنین و مومنات کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ اس کے لئے ہم ایک بار پھر اپنے امام زمانہ کے شکر گزار ہیں جن کی تائید و امداد کے بغیر ہم یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔ اس کتاب کی دوسری جلد کے لئے بھی ہم امام زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امداد کے طلب گار ہیں۔ انشاء اللہ امام زمانہ کی تائید و امداد سے بہت جلد بصائر الدرجات کی جلد دوم بھی مارکیٹ میں دستیاب ہوگی۔

مطالعہ کے دوران اگر قاری کو کسی قسم کی پروف کی غلطی نظر آئی ہو تو وہ ہمیں بذریعہ E-mail

feedback@wilayatmission.com

یا بذریعہ فون

0346-3233151

مطرح کر سکتا ہے تاکہ اگلے ایڈیشن میں کتاب سے وہ غلطی نکال دی جائے۔

یہ کتاب ”ترجمہ (بصائر الدرجات (جلد اول)) اللہ کی توفیق اور حضرت صاحب الزمان کی تائید و امداد سے آج ۱۹ جون ۲۰۱۲ء مطابق ۲۸ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ بروز منگل بوقت ۵ بجے صبح پایہ تکمیل کو پہنچی۔

الحمد لله رب العالمين - والصلوة والسلام على خاتم النبيين وآله الطيبين الطاهرين المعصومين المظلومين ولعنة الله على اعداءهم اجمعين
من يومنا هذا الى يوم الدين.

